

29 ستمبر تا 05 اکتوبر

2013

سندھ میں گزرتی ہیں

"زندگی راکٹ سائنس نہیں"

سابق بھارتی صدر ڈاکٹر عبدالکلام
کی نئی آپ بیتی کے دلچسپ اقتباسات

راحت فتح علی خان سے گپ شپ

"عمر یا بیتی جائے کوئی رشتہ نہ آئے"

تفصیلی فیچر

SERNE[®] MOSQUIT

Prevents Dengue & Malaria

ڈینگے اور ملیریا سے یقینی تحفظ



پاکستان میں پہلی بار

خواتین اور بچوں کی حساس جلد کیلئے

Mosquito Repellent With **Baby Lotion**

• بے بی لوشن کی مسحور کن خوشبو • لطافت اور شگفتگی کا احساس

• Citronella Oil کی مسحور کن خوشبو • بچوں اور بڑوں میں یکساں موثر

• ساشے، 15ml اور 50ml کی بوتل میں دستیاب

• ۸ گھنٹے تک موثر حفاظت

پاکستانی کمپنی سٹی ہربل کیئر لیبارٹریز کا اعزاز

ہم نے 3 1/2 سال قبل ڈینگے سے تحفظ کی خاطر لوشن کو Liquid کے مقابلے میں بہتر قرار دیا تھا اور سرن موسکوئیٹ لوشن کو مارکیٹ میں ساشے اور بوتل میں متعارف کرایا تھا۔ ہمارے اس دعوے کی تصدیق ہوئی اور بڑی بڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں نے ہماری تقلید کی۔ الحمد للہ آج بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ سرن موسکوئیٹ لوشن معیار میں سب سے اعلیٰ اور موثر ہے۔



اب آپ پچھر سے نہیں... پچھر آپ سے بھاگے دور!



چائے اور ملائیشیا میں ڈاکٹر اور انجینئر بننے



پاکستان سے بھی کم فیس



چائے یونیورسٹیز فورم کے ڈائریکٹر، CIN کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور ملک کے نامور اور لیڈنگ فارن ایجوکیشن ایڈوائزر جناب اطہار احمد خان سے گفتگو

ملائیشیا میں ایک ہی فیس میں برطانیہ کی ڈگری بھی حاصل کی جاسکتی ہے۔

قارئین آج ہم ملک کے نامور فارن ایجوکیشن ایڈوائزر جناب اطہار احمد خان سے چائے اور ملائیشیا میں ڈاکٹر اور انجینئر بننے کیلئے قوانین کے بارے میں بات کریں گے۔ اطہار صاحب سے اخبارات اور ٹی وی پروگرام کے ذریعے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اطہار صاحب فارن کالینڈر 2012 سال سے زائد عرصے سے پروفیشنل ورون ملک تعلیم پر فیلڈ اور کیریئر کونسلنگ کی طلباء کو رہنمائی فراہم کر رہے ہیں۔ اطہار خان دینا کے مختلف ممالک میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں اور فارن ایجوکیشن کے حکومت کے مشیر بھی رہے ہیں اور پینل وائٹنگ کی ایوارڈز حاصل کر چکے ہیں اور ساؤتھ ایشیائی ایجوکیشن کے ڈائریکٹر بھی ہیں۔

تمہارے: السلام علیکم اطہار خان صاحب!
اطہار خان: وعلیکم السلام!

سوال: یہ چائے یونیورسٹیز فورم کیا ہے؟

جواب: چائے یونیورسٹیز فورم چائے کی یونیورسٹیز کا ایک نمائندہ پلیٹ فارم ہے جس میں میڈیکل اور انجینئرنگ کی کئی یونیورسٹیز شامل ہیں۔ اس کا ہیڈ آفس چائے میں ہے۔ فورم نے پاکستان شمول ساؤتھ ایشیائی کیلئے ایڈوانسڈ ڈگری کیلئے منتخب کیا ہے۔

سوال: کن وجوہات کی بنا پر ایک طالب علم کے جتن میں تعلیم حاصل کرنا زیادہ بہتر ہے؟

جواب: جتنی تہذیب پر ہزاروں سال پرانی ہے۔ جو بہترین پھر اور اعلیٰ تعلیمی روایات پر مشتمل ہے۔ اور یہ روایات خاص طور پر میڈیسن کے شعبے میں آج تک جاری و ساری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر سے طالب علم میڈیکل کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جتن کوشش کرتے ہیں۔ پچھلے سال تقریباً دو ہزار طلباء نے جتن کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کیا۔ حکومت جتن کے زیرِ کنٹرول 49 میڈیکل سکولز ہیں جو کہ تمام World Health Organization کی لسٹ میں شامل ہیں۔ اس لسٹ میں شامل ہونے کا مطلب اس میڈیکل سکولز سے فارغ کر کے جابوائس National Medical Screening Test جیسا کہ MCI, PMDC, USMLE, PLAB, HPCSA, SCHS وغیرہ کیلئے ہوتے ہیں۔

☆ جتن کی بہت سی میڈیکل یونیورسٹیز میڈیکل کے اعتبار سے دنیا کی 500 بہترین یونیورسٹیز کی لسٹ میں شامل ہیں۔

☆ جتن کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کے لیے پائیس اے جتنی کہ پاکستان کی نسبت بھی آسان ہے۔ جتن کی اعلیٰ درجہ کی یونیورسٹیوں میں داخلہ لینا انتہائی آسان اور داخلہ کی منتھنیا کی بھی ملک کے مقابلے میں انتہائی کم۔

☆ نیوٹن فیس مناسب حد تک کم اور ہر ہائش اور خوراک کے اخراجات دوسرے ممالک کی نسبت بہت کم ہیں۔

☆ جیسے جیسے جتن کے تعلیمی اداروں میں غیر ملکی طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ جتن تعلیمی میدان میں بین الاقوامی طور پر اپنی مقام حاصل کر رہا ہے۔ جب آپ جتن کی کسی یونیورسٹی میں بھی داخلہ حاصل کرتے ہیں تو آپ کو دنیا کے مختلف ممالک کے طلباء سے ملنے اور پڑھنے کے مواقع ملتے ہیں جس سے ان کے گھر کے بارے میں آگاہی حاصل ہوتی ہے۔

☆ جتن میں بے شمار رہائش گاہوں کی وجہ سے انٹرن شپ حاصل کرنے کے زیادہ مواقع ملتے ہیں۔

سوال: کیا تعلیم حاصل کرنے کیلئے جتنی زبان سمجھتی ہیں؟

جواب: فیصل آپ کو جتن میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے جتنی زبان سمجھنے کی ضرورت نہیں جتن غیر ملکی طلباء کیلئے انگریزی زبان میں تعلیم پر مگر مچیں کرتا ہے۔ غیر ملکی طلباء کیلئے طلبہ و اساتذہ کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ وہ پوری قوت سے تعلیم حاصل کر سکیں۔

سوال: اگر ایک سٹوڈنٹ کے مطلوبہ تعلیمی پروگرام پاکستان میں دستیاب ہیں تو اسے پڑھنے کے لیے جتن جانے کی کیا ضرورت ہے؟

جواب: جتن تمام دنیا کی نسبت بہت ہی کم جٹ میں تعلیمی پروگرام پیش کرتا ہے۔ نیوٹن فیس تمام یورپی ممالک کی نسبت بہت کم ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے تو

اگر آپ انجینئرنگ یا میڈیکل میں کسی بھی پرائیویٹ کالج یا یونیورسٹی میں داخلہ لینے ہیں تو اس کی لاگت بہت بڑھ جاتی ہے، جتن بہترین معیار تعلیم بہت ہی کم خرچ پر فراہم کرتا ہے اور پاکستان میں کالجوں میں بیٹوں کی تعداد بہت کم ہے۔

سوال: کیا جتن میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے سکارلپ دستیاب ہیں؟

جواب: جتن میں تعلیم حاصل کرنے والوں کیلئے جتن بہت سے سکارلپ فراہم کرتا ہے جن میں China Government Scholarship, China I Unesco the Great Wall Fellowship, Distinguished International Students Scholarship HSK Winner Scholarship, China Cultural Research Fellowship شامل ہیں لیکن یہ سکارلپ دوسرے سال کے بعد اگلی مدت کے لیے دیے جاتے ہیں۔

سوال: پاکستانی طلباء کا رجحان ورون ملک میڈیکل یا انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے کیوں بڑھ رہا ہے؟

جواب: اس کی بنیادی طور پر جتن وجوہات ہیں۔ نمبر 1: بین الاقوامی سطح کی تعلیم۔ پاکستان میں میڈیکل یا انجینئرنگ کالجوں میں بیٹوں کی کم تعداد ہوتا ہے۔ نمبر 2: پاکستان سے بھی کم فیس۔ جیسا کہ پاکستان کے میڈیکل کالجوں اور ان میں موجود بیٹوں کی تعداد کافی ہے۔ جبکہ صرف میڈیکل انٹرنیٹ میں دینے والے طلباء کی تعداد 35000 سے اوپر ہے جبکہ فوٹی کالجوں پر پانچ سو اور گورنمنٹ میڈیکل کالجوں میں بیٹوں کی تعداد صرف 6500 ہے۔ ایسے بے شمار طلباء ہیں جن کے پاس 60% سے زیادہ ہیں اور وہ انٹرنیٹ میں مطلوبہ نمبر حاصل کرنے کے قابل نظر نہیں آتے ہیں۔ مزید برآں پرائیویٹ میڈیکل کالجوں کی ہوش و بائیس صرف چند ایک طلباء ہی دے سکتے ہیں۔ لہذا Fse, ICS, DAE انجینئر بننے پس کرنے والے طلباء جن کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ جن کیلئے ڈاکٹر اور انجینئر بننے کا خواب صرف خواب ہی رہ جاتا ہے۔ جبکہ پاکستان میں ڈاکٹر کی تعداد موجودہ آبادی کے لحاظ سے پہلے ہی انتہائی کم ہے۔ ایسے حالات میں غیر ملکی یونیورسٹیز ہمارے لیے سہولتیں فراہم کرتی ہیں۔ ان یونیورسٹیز کی فیس پاکستانی طلباء کی پہلے کے اندر اور ان کی ڈگریاں پوری دنیا میں مانی جاتی ہیں، جبکہ ہاں رہتے ہیں کہ اخراجات پاکستان سے بھی کم ہیں۔

سوال: ایک طالب علم کو میڈیکل یا انجینئرنگ میں داخلہ کیلئے کس طرح منصوبہ بندی کرنی چاہئے؟

جواب: ہر طالب علم کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا داخلہ کسی اچھی سرکاری یونیورسٹی میں ہو جائے۔ لیکن نظر اس کے کہ طالب علم کے میٹرک اور ایف ایس سی میں کتنے نمبر ہیں۔ طلبہ کو پائیز یونیورسٹیز میں داخلے کے خالے سے صرف دو بنیادی اصولوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ جیسے کہ یونیورسٹی (World Health Organization) اور طلباء کے ایف ایس سی میں نمبر 60% تک ہوں۔ اور اس طرح مرحلہ وار دہانہ دوسرے مکمل کر سکیں۔

پہلا مرحلہ: میٹرک اور ایف ایس سی کی کاپیاں اور دو ہندو تصویروں ہیں۔ یہ کاغذات جمع کر کے طالب علم سات دنوں کے اندر ایڈمیشن لیٹر حاصل کر لے گا۔

دوسرا مرحلہ: ایڈمیشن لیٹر حاصل کرنے کے بعد طالب علم ویزا ایپروئل لیٹر Visa Approval Letter کے لیے اپلائی کرے گا جو کہ چائے حکومت جاری کرتی ہے۔ اسے J202 لیٹری کہتے ہیں۔ اس کیلئے پاسپورٹ کاپی دیکر دہوتی ہے۔

تیسرا مرحلہ: ایڈمیشن لیٹر اور ویزا ایپروئل لیٹر حاصل کرنے کے بعد طلبہ کو ویزا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جس کیلئے ممبریڈن کاغذات چاہئیں۔

(1) ویزا ایپروئل J202 (2) میڈیکل نیٹ متعلق تمام معلومات CIN فراہم کرتی ہے۔ (3) پولیس کریکٹر سٹریٹیکٹ (4) اصلی تعلیمی اساتذہ (5) پاسپورٹ (6) تصویروں۔

سوال: سٹوڈنٹ ویزا جاری ہونے سے کیا توقعات لگے گا؟

جواب: کالج ایڈمیشن لیٹر جاری ہونے کے بعد دو سے پانچ ہفتے میں آپ کا ویزا جاری ہو جائے گا۔

سوال: کیا کالج کیسوں کے اندر یا باہر سٹوڈنٹ ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں، تقریباً تمام یونیورسٹیز اور کالج میں غیر ملکی مسلم طلباء کے لیے مسلم رہنمائی کا انتظام ہوتا ہے۔

سوال: ایم بی بی ایس پروگرام کے لیے کال مدت کتنی ہے؟

جواب: جتن میں ایم بی بی ایس سٹڈی کی مدت پانچ سال تک ہے۔ تاہم ایک سال کے لیے انٹرن شپ لازمی ہے چاہے وہ جتن میں ہو یا کسی دوسرے ملک میں۔

سوال: کیا جتن میں یونیورسٹیز کیسوں میں رہائش فراہم کرتی ہیں؟

جواب: جی ہاں تقریباً تمام یونیورسٹیز ورنہ ممالک کے طلباء کو کیسوں میں رہائش فراہم کرتی ہیں۔

DAE طلبہ کیلئے خوشخبری

سوال: جتن کی انجینئرنگ تعلیم کا معیار کیا ہے؟

جواب: جتن اس وقت انجینئرنگ گریجوایٹ پیدا کرنے والے دنیا کے سب سے بڑے ملکوں میں شمار ہوتا ہے اور انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی میں بہت ترقی یافتہ ملک ہے۔

ملائیشیا

سوال: ملائیشیا میں تعلیم حاصل کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

جواب: ملائیشیا مسلمان ممالک کی فہرست میں انتہائی ترقی یافتہ ملک ہے۔ ملائیشیا میں تعلیم کا حصول تعلیم پر آنے والی لاگت کا صحیح فیصلہ ہے۔ کیونکہ ملائیشیا میں مختلف تعلیمی کورسز کا حصول بہت کم لاگت میں ممکن ہے۔ کم خرچ میں بہترین تعلیمی ملائیشیا میں تعلیم حاصل کرنے کی ایک بہت بڑی وجہ ہے۔ اسی لیے انٹرنیشنل سٹوڈنٹس ملائیشیا میں تعلیم کے حصول کو ترجیح دیتے ہیں۔ ملائیشیا میں آپ جتن سال انجینئرنگ کی تعلیم پر کل 16000 ڈالر خرچ آتا ہے جبکہ یہ تعلیم یو کے میں 45000 ڈالر میں حاصل ہوتی ہے اور ملائیشیا میں ایک ہی فیس میں آپ برطانیہ کی ڈگری بھی حاصل کر سکتے ہیں یا آج کی تعلیم وہاں اور باقی ڈگری برطانیہ یا آسٹریلیا کیلئے اور امریکہ میں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

سوال: ملائیشیا میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے کون سے Documents کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب: مکمل داخلہ فارم، درخواست فیس، تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپی، شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، آٹھ ہندو پاسپورٹ سائز فوٹو گراف، دو ہندو پاسپورٹ فوٹو کاپی اور ایلیٹھ رپورٹ سائز داخلہ درخواست new intake سے ڈیڑھ ماہ قبل کیجیں تاکہ سٹوڈنٹ ویزا کے اجراء میں تاخیر سے بچا جاسکے۔

سوال: اطہار صاحب انجینئرنگ کی تعلیم کے متعلق کچھ بتائیے۔

جواب: چائے اور ملائیشیا دونوں ممالک انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی میں بہت زیادہ ایڈوانس ہیں۔ چائے انجینئرنگ میں جہاں کن ترقی کی ہے اور پاکستان میں بھی پہلے سے اور بڑے بہت بڑے انجینئرنگ کے منصوبے شروع میں موجود حکومت نے چائے کے ساتھ بہت سے معاہدے کئے ہیں۔ اور مستقبل میں جو طلباء چائے سے انجینئرنگ کی تعلیم حاصل کر کے آئیں گے ان کو امتیازی حیثیت میں نوکریاں ملیں گی۔

سوال: انجینئرنگ کی تعلیم کیلئے کون سے طلباء داخلہ کیلئے اہل ہیں۔

جواب: اس کیلئے Fse میڈیکل کے طلباء پہلے ہی اہل ہیں اس کے علاوہ ICS کے طلباء بھی ایڈمیشن لے سکتے ہیں اور سب سے بڑی خوشخبری DAE (ڈپلوما آف ایڈوانسڈ انجینئرنگ) کیلئے ہے۔ کیونکہ کو پاکستان میں انجینئرنگ میں ایڈمیشن نہیں ملتا وہ چائے اور ملائیشیا میں انجینئرنگ میں ایڈمیشن کیلئے اہل ہیں اور انجینئرنگ کا خواب پاکستان سے بھی کم فیس میں پورا کر سکتے ہیں۔

چائے اور ملائیشیا پاکستان سے بھی کم فیس میں

سوال: پاکستانی مسلم لڑکیوں کیلئے چائے اور ملائیشیا میں ڈاکٹر یا انجینئر بننا چاہتی ہیں ان کے بارے میں کچھ بتائیے؟

جواب: میڈیکل کے پروفیشن میں لڑکیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ڈاکٹر بننا ان کا خواب ہے پاکستان میں چونکہ سرکاری اور پرائیویٹ میڈیکل کالجوں میں بیٹوں کی تعداد بہت کم ہے اس لیے ان لڑکیوں کو پاکستان کا انتخاب کرتی ہیں۔ اس کی چند بنیادی وجوہات ہیں۔ نمبر 1: پہلے سے دوچار پاکستانی اور مسلم لڑکیاں پائیز میڈیکل یونیورسٹیز میں زیر تعلیم ہیں۔ نمبر 2: لڑکیوں کے لیے الگ ہالز، محال فوڈ، مساجد اور مسلم سائنس ڈیپارٹمنٹ ہیں۔

سوال: کیا آپ چائے اور ملائیشیا میں میڈیکل اور انجینئرنگ کی تعلیم کیلئے یہ رہنمائی فراہم کرتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اس کے علاوہ ویزا، آئی ٹی، کامرس، اکاؤنٹنگ، ایڈمنسٹریشن، ہیٹھ، ٹینٹ، مینی میڈی ٹی وی ایڈ ریڈیو براڈ کاسٹنگ، مارکیٹنگ، ایڈ ایڈوانس ٹرنگ، فیشن ایڈ گراڈ کراڈ ڈیزائن اور اس کے علاوہ دیگر پروگرامز میں داخلوں کیلئے ہم رہنمائی کرتے ہیں۔

سوال: انجینئر کے کن شعبہ جات میں ایڈمیشن حاصل کیا جاسکتا ہے۔

جواب: اس کیلئے انجینئرنگ، انجینئرنگ، سول انجینئرنگ، پٹرولیم مینیکل، آئی ٹی انجینئرنگ، ہائیڈرو پاور، ایئر کنڈیشننگ وغیرہ ایڈمیشن لے سکتے ہیں۔

سوال: ملائیشیا میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران رہائش و خوراک کے اخراجات کیا ہیں؟

جواب: ملائیشیا میں تعلیم حاصل کرنے کی سب سے بڑی وجہ کم قیمت میں رہائش و خوراک کا حصول ہے۔ یونیورسٹی کیس میں پائیز سے باہر رہائش کم قیمت میں مل سکتی ہے۔ ایک اچھی رہائش 375 ڈالر میں دستیاب ہوتی ہے۔ خوراک وغیرہ کے اخراجات 130 ڈالر ماہانہ ہوتے ہیں؟

سوال: ملائیشیا میں تعلیمی اخراجات دوسرے ممالک کی نسبت کیسے ہیں؟

جواب: ہر ملک کے تعلیمی اخراجات مختلف ہیں۔ لیکن دوسرے ممالک کی نسبت ملائیشیا بہت ہی کم خرچ میں اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کرتا ہے۔ پبلک یونیورسٹیز پرائیویٹ تعلیمی ادارے انٹرنیشنل سٹوڈنٹس کو مناسب خرچ پر پوسٹ کر کے پوسٹ کر دیتے ہیں۔ ملائیشیا میں انجینئرنگ کیلئے سالانہ فیس 5 سے 6 لاکھ روپے تک ہیں۔

سوال: آپ ہمارے قارئین کو کوئی پیغام دینا چاہتے ہیں؟

اطہار خان: میں سمجھتا ہوں ورون ملک تعلیم حاصل کرنے کیلئے ضرور جانا چاہیے۔ International Exposure اور ٹیکنالوجی فراہم ہوتی ہے۔ ورون ملک تعلیم حاصل کر کے ہمارے طلباء بہتر انداز میں ملک و قوم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ تمام ممالک ڈاکٹر اور انجینئر اور ڈاکٹر اور انجینئر کے لیے تعلیمی خدمات فراہم کرنے والے ہیں۔ اور سب سے بڑے کہ یہ تعلیم حاصل کر کے چائے میں جتن چاہتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی آپ سے رابطہ کرنا چاہے تو کیسے کر سکتا ہے؟

جواب: آپ لاہور اسلام آباد، فیصل آباد اور ساہیوال میں ہمارے آفسز میں بیٹے دیتے ہوئے نمبردار ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

نوٹ: اطہار صاحب! شکریہ

Since 1998



Career Information Network (CIN)
Foreign Education Advisors

Lahore Office: 247 A/1, 7up Pepsi Road, Gulberg-III, Lahore.
Ph: 042-35872626-7-8 Cell: 0313-4777331, 0300-9454021

Islamabad Off: Ph: 051-2583413 Cell: 0324-5031717, 0324-5031818

Other Offices: Faisalabad, Gujranwala, Sahiwal

E-mail: edu.cuf@gmail.com, Web: www.cin-international.com, www.china-uni-forum.com

نئی آپ بیتی سے اچھوتا انتخاب زندگی راکٹ سائنس نہیں

بھارتی میزائل منصوبے کے خالق ممتاز سائنس داں وہ قیمتی روحانی و اخلاقی
تجربات و مشاہدات بیان کرتے ہیں جو انھیں اپنی طویل زندگی سے حاصل ہوئے

اے پی جے عبدالکلام / سید عاصم محمود

میں ایک جرے میں پیدا ہوا ہوں۔ لیکن سندریری زندگی کا آغاز حصہ بن گیا۔ اس کا مددگار ہوں کی شہرہ کی، پامان میں سے گزرتی ریلوں کا شور، فضا میں منڈلاتے پرندے اور ہوا میں ٹپک کا ڈانکتہ۔ یہ سب میرے بچپن کی حسین یادوں کے اشد نقوش ہیں۔ سندریری سے میں پاد پستہ انسانوں کے لیے ذریعہ رہنمائی تھا۔ تقریباً ہر خاندان سندریری سے تعلق رکھتا۔ کوئی چھیرا تھا تو کوئی کشتی کا مالک!

میرے والد ایک مسافر بردار کشتی چلاتے تھے۔ وہ ہمارے جرے سے رامیشورام اور دھونکودی (Dhanushkodi) کے مابین سفر کرتی مسافر لاتی، لے جاتی۔ قصبہ دھونکودی رامیشورام سے 22 میل دور واقع تھا۔ مجھے آج بھی وہ وقت یاد ہے، جب والد کو یہ کشتی چلانے کا خیال آیا۔ جب ہم سب اس سفر پر نکلے تو کشتی بانی۔

زمانہ قدیم سے رامیشورام بندرؤں کے نزدیک متبرک مقام کی حیثیت رکھتا ہے۔ روایت ہے، جب رام اپنی بیوی سیتا کو آزاد کرانے کے لیے لاکھوں نے رامیشورام میں قیام کیا۔ بھی رام نے بندروں کے ذریعے لاکھ لاکھ جہازوں سے ملے بغایا۔ اسی قیام کی یادگار آج رام مندر کی صورت جرے میں واقع ہے۔ ہر سال لاکھوں بندو اس کی زیارت کرتے آتے ہیں۔

یاد کرنے والے بندوؤں کی اہلی محول دھونکودی ہوتا۔ وہاں ساگر سٹیم پلانٹ (ٹھیل) کرنا مقدس سمجھا جاتا ہے۔ ٹھیل بنگال اور بکر بندہ کی ساگر سٹیم کے مقام پر ملتے ہیں۔ اب تو دھونکودی جانے کے لیے سڑک بن چکی مگر میرے بچپن میں پیشتر تری کشتیوں ہی سے وہاں جاتے تھے۔

میرے والد مجھ سے تھے، مگر چھیلوں کی فروخت سے زیادہ یافتہ نہ ہوئی۔ آمدن بڑھانے کی خاطر انھوں نے کشتی چلانے کا فیصلہ کیا۔ لیکن ہمارے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ کسی بہر مند سے کشتی بنوائے۔ چنانچہ دو سال سندریری پر خودی تن تنہا کشتی چار کرتے گئے۔

جب میں نے کٹوری دھات کے ملبے سے کشتی بننے دیکھی تو پہلی بار دنیائے انجینئرنگ کی جاوہر کی سے واقف ہوا۔ کچھ دیر بعد ہمارا ایک رشتہ دار احمد جلال الدین والد کا ہاتھ لٹائے گا۔ میں روزانہ اس وقت کا شدت سے انتظار کرتا جب مجھے کشتی والی جگہ جانے کی اجازت ملتی۔

پیلے والد اور احمد درخت کاٹنے، پھر کٹوری کو تراش فراش کر ملبے صورت میں لاتے۔ پھر اسے سلکھا یا جاتا۔ جب کٹوریوں کو سکھ جاتیں تو انھیں ہموار بنا کر آپس میں بانڈھا جاتا۔ وہ کٹوریوں آگ میں پکائی جاتیں جن سے دھات چاٹا (Hull) بناتا تھا۔



رفتہ رفتہ میری آنکھوں کے سامنے چھوٹی بڑی کڑیاں چننے سے دیواروں اور دھاتے میں داخل نہیں۔ کئی برس بعد دوران کار میں نے سلکھا کرنا دیکھا اور میرا دل کیسے ہائے جاتے ہیں۔ انجینئرنگ کے یہ شاہکار پیچیدہ ریاضیاتی فارمولوں اور سائنسی تحقیق کی بدولت ہی وجود میں آئے۔ لیکن مسافروں کو لانے لے جانے والی حامل سندریری پر جنم یعنی دو کشتی بھی تب ہماری زندگیوں میں بڑی اہم اور موقع حیثیت رکھتی تھی۔ ایک اور لحاظ سے بھی کشتی کی قبر میری شخصیت پر پیرا پڑا مرتب کیا۔ وہ احمد جلال الدین کو میری زندگی میں لے آئی۔ وہ عمر میں خاصا بڑا تھا، لیکن ہم کمرے دوست بن گئے۔ وہ جانا گیا کہ میں کچھ اور سوال کرنے کی فطری تڑپ رکھتا ہوں لہذا ہمیشہ میری دکانوں سے میری بات سننا اور مفید مشورہ دیتا۔

احمد کچھ عرصہ میرا پڑا چکا تھا۔ وہ انگریزی لکھتا اور پڑھتا بھی جانتا تھا۔ وہ مجھے سائنس دانوں، ایجادات، ادب اور طب کی باتیں بتاتا۔ رامیشورام کی لگیوں اور ساحل کنارے یہ پلٹے پلٹے کشتی کے وقت اس کی گفتگو سنتے ہوئے میں نیت نئے خیال سوچنے اور منصوبے بنانے لگا۔

مسافر بردار کشتی ہمارے لیے سودمند ثابت ہوئی۔ نیا کاروبار چھلایا، پھولا تو والد نے کشتی چلانے کی خاطر ملازم رکھ لیے۔ آنکھ میں بھی کشتی چلانے والوں میں شامل ہوتا اور مسرے کے حوسے لوٹا۔ انہی افسار کے دوران میں نے ابھی مسافروں سے ہندی دیوالی کی داستانیں سنیں۔ دراصل دوران سفر وہ کشتی چھوٹا سا ہندوستان بن جاتی کہ دور دور سے یاتری اس علاقے میں آتے تھے۔

مجھ جیسے پرنسپس لڑکے کی ہر مسافر آؤ بھگت کرتا۔ مسافر بخوشی میرے گریڈ سے سوالات کے جواب دیتے اور حریار قہقہے سناتے۔ بہت سے اپنی زندگی کے روحانی تجربات بھی بتاتے اور یہ کہ وہ یا تریا کرنے کیوں آئے ہیں۔

دن گزرتے چلے گئے اور میں سکول چاہیے۔ سکول، اماں کا وہ احمد جلال الدین سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ مگر کشتی کے مسافر بھی میری تعلیم و تربیت میں بہت کام آئے۔ یوں لہروں اور ریت کے جلو میں قہقہوں اور قہقہوں کے درمیان میری زندگی بیتی لگی۔ پھر ایک دن قدرتی آفت نے حملہ کر دیا۔

فلج بنگال میں آنکھ سندریری طوفان آتے ہیں۔ خصوصاً صبحی اور نو مبر کے مہینوں میں سندریری طوفان طعرت بن جاتا ہے۔

مجھے آج بھی وہ رات اچھی طرح یاد ہے جب سندریری طوفان نے ہم پر دھاوا بولا۔

کئی دن سے تیز ہوا چل رہی تھی۔ رفتہ رفتہ وہ طغیانی جھکڑ میں داخل ہوئی۔ جھکڑ پھر ہمارے کانوں میں بٹیاں مارتا اور کان مابین سامنے کرنے لگتے۔ جھکڑ کی شدت بھی بتدریج

بڑی۔ حتیٰ کہ چھوٹے موٹے درخت اور چھوٹے اس کے سامنے زمین ہل ہونے لگے۔

اُس سہرے طوفانی بارش ہونے لگی۔ جرے کے کبھی پانیوں نے اپنے گھروں میں پناہ لی۔ اس زمانے میں ٹکلی نہ تھی۔ چٹان چوٹے تیز ہوا کا حملہ نہ پائے اور چاروں طرف گہرا اندھیرا چھا گیا۔ جنم دھاوا کرتی ہواؤں، بڑا تو بڑی بارش اور شدید تاریکی نے ماحول بڑا ڈراؤنا بنا دیا۔ ہم سب ایک دوسرے سے چپے رات گزرنے کا انتظار کرنے لگے۔

مجھے رو کر کھیل سندر کر خیال آتا رہا۔ وہاں کوئی پھنس تو نہیں گیا؟ جب وہ کس حال میں ہوگا؟ ماں کی نرم و گرم آغوش کے بغیر ایسے شدت ناک طوفان میں موجود ہونا کیسا لگے گا؟

خند تو سولی پر بھی آ جاتی ہے۔ سچا ہے تو طوفان شمع ہو چکا تھا۔ لیکن وہ اپنے پیچھے جانی کے ایسے مناظر چھوڑ گیا کہ انھیں دیکھتے ہوئے روٹنے لگے ہو گئے۔ درخت، گھر، باغ سب ملیامیت ہوئے۔ گزر گاہیں پانی میں پوشیدہ ہو گئیں۔ 100 میل فی گھنٹہ رفتار سے چلتے والی ہواؤں نے جرے پر گویا ہماڑو پھیر کر سب کچھ صاف کر ڈالا۔

ہمارے لیے سب سے اشد ہتاک خبر یہ تھی کہ سندریری طوفان ہماری کشتی لٹک گیا جو ہماری گزر اوقات کا واحد سہارا تھی۔ آج میں اس دن کا قصہ دکر میں تو مجھے احساس ہوتا ہے، طوفان کے آثار مودار ہوئے ہی والد جان مجھے تھے کہ اب کشتی کی خبر نہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی میں کئی سندریری طوفان دیکھے تھے اور کوئی نیا تجربہ نہ تھا۔

تاہم روزی کا واحد ذریعہ ہاتھ سے نکلے دیکھ کر وہ پریشان نہیں ہوئے۔ بلکہ انہوں نے ہم سب بچوں کو ادا سادیا اور چینی بنا کر ہم تمام پریشانیوں سے مودار کو فرینڈ کی پڑ سکون وادی میں لٹکے جاتے۔

دن کی روشنی میں جب ان کے جھکے اور پڑے چہرے پر نظر پڑی تو مجھ پر افٹا ہوا، ہم پر کیا قیامت ٹوٹ پڑی۔ کشتی بچن جانے سے میں بہت طویل ہوا۔ مجھے کچھ عرصہ میرا کوئی عضو جسم ہما ہوا۔ جیسے میں نے ہاتھ سے کوئی شے تخلیق کی اور پھر بے سوچے سمجھے سے فضا میں پھال دیا۔

میرے والد امید پرست اور دکھ و مصائب غامضی سے برداشت کرنے کے عادی تھے۔ انہی کے سہارے ہم اٹھتا۔ بھی اسی بحر ان سے نکلنے میں کامیاب رہے۔ والد نے صحت مشقت سے جلدی کشتی بنائی۔ یاتری اور سیاح لوٹ آئے تو ہمارا کاروبار پھر رواں دواں ہو گیا۔ مندر اور سادہ عبادت گزاروں سے بھر گئیں۔ بازار میں چل چل کر شروع ہوئی۔

سندریری طوفان نے پھر بھی ہمارے لٹکانے بنایا۔ حتیٰ کہ میں نے ٹوٹا ک طوفان میں بھی سوتا سیکھ لیا۔ کئی برس بعد 1964ء میں ایک دیوینک سندریری طوفان حملہ آور ہوا۔ جب میں رامیشورام میں مقیم تھا۔ اس بار طوفان دھونکودی کا بڑا حصہ ہا لے گیا۔ جب پامان میں پرایک ریل منزل کی سمت جاری تھی۔ وہ سندریری میں پڑی اور سب سے زائد یاتری ہلاک ہو گئے۔

1964ء کے دیوینک طوفان نے علاقے کا جغرافیہ بدل ڈالا۔ دھونکودی میں کوئی انسان نہ رہا اور وہ بھوت بنگل بن گیا۔ آج بھی جیسے جیسے عمارتوں کے ٹکڑے ٹکڑے اس دنیا سے دھتے ہیں۔

اسی طوفان میں میرے والد دوبارہ اپنی کشتی کو بیٹھے۔ چنانچہ انھیں اپنا کاروبار پھر نئے سرے سے شروع کرنا پڑا۔ جب ملکی طور پر میں ان کی کوئی مدد نہ کر سکا کیونکہ اس دنیا سے بہت دور بیٹھا تھا۔

لیکن جب بھی میں نے مصنوعی سیارہ چلانے والے راکٹ یا پرقوی دھکی میزائلوں کو زمین چل دینی چاہی، جب راکٹ یا میزائل چلنے سے نکل اچانک کوئی راکٹ آ جاتی اور سندریری واقع ہماری تجربہ کاروں کو سوسلا دھار بارش لٹکانے لگتی، تو مجھے طوفان والے دن اپنے والد کا چہرہ یاد آ جاتا۔

وہ چھوٹے یاد دلانا کہ قدرت کی طاقت کو سمجھو اور اسے تسلیم کرو۔ وہ بتاتا کہ سندریری آغوش میں کیونکر ہمارے کس طرح اس سے روزی کمانی جائے۔ یہ سمجھتا کہ دنیا میں ایسی بدتر اور طاقتور قوت موجود ہے جو چل چھکتے ہیں ہمارے غم خیز اور منصوبے قہر بالا کر دیتی ہے۔ اور یہ کہ زمین پر بھائی صورت ممکن ہے کہ ہم مشکلات کا سامنا اور اپنی زندگی از سر نو تعمیر کرنا سیکھ لیں۔



کرامت علی بھٹی

جینے کے قتل پر اصرار ایسا ضرور ملے جس سے ہندوؤں کو ملے
طرے طے مزید جواز فراہم کرے ہیں۔ یعنی جی بھڑکنے والے
بڑے بڑے لوگ جیتا جیتے وقت اس رگ کے جواز میں ایسے
ایسے اوائل لاتے ہیں کہ انسان حیرت زدہ رہ جاتا ہے۔ لڑکیوں
کی شادی کو سب سے زیادہ تاخیر کا فکا کر کے اوائل جینے کا
ظاہر اور اسے نہ دے سکے کی اہمیت ہے۔ اس رگ کے سبب
لاحوں کروڑوں گھر لے ایک تو آبادیاں ہو سکتے یا تاخیر سے
آباد ہو پاتے ہیں اور اگر ایک بار زیادہ بھی جائیں اور جینے کی
فراخی میں کوئی کمی رہ جائے تو اتنے میں کوئی دقت بھی نہیں
آگے۔ اچھے سے اچھے خیالات رکھنے والے لوگ اس ریم پر
اصرار کے سبب یا اس کے بڑے ذریعہ حرام کی گمانی پر بھجور
ہوئے۔ بیٹوں میں ایسے قیدیوں کی کمی نہیں رہیوں کا جینے
جانے کے پیکر میں چراغ کی دھندل میں جھنس گئے۔ اس روپیے
سے پیغام ملتا ہے کہ جینی باپ ہو گا یا مستقبل اور جینے کی
انفذا خانہ پر انسانوں کو کھل صورت اللہ تعالیٰ نے بخشی۔ کسی
رنگ گواہ ہو کسی کا کاوا، اس طرح جستانی ساخت کے
موزوں یا موزوں ہونے کا انحصار کسی ایذا و املاط کی
مرضی پر منحصر ہے۔ گھر لوں میں بڑی جینی قبول صورت ہوتی
ہے جبکہ اس کی چھٹی بہن اس سے کھلے زیادہ خوبصورت۔ ایسی
صورت میں بھی رشتے آتے ہیں اور چھٹی کی طرف متوجہ ہو
جاتے ہیں۔ بڑی جینی اس سے نظر اٹھا کر ہوتی ہے۔ گھر والے
تجب کے مطابق بڑی چنگی کو پہلے یا جانا چاہتے ہیں لیکن بڑی
جینی کو کھل صورت کی وجہ سے جلدی رشتہ نہیں مل پاتا۔ اسی
بھاک دوڑ میں شادی کیلئے اس کی مرکز رچاتی ہے ایسے میں
چھٹی بہن بھی شادی کیلئے عمر کے آئینہ میں جسے گھر توڑ شفیق
ہیں۔ اس صورت حال سے پریشان کی والدین تو رشتے کیلئے
مہمان آنے پر چھٹی جینی کو ان کے سامنے نہ آنے کا کہتے ہیں
تاکہ کہنا لوں کی تو جو بڑی جینی پر ہی موزوں ہے۔
”ابھی بڑا وقت بڑا ہے“ یہ جملہ بڑی زبان، کھنے والے
ماں باپ اکثر بعد میں جھگڑتے ہیں کہ ہائے ہم نے ایسا
کیوں کیا۔ ایسے ہی ایک گھر لے کی اہم سے پہلے کل سائنس
جینی شادی کی مرکز رچ گئی ہے۔ 37، 38 سال کی اس جینی کیلئے

فیچر دنیا

آسمان سے گرے شادی میں انکے

شادی تاخیر سے کرنا کسی ایک طبقے سے خاص نہیں۔ ایک سیاستدان کا سپاہی افسر لیجیے۔ موصوف جن دنوں جو ان تھے تو آفت کا موسم تھے۔ طلب سیاست میں بھرپور رہتے تھے۔ رہائی پھر دے۔ دہائی پھر دے۔ مال کا یا اور شہرت بھی۔ قلمی طور پر اگلی منزل سیاست تھی جو شروع تو کر دی گئی لیکن قدم ابھی چوری طرح بنائے پاس تھے کہ والدین نے شادی کا ذوال دیا۔ جو جو ان کی نیت نہ تھی۔ رکن اسمبلی بن کر سپاہی بننے کی گئی اس لیے مان کر نہ دیا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ چند سال بعد مقامی ایم اے ان کے وفات پا گئے۔ اس سبب پر محنتی انکسین ہوئے صاحب صرف امیدوار بن گئے بلکہ افسر بن گئے۔ والدین نے موقع فراغت اگرچہ کامیابی مقدر نہ بن سکی۔ اب شادی سے پہلے اسمبلی میں تھیں کی خد کا کافی حد تک کم ہو چکی تھی۔ والدین نے موقع فراغت جان کر سپاہی پر باندھ دیا۔ یہ سیاست کار بیکر عمر بعد اسمبلی میں تھیں تو گئے لیکن جج میں ڈگری کی مشکل آں پڑی۔ عدالت نے بی اے کی جملی ڈگری دے کر اسمبلی کی سیٹ کیلئے نااہل قرار دے دیا۔ اب فراغت سے بھرے ان بے کیف دنوں میں اپنے معصوم بچوں کی کلاریاں اور پرانے دستوں کی کرم فرمائی سے ہی روایتی دنیا کا بیکہ بھرم باقی ہے۔

بے مقصد نظام تعلیم اور Mass schizophrenic phase

ڈاکٹر سید صابر حسین، کلینیکل سائیکالوجسٹ



پاکستان میں تیس سال یا اس سے زائد عمر تک پھر ایک کروڑ بچیاں ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں۔ شادی میں تاخیر کے سبب ان میں سے اکثر شہید یا ذہنی اور نفسیاتی تھپہ کیوں کا شکار ہو جاتی ہیں۔ جذبات دبانے (suppression of emotion) کے سبب ان میں کئی کو بستر یا کے دورے پڑتے ہیں تو کئی قریب خیال (Hallucination) کا شکار ہو جاتی ہیں۔ مثلاً صورتوں میں خود کو کھینچ کر لے کر، یا پانی برات کے لیے بیڑا جوں کی آواز سننا وغیرہ جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ اس صورت حال میں کئی تو جسم کا کوئی ایک حصہ کام نہیں کرتا تو کئی پورے یا آدھے مرکا درد جان کا روگ بن جاتا ہے۔ مدد، خیر کے مسائل اور دوسرے مسائل سے متعلق دوسرے امراض کا کا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ بعض صورتوں میں شادی نہ ہونے کا صدمہ (Sublimation) انسان کی ذہنی قوت کی تھپہ کر دیتا ہے۔ اس کیفیت میں جتنا لڑکیاں اور شادی رومل کے طور پر ریسرچ، جاہ، انجینئری یا کسی آرٹ اور فن میں تاپ رہ جاتی ہیں۔ یوں یہ کسی بنیادی میں جتنا ہوئے بغیر مطمئن زندگی گزارتی ہیں۔ ہمارے پاس جو ریش آتے ہیں ان کی ہسٹری کو سامنے رکھیں تو یہ حقیقت سامنے مل کر سامنے آتی ہے کہ بے ہودہ تھیں، ڈرامے، انٹرنیٹ اور موبائل فون کا کثرت سے استعمال ہی وہ اوہم دور ہیں جن کا استعمال معاشرتی اقدار کے تانے بانے کھینچنے میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ ہمارا معاشرہ اس وقت Mass schizophrenic phase سے گزر رہا ہے۔ ہمارا تعلیمی نظام بے مقصد اور بے خدا ہے۔ اس میں اصطلاحات اور معلومات کے علاوہ کچھ نہیں۔ کئی نسل کا اقدار پر مبنی تعلیم نہیں مل رہی جس کے سبب معاشرتی تبدیلیوں اور سماجی نسل کو نقص نہیں ہو رہا۔ اس جانب حکومت کو سب سے زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

بے جا جینز کی رسم نے گھروں میں بیٹی بچیاں بوڑھی کر دیں

عابد حسین شاہ: سماجی کارکن



پچھلے آٹھ سال میں سینکڑوں غریب و مستحق بچیوں کی مفت شادیوں کا بچے ہیں۔ اہل خیر انہیں گھرداری کے لیے ضرورت کی ہر شے بھی دیتے ہیں۔ اس سال بارہ دیکھ لادول کے دن انشاء اللہ ہاؤس مستحق بچیاں دی جائیں گی۔ ہم سعادت سمجھتے ہوئے سارا سال ایسی بچیوں کے لیے سامان اکٹھا کرنے میں لگے رہے ہیں مگر بچی بات ہے کہ اگرچہ شہر میں بے گھر کی کھوں تو دعائی سے تھن لاکھ کی آبادی ہے۔ اس آبادی میں اگر شادی لائق غریب اور مستحق بچیوں شرح نکالی جائے تو کسی صورت سینکڑوں بچیاں ہزاروں کے کم نہیں۔ اچھی بات ہے کہ ہر دو سال ایک بار سال اس مفت شادی پراجیکٹ کے لیے سامان فراہم کرتے ہیں مگر اس سے تو صرف چند درجن بچیاں ہی بچاں یا سامتی ہیں۔ جو والدین ہمارے پاس سے ملاں لوتے ہیں ان کی تعداد کہیں زیادہ ہے۔ ہمارا کام فائز خانک دالا ہے۔ اصل انشور ہے کہ لوگ جھپٹنے پر اقدار اصراری کیوں کرتے ہیں کہ بچیاں گھروں میں بیٹھے بیٹھے بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ معاشرے کو زنا کاری اور دوسرے مسائل سے بچانا ہے تو بے جا جینز کی غیر اسلامی، غیر انسانی اور غیر اخلاقی رسم کو بڑے سے اکھاڑنا ہوگا۔

ہر کوئی خوبصورت، اعلیٰ تعلیم یافتہ اور مالدار رشتے کی تلاش میں ہے

قاضی خالد محمود: مالک شادی دفتر و سکول منیجر

کچھ سال سے اس کام سے وابستہ ہوں۔ لوگوں کے مطالعے اب واضح دے۔ ہر کوئی اپنا مقام مرجہ بھول کر خوبصورت، اعلیٰ تعلیم یافتہ، مالدار رشتے کی تلاش میں ہے۔ دیہات میں میر زوے تو بھی دانی، موٹی رشتے لے کر داتے تھے۔ یہ لوگ دور و نزدیک کے تمام دیہات میں رہنے والے لوگوں، ان کی نسلوں اور خصلتوں کے بارے میں مومن اور علم رکھتے تھے۔ شادیوں میں ایسی مہمان گنیں نہیں ہوتی اس لیے لاکھ لاکھ شادی دقت اور تلوں پر اصرار کرتا پڑتا ہے۔ معاشرے کے باقی طبقوں کی طرح ان میں بھی اچھے برے لوگ موجود ہیں۔ کئی رشتہ و خوند نے دالے بھی ایسے ہیں کہ سرتا پافرازی جانیے۔ حال ہی میں میر سے پاس اپنے رشتے کی تلاش میں برہمن سے ایک شخص آیا جو اپنا تعارف ڈاکٹر کے طور پر کرتا تھا۔ اسے شادی کے لیے خوبصورت لڑکی کی تلاش تھی۔ خوش قسمتی سے برہمن میں میر سے جاننے والے رہتے ہیں۔ ان سے تصدیق کا کہا تو انکشاف ہوا کہ یہ شخص اس ڈاکٹر کے پاس چکریا رہا ہے۔ ہم اس کا ہادی ہے جو ڈاکٹر کا ہے۔ فون بھی ای کا دیا تھا جسے وہاں ڈاکٹر کی طرف سے یہ خود انہیں ڈاکٹر۔ خدا کا کھر ہے کہ بچت ہوگی۔ ایسے بدلتے لوگ خوبصورت بچیاں وہاں لے جا کر بھی ماحول میں ان سے ملنا مسلط کام کرواتے ہیں۔



بڑے شہروں کے اندر صورتحال بدل رہی ہے پھر بھی بچیاں کو شادی سے متعلق واضح اسلامی احکامات کے باوجود پوچھنا زیادہ مناسب خیال نہیں کیا جاتا۔ اگر وہ کہیں اپنی مرضی کا اظہار کھنکھالو والدہ سے ہی کر لیں تو یہ سخت بے ادبی شمار ہوتی ہے۔ اس بات پر راجت کسی کو اعتراض نہیں ہوتا کہ فیہر گھرانے کے لوگ جتنے بنا کر بھیجی گئی کی طرف سے پسند یا پسند کرنے آئیں۔ عجب سی بات ہے کہ جس گھر میں بیٹا کو مرضی سے شادی کرنے کی اجازت دی گئی ہو وہاں بیٹی کو اجازت نہ ملے کہ وہ اپنی پسند سے اپنے والدین کو بھی آگاہ کر سکے۔ معاشرے میں یہ ملے کر لیا گیا ہے کہ بچیوں کی شادی کیلئے ترجیح ڈاکٹر ز، انجینئرز، فوجی افسروں اور بیوروکریٹس ہی کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ناک کو گناہوں بنایا۔ ہر انسان کو مختار و مصلحتیں اور سوچ ملانی۔ یہ اختلاف ہی اس جہان کا اصلی حصہ ہے۔ مگر بادیت کی انگریز کھانوں میں خود کو بڑا کرنے پر آمادہ معاشرے میں کون ان پر سوچے۔ ایسی فطرت سے اخراجات والی اور جلد سوچ کا نقصان بہر حال انسان کی اولاد خاص طور پر بچیوں کو ہی پہنچ سکتا ہے اور بچپن ہے۔

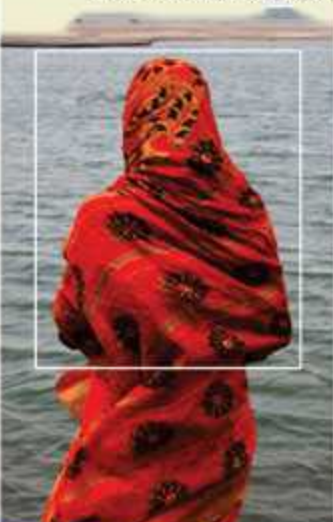
دیہات سے شہروں کی طرف نقل مکانی نے جہاں جمووی طور پر شہروں کی روزمرہ زندگی پر اثرات ڈالے ہیں وہیں نقل مکانی کرنے والوں میں سوچ اور دور دور کو بھی بدل گیا ہے۔ ایسے افراد جو بہتر مواقع اور دوسرے سبب اپنے خاندان سے ہر اقرار سے نسبتاً بہتر طرز زندگی کے رویہ ہو جاتے ہیں۔ نئی جگہ اور مقام پر تعلق پختہ ہوتے ہیں۔ بڑے شہروں کی پیش آہدیں میں تو اس کی ذہنی نہیں آتی۔ ایسے میں پرانے رشتہ دار تو جہیز عدم مسابقت کے سبب علیحدہ تعلق کیلئے ناموزوں ٹھہرتے ہیں جبکہ شہر ان لوگوں کیلئے جلدی دامن اور ناموزوں کرتے، اس کا سب سے زیادہ نقصان خواتین خصوصاً بچیوں کو اس وقت پہنچتا ہے جب وہ شادی کی عمر کو پہنچ جائیں۔ ذات برادری کے بچوں نے اکثر آبادی کو اپنے قدموں میں جھکا رکھا ہے۔ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے تقویٰ اور پرہیزگاری کو وسیع بنایا تھا۔ ہم نے فطرت میں بت کر اس تعلیم فرماں کی رو کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اب جاٹ، راجپوتوں میں، راجپوت، مغللوں میں اور مغل اراہیوں سے کسی صورت تا جوئے کو چاہیں۔ رنگ و نسل کے تعصبات اسے گھبرے ہیں کہ کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ لوگ خاندان سے باہر شادی نہیں کرتے اور خاندان میں لڑکے نہیں ہیں اگر ہیں تو بچیوں کی تعداد سے کم یا اہلیت میں کثرت۔ اب جانے تو انسان کہاں جائے۔ اچھا لڑکا وہ بھی اپنی ذات برادری میں، کہاں سے آئے اور کیسے ملے۔ یوں ایسی مثال کا سفر کا سفر رانیاں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ذات برادری کا تعصب اتنا کھرا ہے کہ جو ایک بار اس کو نہیں میں گر گیا سو پھینک دیا کر بھی باہر نہیں نکل پاتا۔ اس جلد سوچ کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب بیٹیوں کے سروں میں چاندنی چمکنے لگے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ ”سب سے بابرکت کلام وہ ہے جو سب سے زیادہ آسان اور کم خرچ ہو۔“ کسی اللہ کے بندے نے کہا تھا جس معاشرے میں شادی کے عمل کو مشکل بنا دیا جائے وہاں زنا مار ہو جاتا ہے۔ ایسا لکھاری کی بات کہی جائے تو ہمارے معاشرے نے لکھان کے عمل کو اتنا پیچیدہ اور مشکل بنا دیا ہے کہ لکھانی بے راہروی تو عروج پر ہے ہی خود کشیوں کا موسم بھی عروج پر ہے۔ ایسے میں جہاں شادی کی احساس ہوتا ہے کہ دعاؤں سے بھی جو کتنا نظر نہیں آتا ہمارے شہر پر ایسا دیا آتا ہے



کب محدود رہتی ہے۔ اصرار کر کے اس طرح کے گھروں میں رشتہ کرنے سے باز نہ لے کر کوشش بھی کی جاتی ہے۔ ریت زمرت کے بعد خاص طور پر سرکاری ملازمین کو جو گھر بچی، بی بی فخر وغیرہ ملتا ہے۔ ٹھکانے کے ساتھ اسے دستا مل کیا جائے تو سکتا ہے کہ لکھاری کر جائے لیکن اکثر اوقات تو اسے ناموزوں طریقے سے برادری کرتے ہی دیکھا گیا ہے۔ والدین بیٹوں کو زیادہ اہمیت دینے کے سبب یا کچھ دیگر ترجیحات کی وجہ سے رقم بچیوں کی شادی وغیرہ پر کام نہیں لانے کے بجائے اوپر اصرار خرچ کر دیتے ہیں مثلاً کھری غیر کر لی یا بیٹے کو ملازمت دلانے کیلئے کسی کوشش کے طور پر دے دیے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بڑا بچا ہے میں بیٹے کو سہارا بنانے کے چکر میں اسے تھوڑے وقت میں زیادہ رقم کمانے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یا بیٹے کی خواہش کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اسے ملک سے باہر بھیجے پر قیام خرچ کر دی جاتی ہے۔ اب اول تو کم ہی کوئی خوش قسمت باہر جاتا ہے۔ اگر چلا جائے تو مومنا بننے نہ ہونے کے باعث وہاں روزگار کا بندوبست نہیں کر پاتا۔ پھر اگر چلا، ایسا امداد اور مدد دے تو بھی قیام خرچ اخراجات کے باوجود کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ رقم بڑا کر کے واپس گھر آ جائے کہ اس طرح کے معاملے کے جان کے لالے بھی پڑتے ہیں۔

بچیوں کی شادی کو خیر کا شکار کرنے والے جو عوامل ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے کہ بچہ اگر ملک سے باہر ہے تو اسے چھٹی ہی نہیں مل پاتی۔ ذہن ملک میں آ پاتا ہے اور نہ ہی جلد شادی ممکن ہو پاتی ہے۔ باہر کے سماج میں تو کئی یا دینے کی پابندیوں کا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ قریبی عزیز بھی والدین یا بھائی بہنوں میں سے کسی کوئی وقت پانے تو والدین نہیں ہو پاتی۔ کئی لوگ تو ملک سے باہر گئیں اور تعلقات قائم کر لیتے ہیں یا شادی ہی کر لیتے ہیں ایسے میں واپس کون آتا ہے گا۔ ایسے کیسوں میں طویل انتظار کا مرحلہ آتا ہے اور شادی لکھ کیے بغیر رشتہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ اب یہ جو عمر کی سال انتظار میں بڑا ہوتی، اس کا ازالہ اول تو ہو نہیں پاتا اگر کہیں ایسی صورت ہو جاتی ہے تو کچھ دما کر کا تاثر زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ اگر کسی گھرانے میں پہلی بچی کو طلاق مل جائے تو اس سے گھرانے کے جمووی تاثر کو کم نقصان ہوتا ہے۔ ہاتھ بنانے والے گھرانے کے باقی افراد کے بارے میں بھی شک و شبہات کا اظہار کرتے ہیں۔ خصوصاً والدہ اور بہنوں کو بھی اثرات کے لیے میں لیا جاتا ہے۔ اس صورتحال کا شکار سب سے زیادہ بچی پائی بچیاں بنتی ہیں جن کی ابھی شادی ہوئی ہوتی ہو۔



اب جو بے جوڑ رشتہ آیا ہے اسے سن کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انسانی پہلو ہی نہیں، نفسیاتی، اخلاقی اور انصاف کے پہلو سے بھی یہ ایک بے جوڑ تعلق ہی ہے۔ ناؤں ہال کا ایک ایسا بچہ ایسا اب اس بچی سے شادی کا خواہش مند ہے جس کی اپنی کوئی عقل و صورت ہے نہ ہی گھر بار۔ اصرار ہے کہ ایسا اور بے جینی کا عالم یہ ہے کہ وہ لڑکی بے چاری اس سے بھی شادی کیلئے تیار ہے کہ اب اس اندر سے کون میں چھلانگ کے علاوہ اس کے پاس کوئی آچہن ہی باقی نہیں بچی۔ شادی میں تاخیر کی ایک وجہ خاندان کی بری شہرت بھی ہوتی ہے۔ بچہ وہ علاقہ جس میں آپ کی رہائش ہو، وہ بھی اس طرح کے فیصلوں کے ضمن میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سارے گھر کے افراد اچھے ہوں، بیٹے کسی ایک بچی کی کج یا غلط بات کو کھنے چڑھ کر تو اس کے منہ پر لکھنا پڑا گھرانہ ہی سمجھتے ہیں۔ اس معاملے میں کوئی خاندان خواہ کتنا ہی منصف مزاج کیوں نہ ہو کسی ایک فرد کی کج کار میں دوسرے افراد کو دینے پر خود کا تھکا نہیں پاتا۔ اگر علاقہ بدنام گھنا اور روزگار کا ہوا تو بھی تمام تر خوبیوں، شرافت اور انکسار کے باوجود لوگوں کو حوصلہ نہیں کر پاتا۔ اگر ایسا ہو بھی جائے تو کسی بھی مرحلے میں ملتوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اسی لیے سائے کچھ ہیں کہ رہائش اور ہمسائیوں کے انتخاب میں بے حد احتیاط کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ کچھ گھرانے معمول کے مطابق بچے کی شادی پچھلے دیتے ہیں، پہلے بیٹے کی شادی ہمارے معاشرے میں تاک اوجھا کرنے اور خوشیوں کو اچھا تک لے جانے کی ایک معنی ہی بن چکی ہے۔ ایسے موقع پر اپنی بیٹا سے کہیں بڑا کر وسائل خرچ کیے جاتے ہیں۔ خوش قسمتی سے بھو ابھی ابھی گئی اور بھائی کا مود بھی ٹھیک، باقو کا کھرا گھروں کی پروا بھی کرے گا ورنہ اکثر صورتوں میں لوگ تعلیم کی ہی آسانی محسوس کرتے ہیں۔ ایسے میں بچیاں بے چاری والدین کے مسائل ختم ہونے کے سبب شدید متاثر ہو جاتی ہیں۔ جب بھائی ہی بوڑھے والدین کا سہارا ہوں، بہنوں کے سر پر دستہ شفقت نہیں کرے گا تو اور بھلا کسے پروا ہوگی۔ یوں زندگی اس موڑ پر آ کے رک جاتی ہے کہ جہاں منزلوں پر خوشی مارا تھیں وہاں سوائے مایوسی اور اعلیٰ کے احساس کے کچھ نہیں سمجھتا خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے والدین ان کے سر پر سلامت ہیں مگر کوئی اتنا خوش قسمت نہیں بھی ہوتا، بچی کی ماں سر پر نہ ہو والد کا سایہ اٹھ جائے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے۔ والدہ سے بڑا اس کا راز دار کون ہو سکتا ہے جب ایسا راز دار ہی قدرت جچن لے جس پر انسان کی جذباتی و نفسیاتی زندگی کا کلی طور پر اصرار ہوتا ہے تو کہاں جایا جائے اور کس سے فریادی جائے۔ اس طرح کے سامنے روشنی مستقبل کے امکانات کو بھی کم کر دیتے ہیں۔ والدین بوڑھے ہو جاتے ہیں یا بے وسیلہ یا سر سے سایہ ہی اٹھ جائے تو کون ان کی بیٹی کو اپنے دامن میں پناہ دے۔ اب کون اس کیلئے دن رات دعا میں کرے۔ رشتے و خوند نے اپنے وسائل اور توانائی اس پر بھجوا کر دے۔ اس طرح کے ماحول میں بچیوں کا کم ہی کوئی پرسان حال ہوتا ہے۔ وہ خود کو بے چاری یا بھراؤ دیتی ہے کہ اس آجائیں سستیں۔ بھائیوں پر اصرار ہوتا ہے۔ اب ان کی مرضی جو چاہے ہو لوگ کر لیں۔

وقت اور حالات بدلنے کے ساتھ ساتھ اب لڑکیاں ہر شہید زندگی میں جدوجہد کرتی نظر آتی ہیں۔ روزگار کے معاملے میں ان کی محبت، اور مہارت اگر رنگ لے بھی آئے تو شادی کے معاملے میں مرضی اور جواز کا سماجی ملنا خوش قسمتی پر ہی منحصر ہے۔ ان گھروں میں ایسے مسائل زیادہ آتے ہیں جہاں والدین میں تعلیم کی ہو چکی ہو۔ والد یا والدہ کے درمیان ناجائز بھی گھر کے حالات کو متاثر کرتی ہے۔ یہ دونوں مل کر نہیں گئے تو بچوں کے مستقبل کے حوالے سے کوئی خوں اور بہتر فیصلہ کب ہو سکے گا۔ رشتے و خوند نے والے گھر کے حالات کو رشتہ کرنے سے بھی اچھی طرح پرکھنا چاہیے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں خیال کیا جاتا ہے کہ کس گھر کا بڑا سسر پر نہ ہو وہاں اولاد نہ ہو یا غریب ہی ہو جاتی ہے۔ اب کوئی تو رسوا تو نہیں لیکن ہرکس و ناکس ای کو جتنا بنا کر بیٹا یا بیٹی جانتے گھر سے لگتا ہے۔ وہ اگر خوش حال سے زیادہ احساس نہیں بھی ہوگا تو لڑکے کے ہائی رشتہ دار اپنی اہمیت جتانے کیلئے اس طرف ضرور دو جہاں دیں گے۔ بات صرف توجہ دلائے تک ہی

امریکیئل کے کیمرائی تجزیہ کاروں کے ذرا غلطی اٹھ گئے ہوتے ہیں۔ 1992 میں امریکی حکومت نے "نیکھل وین کوٹھن" پر روت لھا کے تھے کہ وہ اس بات کی تصدیق نہیں کرتے، یہ کوٹھن ایسے قصاصار رتھنے کی ممانعت کرتا ہے۔

نی آئی اسکی جانب سے، ہانت ہاؤں کو امرال کی جانے والی رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امریکی طیلہ اواروں کوئی دہاویاں سے یہ شہید تھا کہ ہر امریکی کیمرائی ہتھیاروں کا ذخیرہ رکھتا ہے لیکن ان دہاویوں اور ٹھکانے کے باوجود امریکی حکومت اس موضوع پر چپ سا رہی۔ امریکیئل کے کیمرائی ہتھیاروں سے متعلق یہ افلاط ایک مہم تحقیق کی جانب سے سامنے آئیں جو کھلی فوہ، ناہیں رونانڈر کے پرنسپل اامیری میں افلاطاس کے ساتھ لکھتے تھے اور اس نے یہ معلومات اپنے ایک مہم کی دوست کو رانڈم 15- ستمبر 1983 کو نی آئی اسکی ہتھوں منتقل کرکے ٹیلیویشن کی یہ رپورٹ "Implication of Soviet Use of Chemical and Toxin Weapons for US Security of Chemical and Toxin Weapons for US Security" کے عنوان سے تھی اور اسے ہانت ہاؤں کے نیکیئل کار نے "بے ضرر" ٹیلیو کے اامیری میں رتھ لکھوڑا تھا۔

ٹیلیو برس برائی جانٹھلی ٹیلیو رپورٹ بنیادی طور پر سویت یونین کی جانب

ہی آئی اسے کی رحمت الہیہ کے بارے میں خاموشی ہے کہ جب مسجد حور پر اسرائیلی کے پاس چھوٹے ٹرک میں ایک تھیلہ لٹائی گئی تو وہاں سے اس نے کیوں کر یہ کیا تھیلہ ساز کی حیثیت حاصل کی؟ اسرائیلی مورخ ایڈو کوہن 1988 میں شائع ہونے والی اپنی کتاب "Israel and the Bomb" میں

A close-up photograph of Barack Obama and Joe Biden. Barack Obama is in the foreground, looking slightly to the right with a serious expression. Joe Biden is behind him, also looking to the right. They are both wearing dark suits and blue ties. The background is blurred, showing some red and white text in Urdu.

اِس سلسلے کے دوران امریکی فوجی ادارے صحرائے اَلقُب میں سرگرمیوں کی نگرانی کرتے رہے۔ 1983 میں آئی اے نے امریکہ کی فوجی دستیابی جتھیاہوں کے ذخائر، ان کی تیاری کے مراکز اور سرحدوں پر مسلح ہونے والے فوجیوں کی تعداد پر بھی حاصل کیں، لیکن چین و ہائیاں کے وجود کو تسلیم نہ کیا۔ فوجیاتی جتھیاہوں کے حوالے سے مستقبل کے حالات کسی حد تک واضح ہوئی تھو آری ہے، لیکن جب تک عالمی سطح پر امن کے بارے میں عسکریات پر غم نہیں ہوتے مسائل اسی طرح سرا فرماتے رہیں گے اور بدامنی کی یہ فضا اسی امن کے ادھار نہ نکلتی ہے گی۔

13 Years of Excellence

ADMISSION OPEN

For Male & Female

In B.Sc MLT (Medical Laboratory Technology) 2Year (Annual system)

Applications are Invited for the 2nd Batch (2013-2015) on Prescribed Performas Available from the Admission Office for Rs. 500/- or by Post Rs. 700/- with Prospectus.

Last date for the submission of Applications 10th October, 2013

Interview on 12th October, 2013

Classes to be started from 15th October, 2013

Highly Qualified Faculty including M.phil's and Ph.D's

Limited Seats / 75% مارکس حاصل کرنے پر 50% سکا لرشپس دیئے گئے

ایبٹ آباد بورڈ میں سال 2011-13 (تینوں سال) میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے کا اعزاز

ELIGIBILITY: F.Sc MLT / F.Sc Pre- Medical or Equivalent Qualification (45% Marks)

● داخلہ کیلئے اہلیت 45 فیصد مارکس ● ہاسٹل کی سہولت موجود ہے ● اسلام آباد کے ٹاپ لیڈنگ ہاسپٹلوں میں باقاعدہ ٹریننگ دی جائے گی

میڈیکل ٹیکنالوجیز میں ایف ایس سی / بی ایس سی کروانے والا اسلام آباد کا واحد قابل اعتماد پرائیویٹ ادارہ

Islamabad Branch: H # 16, St # 55, I&T Centre, G-9/4, Islamabad
Ph # 051-2282434, 0300-8500145, 0345-5577339

Head Office Khana Pull: Ghorri Gardens Opposite Burma Pul, St # 3, Islamabad
Ph # 0300-8500145, 0345-5577339, pimtecho@yahoo.com

پری مٹی ہریل
ہر روز استعمال کریں

بال آپ سے بھی لمبے ہو سکتے ہیں

صرف 7 دن میں خشکی ہٹ کر کھانسی

بال گرتا نہ دھوئے بال آگیا شروع

پری مٹی ہریل
ہر روز استعمال کریں

بال آپ سے بھی لمبے ہو سکتے ہیں

صرف 7 دن میں خشکی ہٹ کر کھانسی

بال گرتا نہ دھوئے بال آگیا شروع

پری مٹی ہریل
ہر روز استعمال کریں

بال آپ سے بھی لمبے ہو سکتے ہیں

صرف 7 دن میں خشکی ہٹ کر کھانسی

بال گرتا نہ دھوئے بال آگیا شروع

پری مٹی ہریل
ہر روز استعمال کریں

بال آپ سے بھی لمبے ہو سکتے ہیں

صرف 7 دن میں خشکی ہٹ کر کھانسی

بال گرتا نہ دھوئے بال آگیا شروع

پری مٹی ہریل
ہر روز استعمال کریں

بال آپ سے بھی لمبے ہو سکتے ہیں

صرف 7 دن میں خشکی ہٹ کر کھانسی

بال گرتا نہ دھوئے بال آگیا شروع

پری مٹی ہریل
ہر روز استعمال کریں

بال آپ سے بھی لمبے ہو سکتے ہیں

صرف 7 دن میں خشکی ہٹ کر کھانسی

بال گرتا نہ دھوئے بال آگیا شروع

Peri کی پراڈکٹس ہر ہومیو، جنرل اور میڈیکل سٹورز پر دستیاب ہیں۔ مزید معلومات 0300 432 5915 , 0345/0321 668 0699

Peri کی پراڈکٹس ہر ہومیو، جنرل اور میڈیکل سٹورز پر دستیاب ہیں۔ مزید معلومات 0300 432 5915 , 0345/0321 668 0699

خشکی پر سنگرانداز، بحسری جہاز ہوٹل

سب سے پہلے ذکر جنوبی کوریا کے "سن کروڈ ہوٹل" کا رہی، اسی ڈانگ جن (Jeondongjin) شہر میں ایک پہاڑ کی چوٹی پر تعمیر اس ہوٹل میں چھ کمرے ہیں جسوں ہوتا ہے کہ آپ سمندر میں کسی دلچسپ صورت اور پرامن جہاز میں سفر کر رہے ہیں۔ سمندری سفر کے خوف کا شکار (Sea sickness) افراد خصوصی طور پر اس جہاز نما ہوٹل سے مستفید ہو سکتے ہیں، 65 میٹر لمبے، 45 میٹر اونچے اور 30 ہزار ٹن وزنی سن کروڈ ہوٹل میں جدید سہولتوں سے آراستہ 211 کمرے، 1000 چیل، 1000 ہال کورٹ، فٹنس کلب، ٹائم کلب اور چھت پر لہریں خوب صورت ریح اونگ لاؤنج تعمیر ہے۔ سن کروڈ ہوٹل اپنی ای انفرادیت کی بدولت جنوبی کوریا میں غیر ملکی سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔



ایسے، اور کیسے کیسے ہوٹل!

جہاں انفرادیت اور دل چسپی پیدا کرنے کے لیے کیا کیا جتن کیے گئے ہیں

انسان بیٹھ سفر دیکھ کر آئے کی جگہ میں رہتا ہے، اس کے لیے کبھی وہ اپنی شخصیت کا محور بنانے کی کوشش کرتا ہے تو کبھی اپنی رہائش کو جاذب نظر بناتا ہے اور یا پھر اپنے مشاغل میں نشت سے چھوٹا کر دیتا ہے۔ صحت مند تفریح پر انسان کا تعلق اور اس کی بنیادی ضرورت ہے کیونکہ اس کی بدولت دل و دماغ کو نہ صرف تازگی، خوشی اور فرحت محسوس ہوتی ہے بلکہ چہرہ لمحات کے لیے وہ اپنی پریشانیوں اور تھکوتوں کو بھول کر، وقتی کسی مگر سکون محسوس کرتا ہے۔

سیر و تفریح کے لیے برفضا اور خوب صورت ماحول کے ساتھ اگر اچھا اور منفرد دستور را یا ہوٹل بھی مہیا ہو تو یہ بات سونے پر سہاگہ سے کم نہیں۔ ملک اور یہ دن ملک پر چھانے والے ایسی جگہوں کا انتخاب کرتا رہا وہ پسند کرتے ہیں، جہاں دل کش قدرتی نگاروں کے ساتھ ساتھ انفرادیت رکھنے والے ہوٹلز اور دستور را بھی ہوں۔ آج ہم آپ کو دنیا کے ایسے ہی چند اونٹے اور خوب صورت ہوٹل کے بارے میں بتائیں گے۔

فرخان محمد خان

"ہوٹل کا پٹر"

آپ نے سمندری جہاز نما ہوٹل سے متعلق تو پڑھا کیا، اب ایسے ہی ایک ہوٹل سے متعلق جاننے ہیں جو ہوا میں گھوم رہا ہے، جی ہاں! Hotelicopter نامی یہ ہوٹل دنیا کا پہلا "فضائی ہوٹل" ہے جو روسی سامیت میل کا پٹر Mil 12 میں قائم کیا گیا ہے۔

کُل 18 گھنٹہ کی سفر سے موجود ہیں۔ ہوا میں پرواز کرتے ہوئے اس ہوٹل میں آپ کو نہ صرف گھنٹہ کی گھنٹوں جیسی تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گی بلکہ ہوا میں اڑتے ہوئے بھی آپ کو انٹرنیٹ کی سہولت میسر ہوگی۔ یہ ہوٹل 7 سال کی محنت کے بعد تیار کیا گیا ہے۔ جہاں تو ہوٹل میں ٹھہرتے ہیں لیکن یہ "فضائی ہوٹل" 158 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر سکتا ہے، یعنی آڑ سکتا ہے۔



آبشار میں قیام کریں

پٹی کے شہر Panguipulli میں پہاڑوں اور گھنے درختوں کے درمیان بنایا گیا ایک دلچسپ ڈاؤنٹین نامی ہوٹل بھی اپنی خوب سوئی اور انفرادیت کے باعث نہ صرف جنوبی امریکا بلکہ پورے امریکا و یورپ کے سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ ایک ڈاؤنٹین کو چھ اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے جسے دیکھتے ہی پہلی نظر میں لگتا ہے کہ آپ دیو قامت پہاڑ اور اس سے بہتی ہوئی آبشار کا قدرتی منظر دیکھ رہے ہیں۔ ہوٹل کی ساخت کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے اس کی تعمیر میں کتنی محنت اور مہارت سے کام لیا گیا ہے۔ یہ ہوٹل خصوصی طور پر توجہ بان سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے کیونکہ اس جگہ چھلنے کے لیے کئی دیوار گزار راستوں کو طے کرنا پڑتا ہے۔ ایک ڈاؤنٹین ہوٹل کی پیشکش سے جی ہوٹل کمپنیوں کے سامنے کھڑے ہوں تو بالکل سچی محسوس ہوتا ہے کہ آپ کسی غار سے جھانک رہے ہیں اور پہاڑ سے آبشار آپ کی آنکھوں کے باغی سامنے بہ رہی ہے۔



کنیڈز ہوٹل

کنیڈز عام طور پر درآبادات اور برآبادات کے سامان کی دیکھ بھال کے لیے استعمال میں لاتے جاتے ہیں تاہم اب تحقیقی دماغوں نے اس کو نیا اور منفرد استعمال بھی ڈھونڈ لیا ہے۔ لندن میں یورپ کا پہلا کنیڈز سے Travelodge ہوٹل کھولا گیا ہے جو عام رواجی اور تفریحی اور فائبر ہاؤسوں سے یکسر مختلف ہے۔ عام ہوٹلوں سے منفرد اس ہوٹل کو مکمل طور پر ڈیجیٹل کنیڈز کو استعمال میں لاتے ہوئے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ 8 منزلہ اس ہوٹل کی تعمیر میں 88 کنیڈز کو منفرد ڈیزائن کے ساتھ جوڑ کر بلڈنگ کیا گیا ہے۔ اس خاص کنیڈز ہوٹل کے لیے مینی سے پاسٹر والی دیواروں، ہاتھ دھوئی جگہ اور الیکٹرانک کنکشن سے مزین کنیڈز کو درآباد کیا گیا ہے۔





ہسپتال ہوٹل

ہسپتال ہوٹل کے بارے میں آپ نے پڑھا۔ اب اسی ملک کے ایک اور انوکھے ہوٹل کے بارے میں بھی جانیں۔ LATVIA میں Hospitalis نام کا ہوٹل موجود ہے جو کہ بوہمی ہسپتال کی طرح ڈیزائن کیا گیا ہے۔ Hospitalis نامی اس ہوٹل میں جب کوئی کسٹمر داخل ہوتا ہے تو اسے مرلینوں کا خصوصی لباس پہنا دیا جاتا ہے، ہوٹل میں کھانے کی میزیں بالکل اسپتالوں میں دیکھی خصوصی میزوں کی طرح ہیں۔ اس کے علاوہ رستوران میں اسپتال ہونے والے برتن بھی آلات جراحی کی شکل میں بنائے گئے ہیں، اور اس کے ہال میں آپریشن تھیٹر کا ماحول نظر آتا ہے، جہاں آپریشن تھیٹر کی طرح روشنی کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس ہوٹل میں کام کرنے والوں کو اسپتال کے مرنے والی فرائیڈز کا دور کیا گیا ہے، شہر اور دیگر بڑے عہدوں پر کام کرنے والے فرائیڈز انکسٹروں کی طرح گھٹ پھٹے ہوئے ہیں انکسٹروں کے مرنے والے نظر آتے ہیں جب کہ برے ترسوں کا یونی فارم پہننے کے مات انجام دیتے ہیں۔



حقیقت سے کہ اس ہوٹل میں رہنے کا انتظام انہوں نے خود کیا تھا جب کہ اس کے برعکس ہوٹل کا مکمل یہاں کام کرنے کو اپنے لیے خوش قسمتی قرار دیتا ہے، مرنے میں موجود ارکان کا کہنا ہے کہ سال کے چھ ماہ کیے گزر جاتے ہیں، انہیں پانی نہیں لگتا۔ Karosta Prison Hotel میں کام کرنے کے انہیں بہت مزہ آتا ہے، ارکان نے بتایا کہ ہوٹل میں آنے والوں کی انکسٹری کا تعلق امیر طبقے سے ہوتا ہے اور ہم جس طرح معاشرے کے امیر رہا اثر اور طاقت اور طبقے کے لوگوں کے ساتھ قیدیوں جیسا سلوک کرتے ہیں تو اس سے ہمیں ایک ناقابل بیان خوشی حاصل ہوتی ہے۔

یہاں قیدیوں سے کیا سلوک اختیار کیا جاتا تھا۔ Karosta Prison Hotel میں قیام سے قبل انکسٹروں کے زانوں میں بھی بات ہوتی ہے کہ وہ ایک تاریخی مقام میں کچھ دن گزارنے کی سعادت حاصل کرنے والے ہیں، لیکن یہاں سے نکلنے کے بعد لوگوں کی انکسٹری خود کو حقیقت میں ایک نئی سے آزاد ہونے والا قیدی تصور کرتی ہے۔ ہوٹل میں قیام سے قبل معاہدے پر دست خط کرنے کے بعد گاہک کو ایک نہایت چھوٹے سیل میں بند کر دیا جاتا ہے جہاں ٹی وی کے سچے پروگرام پرانا اور بوسیدہ اسکرین بچھا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی ہوٹل میں قیام کے دوران تمام دن گاہکوں کو قیدیوں جیسا سلوک دیا جاتا ہے، سیلوں میں دیے جانے والے روایتی کھانوں کے ساتھ ہی گاہکوں کو سیل کے محلے سے گالیاں اور سخت جملے بھی سننا پڑتے ہیں، اگر کوئی گاہک ہوٹل کے محلے سے بدتمیزی کرتا ہے یا کوئی بات ماننے سے انکار کرتا ہے تو اسے جسمانی وزش اور سیل کے کچھ حصوں کی صفائی کی سزا سنائی جاتی ہے۔ Karosta Prison Hotel کی ویب سائٹ پر اس میں لکھا ہے کہ دالے فراوانے اپنے تجربے سے لوگوں کو آگاہ کیا ہے، انکسٹری اس کو ایک خوف ناک تجربہ قرار دیتے ہیں لیکن یہ بھی

جیل میں رہیے، ہوٹل ہی سمجھیے مشرقی یورپ کے ملک لیتویا (LATVIA) کے ایک منظر اور عجیب و غریب ہوٹل کے بارے میں بھی آپ کو بتادیں جو دنیا کا واحد "جیل ہوٹل" ہے۔ لیتویا کے شہر Liepaja میں قائم مشہور زمانہ جیل جہاں دوسری جنگ عظیم کے دوران نازی اور سوویت فوج کے قیدیوں کو رکھا جاتا تھا، یہاں تکڑوں قیدیوں اور ان قیدیوں کے بعد کے ماحول جگہ جگہ ہونے لگا۔ اب لیتویا کی حکومت نے اس پر کام کرنا شروع کیا ہے۔ Karosta Prison Hotel میں قیدیوں کو رکھا جاتا ہے لیکن دل چاہے بات یہ ہے کہ اس ہوٹل میں آنے والے لوگوں کے ساتھ باقی قیدیوں جیسا سلوک دیا جاتا ہے۔ اس ملک کے قیامت دار سائیکس جیل میں قیام کی، یہاں آنے والوں سے پہلے ایک معاہدے پر دست خط کرنا پڑتا ہے جس کے مطابق وہ اپنی مرضی اور خوشی سے اس جیل میں قیام کو منظور "قیدی" سمجھیں گے اور ان کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جائے گا وہ اس کے ذمے دار ہوں گے۔ Karosta Prison Hotel پر سال بھر کی سزا 30 اکتوبر تک گاہکوں کے لیے لگتا ہے۔ اس ہوٹل میں عموماً ایسے افراد آنا پسند کرتے ہیں جو نازی اور سوویت فوج کے قیدیوں پر ہونے والے مظالم کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں، وہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ جیل میں کس طرح کے افکار مات ہیں اور



Tele Max Smart Shop (Pvt) Ltd.

گورنمنٹ آف پاکستان اور PCSIR سے منظور شدہ خالص بریل فارمولا

پیور مین

ایسی طاقت کہ آپ کی سوچ ہو
شوگر والے مریضوں کے لیے بھی یکساں مفید
ماریوس مریضوں کے لیے پیام شفا



قیمت: 2499/- روپے

روپ نکھار

اب کوئی بھی کالا نہیں رہے گا
ایسی خوبصورتی دے کہ آپ خود شوگر کھا جائیں



• بیکل چھانچاں اوراں ہے • پھرے ہر جرح کے داغ
• کھانے دھوئے • راری کی بھی ہے
• اصل دہلی اوراں ہے آپ کو سب سے زیادہ
• پورے چھانچاں کی کھانے، ان کام کے لیے جاتی ہیں
• جیسی جیسی کی کھانے، ان کام کے لیے جاتی ہیں

قیمت: 1999/- روپے

ہیئر گارڈ

بال اب اگے گئیں۔۔۔۔۔ دنیا دیکھیں گی۔
بال لیے کریں۔۔۔۔۔ جتنا آپ چاہیں
سفید بال ہمیشہ کیلئے کالے
بلیئر سرجری بیونہ کاری۔۔۔۔۔ صحت مند خوبصورت بال ہمیشہ کے لیے



قیمت: 2199/- روپے

نٹرائن آئل

سرورہ مزاج کے مہروں کی قراری
• ایک سبب درد کا کوئی ہے تاکہ میں آترہ
• چاند اور پاؤں کان ہو جانا
• گردن کے مہروں اور چوڑوں کے کچھ دکان عمل علاج
• پرائی سے برائی بوٹ کے درد
• ہندوستان کے سادھوؤں کی تحقیق کا نچوڑ



قیمت: 2999/- روپے

• ہندوستان کے سادھوؤں کی تحقیق کا نچوڑ
• سرورہ مزاج کے مہروں کی قراری
• ایک سبب درد کا کوئی ہے تاکہ میں آترہ
• چاند اور پاؤں کان ہو جانا
• گردن کے مہروں اور چوڑوں کے کچھ دکان عمل علاج
• پرائی سے برائی بوٹ کے درد

پائلز کیور

بواسیر سے نجات
صرف تین دن کا استعمال
بواسیر خونی بواسیر بادی بواسیر مہموں والی



قیمت: 1999/- روپے

سٹمک کیور

ہلکی خوراک تمام بیماریوں سے نجات
معدے کی تمام بیماریوں کے لیے مفید
گیس قبض، کھینے کا بھوک کی کمی، سینے کی جلن
بدقسمتی، تیزابیت، اسیر



قیمت: 1499/- روپے

گرو اپ

چنگے کالوں سے نجات
میوے کے لئے گاہکی کے ساتھ
گرہاپ، جھوک، بڑا حلقہ
اور جسم کو خوبصورت، مہارت اور پرکشش بنانے



قیمت: 1799/- روپے

سریبرم

سریر سے وابستہ تیز رفتاری کو رفتی
دائی نزلہ زکام سے ہمیشہ کیلئے نجات
چند مہینوں کے استعمال سے نظر کی
فیک سے ہمیشہ کے لئے نجات



قیمت: 1499/- روپے

0300-4454535 0315-4894700 0321-8338447 0334-4894700 0345-4124490 0321-4221322

اپنے آرڈر sms بھی کر سکتے ہیں۔ پوشیدہ امراض کیلئے رابطہ کریں 0300-4672899

علی عباس

آپ یقین کریں یا نہ کریں، یہ ایک حقیقت ہے کہ آؤن طشتریوں کو بھی جی ہیں اور یہ دور جدید کی اختراع نہیں بلکہ زمانہ قدیم سے ہوتا آ رہا ہے۔ جب ایسے پائٹوں اور انجی اینٹن حکام سے انٹرویو کیا جاتا ہے جنہوں نے دوران پرواز غیر معمولی چیزوں کو دیکھا تو وہ اس طرح کے مبہم الفاظ کا استعمال کرتے ہیں: "خوار، نامعلوم ٹریک، غیر شناخت شدہ آئینک، ٹریک یا ایئر کرافٹ۔" سب سے زیادہ پراسرار اور حیران کن آؤن طشتریاں وہ نہیں ہیں جن کا مشاہدہ بہت سے لوگوں نے کیا بلکہ حقیقت میں رازدار نے بھی ان کی تصدیق کی۔ ان واقعات کی مکمل طور پر وضاحت ممکن نہیں ہو سکتی اور یہ گواہوں کے چٹن نظر حقیقت کے قریب تر ہیں۔

10-1952ء میں دانشمن میں نظر آنے

والی آؤن طشتریاں

12 سے 29 جولائی 1952ء کے دوران دانشمن میں بہت سی آؤن طشتریوں کو دیکھا گیا۔ میڈیا میں سب سے زیادہ نمایاں ہونے والا واقعہ 19 جولائی کا ہے جب شام کے دھندلے ہوتے ہوئے ساموں میں دانشمن کے قومی ایئر پورٹ پر ایئر ٹریک کنٹرولر نے رازداری کی سکرین پر سات



آؤن طشتریوں کو دیکھا۔ حکام نے فوری طور پر یہ تصدیق کی کہ آلات میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ چند لمحات بعد ایک ایئر پورٹ پر تعینات کنٹرولر نے آؤن طشتریوں کو فضا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا لیکن اس نے "چند لمحات کی روشنی" بھی دیکھی، اسی دوران ایک اور کنٹرولر نے دعویٰ کیا کہ اس نے ایئر پورٹ پر نارنگی رنگ کی آؤن طشتری کو منڈلاتے ہوئے دیکھا ہے۔ اسی لمحے رازدار نے مزید آؤن طشتریوں کی نشاندہی کی، چنانچہ کنٹرولر نے ایئر پورٹ پر سامنے سے رابطہ قائم کیا۔ فوری طور پر جنگی طیارے حرکت میں آئے۔ کچھ پائٹوں نے کہا کہ انہوں نے "سفید روشنی" دیکھی ہے جب کہ بہت سوں نے کہا کہ انہوں نے فضا میں کچھ غیر معمولی نہیں دیکھا۔ ایئر فورس نے رازدار اسسٹم میں خرابی کا دعویٰ کیا لیکن یہ لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا کیوں کہ سینکڑوں عینی شاہدین نے آؤن طشتریوں کو دیکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ نصف صدی سے زائد عرصہ گزر جانے کے باوجود اس معاملے سے انہوں کا سلسلہ جاری ہے۔

9-کامپچ، میکسیکو (2004ء)

مارچ 2004ء میں نشیات کی روک تھام کے لیے معمول کی پرواز کرتے والے فوجی طیارے نے رازدار پر تین آؤن طشتریوں کو دیکھا۔ اگرچہ دو اپنی آنکھوں سے اس مقام پر کچھ نہیں دیکھ سکتے تھے جہاں پر کمزور طور پر اس پر آؤن طشتریوں کو ہونا چاہیے تھا، چنانچہ انہوں نے حقیقت کی جانچ کے لیے اپنے انٹرایڈ گیسروں کو آن کر لیا۔ انہوں نے اسے نصف گھنٹے کے دوران آسمان پر انتہائی تیزی سے پرواز کرتی ہوئی 11 آؤن طشتریوں کو دیکھا۔ ان میں سے ایک دو گھنٹوں میں تقریب ہوئی۔ جب انہوں نے اس پراسرار آؤن طشتری کو دیکھا تو کچھ مشکل لمحات بھی آئے جب رازدار نے یہ تصدیق کی کہ ان آؤن طشتریوں نے ان کے جہاز کو گھیرے میں لے لیا ہے۔ میکسیکو کی حکومت نے حیران کن طور پر اس واقعہ کی تمام تفصیلات بیان کرنے کے علاوہ عالمی میڈیا کے سوالوں کے جواب دینے کے لیے فوج بھی پیش کر دی جب کہ جہاز کے لیے اور میکسیکو کی ایئر فورس کے سربراہ کو بھی صفوں کے سوالوں کے جواب دینے کی اجازت دے دی۔



جب آؤن طشتریوں کو رازدار نے دیکھا

کیا سائنسی شواہد درست تھے یا یہ صرف شہاب ثاقب کے ٹکڑے ہیں؟ خصوصی رپورٹ

8-ساؤتھ کیرولینا

1952ء میں فلائٹ سارجنٹ رولینڈ جھوڑتی میٹن سے اپنی بیوی پر دامن آ رہے تھے جب انہوں نے "جانڈی کی طرح چمکتی ہوئی ایک دھاتی ٹھنڈ" کو اپنا ثاقب کرتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں سارجنٹ نے وضاحت کی کہ یہ آؤن ٹکڑوں کا چمکدار، بہت زیادہ ٹکس انداز اور کائنات جہاز کے جم کے برابر تھا، جس نے نہ صرف ان کا ثاقب کیا بلکہ ان کے ساتھ چلتی رہی، بعد ازاں غیر معمولی رفتار سے پرواز کرتی ہوئی



فضا میں غائب ہو گئی۔ یہ آؤن طشتری برطانوی ایئر فورس کے رازداری کی گرفت میں بھی آئی اور کنٹرولر نے تصدیق کی کہ یہ آئینک اس وقت تک ایجاد ہونے والے کسی بھی فضا کی طیارے سے زیادہ تیز تھی۔ 6 روز بعد جھوڑتی میٹن کے وزیر کے دو رازدار ایئر فورس کے اعلیٰ حکام اور انجی اینٹن کے وزیر کے روبرو اپنا سرکاری بیان دے سکے۔ وزیر نے اس کے بیان پر یقین کا اظہار کیا۔ اس واقعہ کے بعد جھوڑتی میٹن کو "سائرسیم" (آؤن طشتری) کے خطاب سے نوازا گیا اور ان کے ساتھیوں نے ان کے خیال سے پرواز کرتی ہوئی طشتری کو مصور کیا۔ جھوڑتی خاندان کے مطابق وہ اس واقعہ کے بارے میں صرف اسی صورت میں بات کرتے ہیں جب ان سے اس بارے میں استفسار کیا جائے۔

7-واشنگٹن ڈی سی (2002ء)

آؤن طشتری کو دیکھ جانے کا ایک ایسا ہی واقعہ سائری نظریات کے فروغ پانے کے باعث دھندلا چکا ہے۔ 26 جولائی 2002ء کو ناٹھ امریکن ایرو سپیس وائٹس کمانڈ اور نیٹلس کا رڈ کو واشنگٹن کی فضا میں ایک معلوم شے پرواز کرتی ہوئی نظر آئی جو کہ مندر علاقہ میں داخل ہو گئی تھی۔ فوری



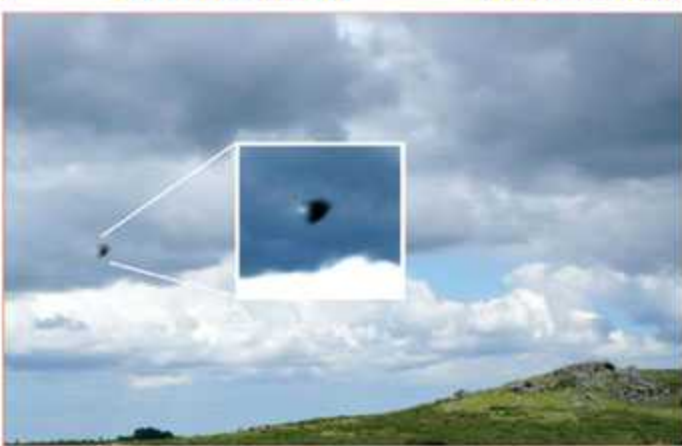
5-کانیکورا (Kaikoura) روشنیوں

نیوزی لینڈ

1978ء میں نیوزی لینڈ کے پہاڑی سلسلے کا نیگورا میں آؤن طشتریوں کو دیکھنے کے واقعات ہوئے۔ 21 دسمبر کو ایک فضا کی شے نے اپنے طیارے کے گرد پراسرار روشنی کو دیکھا۔ یہ آؤن طشتریاں کرائسٹ چرچ اور ونگٹن میں ایئر ٹریک کنٹرول کے رازدار سے پوشیدہ نہیں رہ سکی اور جہاز پر نصب رازدار نے بھی اسے ریکارڈ کر لیا۔ اسی ماہ کی 30 تاریخ کو آؤن طشتری کے ایک ٹکڑے نے ونگٹن کے شے کے کرائسٹ چرچ جاتے ہوئے ان پراسرار آؤن طشتریوں کی فلم بندی کی، ایک بار پھر کرائسٹ چرچ اور ونگٹن میں رازدار نے ان آؤن طشتریوں کی نشاندہی کی، جس کے بعد رائل نیوزی لینڈ ایئر فورس، پولیس اور کارڈر پزروٹری کی مشترکہ فورسز نے اس بارے میں تحقیق کی اور نتائج ونگٹن میں ایک آؤن طشتری کے ٹکڑے کے ذریعہ افکار نے دعویٰ کیا کہ یہ روشنیوں شہاب ثاقب کے ٹکڑوں یا سیارہ زہرہ سے پیدا ہوئی تھی۔

4-جاپان ایئر لائنز فلائٹ 1628

17 نومبر 1986ء کو جاپان کے ایک کارگو طیارے کے سارے مٹلے نے دوران طشتریوں کو اپنے بائیں جانب الٹا سا کی فضا میں پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں نے کارگو طیارے کا اس قدر قریب سے ثاقب کیا کہ ایک لمحے پر عملان کی روشنی سے پیدا ہونے والی تراتر کو اپنے چہرے پر محسوس کر سکتا تھا۔ پہلے وہ آئینک گر گئے تو ایک تیسرا نمودار ہوا۔ فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن نے بھی رازدار پر ان آؤن



طشتریوں کو دیکھا اور مٹلے کو یہ ہدایت نامہ جاری کیا کہ وہ ان شے کا کر دیں۔ لیکن کارگو طیارے نے جب بہت سے سوڑ کاٹے اور تقریباً چار ہزار فٹ نیچے آ گیا تو اس کے باوجود آؤن طشتری چار سو میل تک اس کا ثاقب کرتی رہی۔ 19 نومبر کو جہاز کے مٹلے کا فیڈرل ایوی ایشن ایڈمنسٹریشن نے انٹرویو کیا جنہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ حملہ ہاشور اور پیش و رازدھارت کا حامل ہے۔ اسی برس کے دوران جب پائلٹ نے پریس کانفرنس کے دوران یہ کہا کہ اس نے آؤن طشتری کو دیکھا تھا تو اس کو صدمہ سے بنا دیا گیا۔ 20 جنوری، 1987ء کو امریکی ایئر فورس کے جنگی طیارے نے بھی آؤن طشتری کو دیکھا۔

3-دی سٹیفن ولس روشنیوں، امریکہ

8 جنوری 2008ء کو سٹیفن ولس کے محدود ہاسپٹل نے فضا کی شے میں آؤن طشتری کو پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ کچھ نے یہ دعویٰ کیا کہ فٹ بال کے میدان میں جی پی جی تھی، جب کہ بہت سوں نے کہا کہ یہ تقریباً ایک میل لمبی تھی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ بہت تیزی سے حرکت کر رہی تھی۔ ایک جی پائلٹ نے بھی اس فضا میں تیزی سے اس دھاتی شے کو دیکھا۔ بہت سے عینی شاہدین نے کہا کہ فوجی جہاز نے ڈکڑوں اور طشتری کا ثاقب کیا جو انہیں اسی مقام پر پہنچی گئی جہاں سے وہ آئی تھی۔ اس خبر کی ہی این این کے مشہور رازدھارتی لیڈر ٹنگ لائیو بھی گورنر کی گئی۔ اس تردید کے تقریباً دو ہفتوں بعد کہ علاقہ میں کوئی ایئر کرافٹ پرواز کر رہا ہے، امریکی فضا نے اپنے موقف کو مسترد کر دیا کہ وہ دعویٰ کیا کہ وہ علاقہ میں تیزی سے پرواز کر رہے ہیں جن میں 10 جنگی جہاز بھی شامل ہیں۔

2-بیلیم، مارچ 1990ء

30 اور 31 مارچ 1990ء کی شام گھونڈ (بیلیم) میں کنٹرول رپورٹنگ سٹر کے رازدار نے کچھ ہی گھنٹہ کی آؤن طشتریوں کو پرواز کرتے ہوئے دیکھا۔ بعد ازاں جب دوسری بار بھی رازدار نے ایسی ہی کسی پراسرار شے کی فضا میں موجودگی پر تقریباً 13 ہزار لوگوں نے ان آؤن طشتریوں کو دیکھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ سے زیادہ دور تک رازداری کی سکرین پر نمایاں رہے کے بعد یہ آؤن طشتریاں غائب ہو گئیں اور ایلف 16 طیارے واپس زمین پر آئے۔

لیکنہیتھ۔ بیٹن واٹرز، برطانیہ

اگست 1956ء میں لیکنہیتھ اور بیٹن واٹرز کی ایئر فورس میں پرنسپل رازداری سکرین پر آؤن طشتریاں نمایاں ہوئیں۔ زمین پر بھی لوگوں نے اسے دیکھا اور آسمان کی بلندیوں پر پرواز کرتے ہوئے ایک پائلٹ نے بھی اس کا مشاہدہ کیا۔ یہ واقعہ اس اعتبار سے اظہاریت کا حامل تھا کہ اسے فوج کے لوگوں نے دیکھا اور بہت سے فوجی رازداروں نے اس مہر کو ریکارڈ کیا۔ کنڈون سکرین (یہ عام طور پر آؤن طشتریوں کو محسوس ایک فطری جزو تصور کر رہی ہے) نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ "اس امکان بہت زیادہ ہے کہ کم از کم ان میں سے ایک آؤن طشتری تھی۔" جس کے بعد صدیوں سے جاری مباحثوں میں اضافہ ہو گیا۔ یوں یہ عہد حاضری تاریخ کا ایک انتہائی دلچسپ واقعہ بن گیا۔

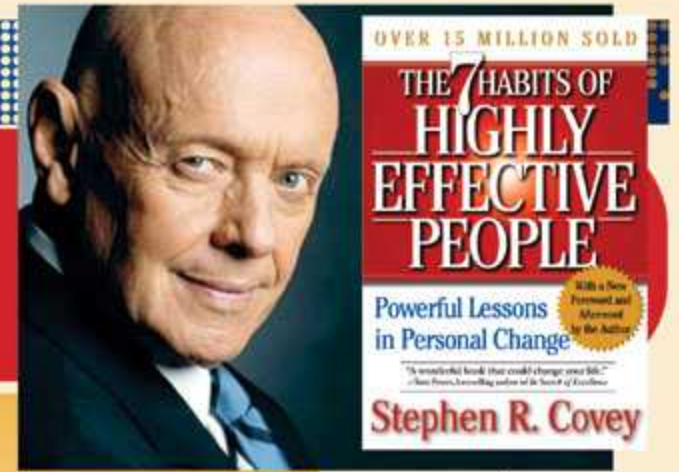


نیشنل انسٹیٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز پیپلز کالونی ڈی گراؤنڈ کی ہسپتال روڈ فیصل آباد

05-10-2013 | NIMS | سہ ماہی کی سرکاری ویب سائٹ

NIMS میچر کالجی وی راؤ عذری ہسپتال روڈ سائنس نیشنل پکنک ہاؤس ایس ایل 05-10-2013


عمر لیبارٹریز
 ڈسٹری بیوٹر کراچی | **حافظ ریڈرز**
021-35210115
 البتہ فریڈریک روڈ کراچی 021-32713295
 سائینس چیمبر، ایف ایف ایف روڈ، کراچی 0300-7831508
 ایمر لیبز، کراچی 0300-3411694
 پتہ: او۔ بی۔س 16458 - کراچی



اپنی زندگی کو ڈیڈ لائن کر افس سے نکالنے

اگر آپ ہر وقت ایمر جنسی میں گھرے رہتے ہیں تو سٹیفن کوڈی کے اس فارمولے پر عمل کریں

یہ ساری باتیں تو سنے ہو گئیں کہ ہر ذرے میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں اور ہم ان کے ساتھ کیسے نبرد آزما ہو رہے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس صورت حال کو بہتر کیسے بنایا جاسکتا ہے تاکہ بہترین اعزاز سے زندگی بھی گزاری جاسکے اور وقت کو بھی بہترین انداز سے منظم کیا جاسکے۔

دوسرے کے تمام سرگرمیوں کی شناخت

سب سے پہلے Q1 اور Q3 میں شامل تمام ارجن کام جنہیں آپ باقاعدگی سے انجام دیتے ہیں ان کی ایک فہرست بنائیں۔ آپ ان چیزوں کو دوبارہ وقوع پزیر ہونے اور ان سے بچنے کے لیے کیا کر سکتے ہیں یا ان چیزوں کو بنگی حالات بننے سے کیسے روک سکتے ہیں یہ بھی تحریر کر لیں۔ یہ ساری چیزیں آپ کی Q2 کی فہرست میں شامل ہوں گی۔

مثلاً اگر ایک طالب علم باقاعدگی سے لکچر ٹوٹ کرے اور گھر جا کر بھی اس کو ایک بار اچھی طرح دیکھ لے تو امتحانات کے دنوں میں جتنا وہ مشکل کا شکار نہیں ہوگا نہ ہی اسے رٹا لگانا پڑے گا۔

اسی طرح اگر ایک گھریلو خاتون کو جب بھی وقت ملے تو وہ کچھ کھانے یا پیرا پیلے سے تیار کر کے انہیں فریئر کرے رکھے جیسے شاکی کباب، سموسے، رول، کھانڈا، کبابیت اور اس قسم کی دوسری اشیاء فریئر کر لیں تو چاہیں تو ایک مہمانوں کی آمد سے خاتون خاتہ پر دباؤ نہیں پڑتا اور وہ مناسب اعزاز سے مہمان نوازی کر سکتی ہے۔

Q2 کی سرگرمیوں کے لیے وقت نکالنا۔
Q4 کی تمام سرگرمیوں پر نظر پڑائی کریں اور ان عادات کو ختم کر دیں۔ اسی طرح Q3 کی تمام عادات کو بھی ترک کر دیں۔
ان سرگرمیوں کو ترک کرنے کے بعد بقیہ آپ کے پاس Q2 میں شامل سرگرمیوں کے لیے کافی وقت بچ جائے گا۔
Q2 کی سرگرمیوں کے لیے وقت نکالیں۔
Q2 میں شامل کاموں کے لیے وقت نکالیں اور اسے کسی اہمیت منیٹنگ کی طرح کیلنڈر پر مار کر دیں۔
نئے کردہ شیڈول کے مطابق اپنی اہمیت منیٹنگ دیں۔
Q1 یعنی پہلے حصے کی سرگرمیوں کو دیکھ کر دیں۔
Q2 پر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے لیے ضروری ہے کہ Q1 کی سرگرمیوں سے دور رہا جائے یا ان پر قابو پایا جائے۔ جب Q1 کی سرگرمیاں کم ہو جائیں گی تو خود بخود Q2 کی سرگرمیوں کے لیے بہت سادہ وقت بچ جائے گا۔

مثالی

اگر آپ باکی کرکٹ مفت پل یاں اہمیت کو کوئی اور اہمیت منیٹنگ میں تو آپ سے گزرنے میں رکھیں گے۔ لیکن اس کا اہتمام آپ کے لیے اس کی اہمیت اور آپ کی ترجیحات پر ہوگا۔ فہرست کے اعتبار سے یہ ایک Q4 کی سرگرمی دکھائی دے رہی ہے۔ جو وقت کا ضیاع ہوتی ہے۔ جو ارجن بھی نہیں اور غیر اہم بھی ہے۔ لیکن یہ ایک Q2 اور اہم سرگرمی بن سکتی ہے اگر آپ اس سرگرمی کو اپنے والدین، بچوں اور دوستوں کے ساتھ وقت کو بہترین انداز میں گزارنے کے لیے انجام دیتے ہیں۔

نی وی دیکھا گیا واضح طور پر Q4 میں شامل غیر اہم کام ہی ہے لیکن اگر نی وی دیکھنے کا مقصد خود کو سڑک سے باہر نکالنا اور ایک مصروف دن کے بعد تازہ دم ہونے اور دماغ کو فریش کرنا ہے تو یہ Q2 سرگرمی بن سکتی ہے۔ یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کاموں کو بالکل صحیح وقت اور درست طریقے سے انجام دیا جائے۔

سٹیفن کوڈی کے اس طریقہ کار کی مدد سے آپ کو یہ سمجھنے میں آسانی ہوگی کہ آپ کے لیے کیا اہم ہے اور آپ کے طویل مدتی مقاصد اور اہداف کیا ہیں اور ان کی تکمیل کس طرح ممکن ہے۔



اگر آپ مختلف منصوبوں اور مقاصد اور

اہداف کو بیکار کاموں کے طور پر دیکھنا شروع کریں گے جب تک کہ آپ ان کی اہمیت دی کے لیے وقت نہیں نکال پاتے تو آپ کے تعلقات اور ساکھ متاثر ہوگی اور آپ کا زندگی پر کنٹرول بھی ختم ہو جائے گا۔ اس لیے اس ذمہ سے میں شامل کاموں سے اجتناب برتنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مثالی

اگر آپ کوئی اہم کام نفلٹا میں مصروف ہیں اور ایک کوئی دوسرا آجاتا ہے تو اس سے ملنا بھجوری بن جاتا ہے۔ لیکن اس ملاقات کی وجہ سے وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور کام سے توجہ بھی ہٹ جاتی ہے۔

اگر آپ اپنے ساتھی کو ٹیک کے ساتھ ایک اہم منیٹنگ کا شیڈول ملے کر رہے ہیں اور اس کے پاس وقت بہت محدود ہے تو آپ اپنے مل بوتے پر اس اہم معاملے سے نمٹنے کے لیے 30 منٹ پر مشتمل ایک ملاقات کے لیے جاتے ہیں لیکن جب منیٹنگ شروع ہو جائے اور اس دوران آپ کا فون بجنا شروع کرے تو آپ فون کی جانب توجہ دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر آپ فون اٹھا لیتے ہیں تو آپ اپنے غیر اہم اور ارجن فون کے لیے نہایت اہم لیکن غیر ترجیحی منیٹنگ کی قربانی دینے کی گئیں کہ ایک محدود وقت میں توجہ طلب معاملات پر توجہ دینا اور ان کا اظہار ہو جائے گا۔

چوتھا حصہ (Quadrant 4)

غیر بنگی اور غیر اہم

اس ذمہ سے میں اسی تمام چیزیں شامل ہیں جو صرف وقت کا ضیاع ہیں اور کچھ بھی نہیں۔ اور اس ذمہ سے بہت زیادہ وقت صرف کرنے سے آپ اپنے بنیادی کاموں، ملازمت کو بچانے والے نقصان اور غیر ضروری کاموں کے تحمل ہو سکتے ہیں

مثالی

معمولی اہمیت کے کاموں کی مصروفیت ہے صرف ویب دیکھنا بہت زیادہ نی وی دیکھنا بہت نی تقریبی سرگرمیاں مکمل کرنا

واضح طور پر پڑھنے اور جاننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے بلکہ ہم اس قابل ہو سکتے ہیں کہ ایک متوازن زندگی گزار سکیں۔ اس کے علاوہ ہماری زندگی میں نظم و ضبط بھی پیدا ہوگا۔ اس پر دباؤ کم ہوگا۔ ہوگا اور مختلف قسم کے بحرانوں اور بنگی صورت حال میں بھی غلط فہمی کا واقعہ ہوگی۔

مثالی

اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لیے چھل خریدنا مشقیں میں صحت کے مسائل سے بچنے کے لیے ورزش اور صحت مند غذا کا استعمال گھر کا زلی میں حرمت کے کاموں کو وقت پر نفلٹا کرنا بھی پڑھنا اور علم حاصل کرنا دوستوں اور خاندان کے ساتھ تعلقی کو مضبوط بنانا اپنی حوصلہ افزائی، صحت اور بھلائی کے لیے وقت خرچ کرنا

تیسرا حصہ (Quadrant 3)

بنگی لیکن غیر اہم

لوگ اپنے وقت کا بڑا حصہ اس ذمہ سے میں اہمیت کے اعتبار سے مبہم چیزوں کو بنگی بنیادوں پر انجام دینے میں صرف کرتے ہیں۔ یہ ذمہ غیر ضروری معاملات سے بھرا ہوا ہے جس میں کاموں میں مداخلت فون کے ساتھ مصروف رہنا اور ای میلنگ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

اس ذمہ سے میں بہت زیادہ وقت خرچ کرنے سے مختلف بحرانوں سے نمٹنے اور دیگر اہم کاموں کی جانب توجہ مرکوز نہیں ہو پاتی۔



اگر آپ کے پاس بنگی یا کم یا ہوا ہے اور آپ اسے مسلسل نال رہے ہیں اور اس کی آخری تاریخ آجاتی ہے تو جتنی طور پر آپ کو بنگی بنیاد پر عمل کرنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ اس دن آپ کو کھٹوں قطار میں کھڑے ہو کر انتظار کرنا پڑے اس کی وجہ سے آپ کا کافی وقت ضائع ہو اور دیگر ضروری کام بھی اس کی وجہ سے دیر ہو جائیں۔

اگر دفتر میں آپ کو کسی اہم اہمیت منیٹنگ کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اور آپ اسے ڈیڈ لائن تک مسلسل نال رہے تھے تو بھینا جب آپ کو اس کی رپورٹ جمع کروانی ہوگی اس دن دیر تک آپس میں بھی بیٹھنا پڑے گا اور کام بھی ڈیڈ لائن میں ہوگا۔ اس سے لطفی کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں۔

اگر آپ کو کیا آپ سے وابستہ کسی فرد کو بارت ایک ہو جاتا ہے تو جتنی بھی بات ہے کہ اسے کسی صورت نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ایک اہم اور فوری عمل کیا جاتا ہے والا مسئلہ ہے۔ اس کا تعلق (Q1) سے جاتا ہے۔ لیکن اگر Q2 کے ذمہ سے میں آئے والی منصوبہ بندی جس میں صحت مند غذا کے استعمال اور ورزش پر زیادہ وقت خرچ کرنے پر زور دیا گیا ہے اس کی جانب مناسب وقت پر توجہ دی جاتی تو یہ بنگی کی صورت حال پیدا ہونے کی نوبت ہی نہیں آتی۔

دوسرا حصہ (Quadrant 2)

اہم لیکن غیر بنگی

ہماری زندگی کا دوسرا حصہ نہایت اہمیت رکھتا ہے لیکن ہم اس پر توجہ نہیں دیتے حالانکہ اگر صرف اسی حصے کو زندگی گزارنے کا نصب العین بنایا جائے تو بہت سی مشکلات اور پریشانیوں سے بچا جاسکتا ہے لیکن اس حصے کو ہم باآسانی نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ ہمیں اپنا زیادہ تر وقت ہی اس جانب صرف کرنا چاہیے۔ اس ذمہ سے میں کاموں کی منصوبہ بندی، روک تھام، صلاحیتوں کی بہتری، تعلقات استوار کرنے، نئے مواقع کو اہمیت دینے اور انہیں جاننے کی صلاحیت ہونا شامل ہے۔ اس ذمہ سے وقت صرف کرنے سے ہماری زندگیوں میں مثبت تبدیلیاں آسکتی ہیں۔ اس سے نہ صرف چیزوں کو

نذر مقصود

”کیا معصیت ہے! آج اتنی اہم منیٹنگ ہے اور اس کا زلی کو بھی ابھی خراب ہونا تھا۔ کئی بار سوچا بھی کہ اسے منیٹنگ کو دکھالوں مگر دوسرے کاموں کی وجہ سے نال رہا۔ اب اگر یہ منیٹنگ شکل ہی تو اتنی اہم بڑس ڈیل ہاتھ نکل جائے گی۔“

”کل بچہ ہے اور میری تیاری تو ابھی آدھی بھی نہیں ہوئی، کاش میں پہلے تیاری کر لیتی۔ چار چھپن میں سے بچہ دیکھنے میں گزار دیں کہ چلو آخری دن سب ہو جائے گا لیکن آج تو بالکل نہیں پڑھا جا رہا، کھو گیا، اتنا زیادہ ہو رہا ہے۔“

یہ روزمرہ میں پیش آنے والے عام واقعات ہیں اور ہم آئے دن اس قسم کی پریشانیوں میں گھرے رہتے ہیں۔ یہ بنگی حالات اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب ہم ضروری کاموں کو اپنی معمول کی مصروفیت اور سستی کی وجہ سے نال رہتے ہیں۔ نتیجتاً یہ سارے کام ڈیڈ لائن آتے پر بنگی صورت حال پیدا کرتے ہیں۔ اگر ان تمام کاموں کو بروقت انجام دے لیا جائے تو تین وقت پر پریشانی نہیں اٹھانی پڑتی۔ وقت کو بہتر انداز میں منظم کرنا بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ کاموں کی اہمیت اور اہمیت کے اعتبار سے انہیں انجام دینے کے لیے مناسب وقت نکالا جاسکے۔ اکثر افراد پریشان رہتے ہیں کہ وہ وقت کو اپنے کاموں میں کس طرح تقسیم کریں۔ اس مسئلے کا بہت ہی خوب صورت حل سٹیفن کوڈی نے پیش کیا ہے جو نامور امریکی تعلیم دان، مصنف اور بڑس مین ہیں۔ سٹیفن کوڈی نے اپنی کتاب The 7 Habits of Highly Effective People میں وقت کو منظم کرنے کے لیے Four

Quadrants کا ایک فارمولہ پیش کیا ہے اس میں انہوں نے وقت کو چار مختلف حصوں میں تقسیم کیا اور ہر حصے کو Q1، Q2، Q3، Q4 کا نام دیا ہے۔ Q1 میں وہ تمام بنگی نوعیت کے کام شامل ہیں جو پریشانی کا پیش خیرہ بنتے ہیں۔ Q2 میں ان کاموں کو شامل کیا ہے جنہیں اگر وقت پر انجام دے دیا جائے تو بنگی کی صورت حال پیدا نہیں ہوتی۔ اسی طرح Q3 میں ایسے کام آجاتے ہیں جو غیر ضروری ہوتے ہیں یا بعض اوقات انہیں پرہیز کرنا جاری بھجوری بن جاتا ہے اور Q4 ہماری زندگی میں شامل ایسے کاموں پر مشتمل ہے جنہیں اگر غیر جتنا میں انجام دیا جائے تو وہ ہمارے قیمتی وقت کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں۔

پہلا حصہ (Quadrant 1)

اہم اور بنگی

ہماری زندگی میں اچانک وقوع پزیر ہونے والے حالات و واقعات ہمیں ہولناک کر دیتے ہیں ان کا شمار اہم اور بنگی نوعیت کے کاموں میں ہوتا ہے۔ اس ذمہ سے میں مختلف حادثات، اہم منصوبے، صحت اور مالی کی بنگی صورت حال وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام وہ چیزیں ہیں جنہیں فوراً انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تمام ان کاموں میں بہت زیادہ وقت خرچ کرنے سے بھی پریشانی اور سڑک سے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا اور آپ مختلف بحرانوں سے نبرد آزما ہونے اور مداخلت سے نمٹنے کے لیے ایک دائرے میں مقید ہو کر رہ جاتے ہیں۔ اس ذمہ سے ہر صرف ہونے والے وقت کو بچانے یا اس میں کمی لانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ اس صورت حال پر قابو پایا جائے اور اپنا زیادہ وقت ان اہم کاموں میں صرف کیا جائے جو اہمیت رکھتے ہیں۔



بی۔ ایم۔ اے فارما کے قرابادینی مرکبات

خالص مؤثر اور صحت بخش

صحت کی حفاظت کا قدرتی انداز حدیوں سے آزمودہ خالص نباتاتی مرکبات کے ساتھ



جوارش انارین	دوا المسک معتدل (ساہ)	اطریشل اسٹوڈوس	جوارش جالینوس	جوارش کمونی	معجون دبیدالورد	جوارش شاہی
جگر اور معدہ کی اصلاح اور ہموک کو بڑھانے کیلئے	دل اور جگر کی تقویت اور افعال کی درستگی کے لیے	قلم کے انحراف کو رفع کرنے اور امراض معدہ کی درستگی کے لیے	امراض معدہ کے لیے اسے اور جراثیم کو دور کرنے اور اعصاب کی تقویت کے لیے	قلم کو رفع کرنے اور معدہ و اعصاب کی درستگی کیلئے	جگر کے افعال اور دم کی درستگی اور جگر و دماغ کو بڑھانے کیلئے	دل، دماغ اور معدہ کے افعال کی درستگی کیلئے



بی۔ ایم۔ اے فارما اوکاڑہ، پاکستان

0442-514023 - 4123

info@bmapharma.com www.facebook.com/BMA Pharma

ماڈل: ایشیا
میک اپ: روزنامہ فنی پا
عکاسی: زاہد صدیقی
ڈائریکٹر: E/CALIAN

دل کشی خود آپ کی ذات میں ہے!



www.lasanipharma.com

نام بھی لٹاٹے معیار بھی لٹاٹے



خریدتے وقت ہوش پر
جدید پلاسٹک لمبیل،
معلوماً قی لٹر پچھو اور
کی کو اٹی سیل
ضرور دیکھ لیں۔

وزن گھٹائیں صحست پائیں

ہر قسم کے موٹاپے کی وجوہات کو کم کرنے کیلئے مؤثر دوا

ان کیل: info@kashanigharana.com | اگرچہ یہ سب کچھ اچھے اور برا کے ساتھ ہے۔

فرومانس

[illegible]

PANACHE



ذہنی ٹینشن

بال فیصل آباد سے کہتے ہیں میں ہر وقت ٹینشن اور ڈپریشن میں رہتا ہوں۔ بڑھائی میں دل نہیں لگتا۔ دل چاہتا ہے زندگی سے دستبردار ہو جاؤں۔ میں کیا کروں؟ نامعلوم خط: فرسٹ ایئر کا سٹوڈنٹ ہوں۔ ذہنی ٹینشن میں مبتلا جب پڑھنا شروع کرتا ہوں سر میں درد ہوتا ہے۔ کیا کرنا چاہیے۔ شہباز علی صاحب ایف اے کے سٹوڈنٹ ہیں۔ پڑھتا ہوں تو یاد نہیں ہوتا۔ ٹیسٹ دیتا ہوں لکھتے وقت سب بھول جاتا ہوں۔

ٹینشن اور ڈپریشن آج کے دور کا تق ہے۔ پیلیڈ پر ٹینشن کا نام بھی نہیں لیا جاتا تھا اب ڈپریشن کا لفظ عام ہے۔ مذہب سے دوری ہمیں نامعلوم کہاں لے جائے گی۔ جو لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ اپنے اللہ سے دعا لکھتے ہیں۔ اس کی رحمت کے طلب گار ہوتے ہیں۔ ان کے چہروں پر سکون ہوتا ہے۔ دعا کرنے سے ذہنی دباؤ اور ٹینشن میں کمی آتی ہے۔ اپنے دل کا سارا بوجھ اتر جاتا ہے۔ ٹینشن سے ڈپریشن، بے چارگی، ٹینشن کے اثرات میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ معدہ، دل، داغ پر اثر پڑتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ سارا جسم تھکاوٹ اور نوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ کچھ لوگوں کو کھانا اور کچھ میٹھی چیزیں پر ریٹرکٹ ہونے لگتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ نیند پوری نہیں ہوتی۔ سبب جسم کی اداسی محسوس ہوتی ہے۔ دنیا کی رنگینیوں سے اکٹھا ہونے لگتی ہے۔ ڈپریشن سے انسان ماہی کے اندھیرے میں ڈوب جاتا ہے۔ ہمارے ہاں قدرت نے سبب میں ایسے عناصر رکھے ہیں جو جسم کی توڑ پھوڑ کو دور کرتے ہیں۔ ایک سبب لے کر اس کا دودھ میں شیک بنائیے اور پیج بھر شہد لکھ کر پی لیجیے۔ یہ آپ کے لیے ایک گھریلو طاقت ور اعصاب کو سکون دینے والا مشروب بن جائے گا۔ دس چدرہ دن یہ مشروب پینے سے فرق پڑ جائے گا۔

اسی طرح لیوں کا رس پورے جسم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ایک بڑا لیون لے کر رس نکال لے اس میں ایک بڑا چمچہ شہد ملائیے۔ سات دن کھنٹی کے کھار کے یہ حیران شربت پی لیجیے۔ اٹھ، پچھلی، بات اتانق وغیرہ میں دامن بنی ہوتا ہے۔ جو ڈپریشن کے لیے مفید ہے۔ اپنے آپ کو کام کو مصروف رکھیے۔ نماز کے بعد قرآنی آیات ضرور پڑھ کر آنکھیں بند کر کے دعا کریں سکون مل جائے گا۔ شہباز آپ رات کو سات باہم اور ایک بڑا چمچہ شمش آدھے گلاس پانی میں بھگوئیے۔ صبح باہم کھائیے۔ کشش کھا کر پانی بھی پی لیجیے۔ دو کیلے دن میں کسی وقت کھائیے۔ فائدہ ہوگا۔

صغیر ویا نو شیریں سینئر لکھاری اور ایڈیٹر ہیں، ان کا تعلق دہلی کے معروف سادات خاندان سے ہے، شیریں صاحبہ بلا کی سکھ اور سلیقہ شعرا خاتون ہونے کے ساتھ ہر بل میڈیٹن میں مہارت رکھتی ہیں۔ وہ بچوں کے لئے سینکڑوں اور کوکنگ پر درجنوں کتب کی مصنف ہیں۔ ان کا گھریلو مشوروں پر مبنی کالم ”آپ بھی پوچھئے“ ہر ہفتے روزنامہ دنیا کے سنڈے میگزین میں شائع ہوتا ہے۔

آپ بھی پوچھیے

بہت علاج کیے فرق نہیں پڑا۔ ایک نامعلوم عمر 18 سال چہرے پر باریک دانوں کی شکایت کر رہے ہیں۔ گوبرانوہ سے ایک نامعلوم منہ پر بیکہ اور بلیک ہیڈز کا مسئلہ بیان کر رہے ہیں۔ مشہور علی عمر 17 سال اسلام آباد منہ سے چہرے پر داغ اور داغ ہیں۔ عارف محمود بکھرے چہرے کے داغ دھبے اور سانولے رنگ کا پوچھتے ہیں۔ جہانگیر خان جھنگ سے کہتے ہیں دوسال سے چہرے پر داغ ہیں احمد ذی آئی خان سے پوچھتے ہیں چہرے پر نکل جیوں اور نشان۔ صل تاپے۔ جبکہ عمر 27 سال واہ کیت سے چہرے پر نکل داغ ہاؤں کی شکایت کر رہی ہیں۔ 6 سال سے مسئلہ ہے۔ ذہرہ شیخ پورہ سے پوچھتی ہیں چہرے پر بہت داغ دھبے ہیں رنگ کالا ہو رہا ہے۔ ایک نامعلوم کلاہ سے میری بیوی کی عمر 50 سال ہے۔ رنگ پیلے صاف تھا اب چھانیاں گہری ہو رہی ہیں۔ چہرہ خراب ہو گیا ہے اور داغ نکل رہے ہیں۔ آ من فیصل آباد سے چھانیاں کا پوچھتی ہیں۔

داغ ہمیشہ پکلی جلد پر نکلتے ہیں آپ پانی زیادہ پئیں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ چھانیاں کے لیے سیاہ صل اٹھتے ہیں۔ بازار سے سیاہ صل لا کر چیں کر رکھ لیں۔ دودھ میں ملا کر کڑھا پیٹ بنا لیں۔ چہرے پر لگا لیں۔ ایک گھنٹہ بعد منہ دھو لیں۔ اس سے بھی چھانیاں دور ہوتی ہیں۔ کچھ لڑکیاں رات کو لگا کر سو جاتی ہیں۔ لہذا کلاہ کا کٹ کر چہرے پر پیٹ لیں۔ پکلی جلد کے لیے مفید ہے۔ اسی طرح کھیرے کے قیتلے سے جلد صاف ستھری ہو جاتی ہے۔ کوڑی لڑکیاں بھاری کے ہاں ملتی ہیں۔ ان کو جاکر چیں کر سٹوف رکھ لیں یہ سٹوف لیون کا رس اور چھانیاں چھ عرق کھاب میں ملا کر چہرے پر سٹوف سمیت لگائیے داغ دھبے دور ہو جائیں گے تقریباً آدھا چائے کا چمچہ کوڑی کا سٹوف۔ ایک چمچہ لیون کا عرق اور چھانیاں چھ عرق کھاب کا عرق ہوتا چاہیے بعد میں منہ دھو کر کھاب کا عرق مل لیں۔ پکلی ہوئی زرد ناچانیاں کا رس یا اس کا کلاہ کٹ کر داغوں پر پیٹیں۔ کپے نایل کا پانی بھی کھل کھم کرتا ہے۔ اسی طرح پکا ہوا پچھا جلد کے لیے بہت مفید ہے۔ اس کا گودا اچھی طرح میٹش کر کے چہرے پر دس چدرہ منٹ کے لیے لگائیے۔ عادت جلدی کا کلاہ کٹ کر پانی کے ساتھ مہاسوں اور نکل پر لگانے سے فرق پڑ جاتا ہے، چھانیاں کے لیے پکا ہوا کیلا لیں۔ آدھا خود کھالیں۔ پانی کو کٹانے سے صل میں اس میں خرپوزے کے پے ہونے سے چھانیاں تقریباً آدھا چمچہ اور اسے چھانیاں پر کڑھا کر کڑھا کر ماسک کی طرح لگائیے۔ شنگ ہونے لگے تو منہ دھو لیجیے۔ رات کو سوتے وقت گھیکوار کا گودا دانوں پر لگائیے۔ قدرت نے اس میں ایسے عناصر رکھے ہیں جو جلد کو صاف ستھرا کرتے ہیں۔ داغ دھبے دور کرتے ہیں۔ باقاعدگی سے لگایا جائے تو نکل مہاسے داغ دھبے چھانیاں دور ہوتے ہیں۔ صاف شفاف اور خوبصورت جلد کے لیے گھیکوار اور صابن کیل مہاسے زیادہ ہوں تو آپ ایک بڑا چمچہ گودا پندرہ روز لگ لیں تو زیادہ فائدہ ہوگا۔ رنگت بھی صاف ہوگی حرا اصغر لاہوری ان مشوروں پر عمل کریں۔ کالج سے جب گھر آئیں تو منہ دھو کر آپ کھیرے کے قیتلے چہرے پر پیٹ لیں اور آنکھوں پر رکھ کر پانچ دس منٹ کے لیے لیٹ جائیے چہرہ صاف ہو جائے گا۔ پکلی جلد والوں کو بار بار منہ دھو چاہیے۔

چہرے کے دانے



چہرے کے دانے

چہرے کے نشانات

میری بیٹی ردا کی عمر 12 سال ہے چہرے پر چکن پاکس اور ناخوش کن نشانات ہیں۔ ناک کی ہڈی بھی ٹیڑھی ہے۔ اس کے لیے گھریلو طور پر تھائیے۔ والدہ ردا۔

آپ گھر میں گھیکوار کا پودا منگا کر رکھیے۔ تھوڑا سا نکلا دھو کر کٹ کر گودا نکال کر چہرے کے نشانات پر دن میں دو تین بار لگائیے۔ سوکھ کر پتہ بھی نہیں پیٹے گا۔ دو چار مہینہ مستقل لگائیے۔ گھیکوار کے گودے میں یہ خاصیت ہے وہ نشانات دور کر دیتا ہے۔ مستقل مزاجی سے لگنا پڑتا ہے۔ ناک کی ہڈی ٹیڑھی ہونے کے لیے آپ پیلے ڈاکٹر کو دکھائیے ناک کے اندر دو بڑھ جائیں تو نیم کے پتے پانی میں پکا کر پھان کر نیم گرم پانی میں ڈرا سا لکھ ملا کر ناک میں دھو کی طرح ڈالتے ہیں۔ انکس بائیں روز رات کو سونے سے پہلے کرنے سے بہت فرق پڑ جاتا ہے۔ فیصل آباد سے ثناء کے چہرے پر ناخن کا نشان ہے دو بھی گھیکوار کا گودا لگائیں۔ کم ہو جائے گا۔ کرن لاہوری یہ نوٹ استعمال کریں۔

وزن بڑھانا چاہتا ہوں

یاسر پھولان پیر پک سے پوچھتے ہیں وزن بڑھانے کا کوئی طریقہ بتائیے۔

آپ تو خود پھولان ہیں۔ دودھ، دہی، بادام، گوشت خوب کھاتے ہوں گے۔ پھولانی میں بھی اب داؤ پیچ سیکھتے پڑتے ہیں۔ مہارت پھرنی کی ضرورت ہوتی ہے وزن بڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں۔ صحت اور پھر پیتا پن ہوتا چاہیے۔ وزن بڑھ جائے تو پھر اسے کم کرنا مشکل ہوتا ہے۔ پہلے اکھاڑے ہوتے تھے وہاں بھی وزن اٹھایا جاتا تھا۔ ورزش ہوتی تھی۔ اس کے ساتھ غذا پر زور دیا جاتا تھا۔ اب تو مہنگائی کا زمانہ ہے۔ نہ وہ غذا ہے پھولانی کے لیے شروع سے ہی تربیت کی جاتی ہے۔ آپ پھل کھائیے۔ آم کھا کر دودھ پیئیں۔ کیلے کا ملک شیک بنا لیں۔ بادام دودھ لیں وزن بڑھ جائے گا۔



ٹانگوں پر نشان

باریہ لاہور سے کہتی ہیں میں نے اپنی ٹانگوں پر ہتھکڑیاں استعمال کیا تھا جس کی وجہ سے ٹانگوں پر نشان پڑ گئے ہیں جسے مسام کھل گئے ہیں، ڈاکٹر کو دکھایا مگر مسئلہ حل نہیں ہوا، چار سال سے یہ نشان ایسے ہی ہیں ختم نہیں ہو رہے۔

نشان کے لیے گھیکوار کا گودا مفید ہے، اس کی شاخ پیچ میں سے تراش کر آپ دونوں ٹانگوں پر اس کا گودا لگائیں، گھنٹہ دو گھنٹہ بعد نہا لیجیے، نیم کا مسام مل جاتا ہے۔ اس سے ٹانگیں دھوئیں، نہ لے تو مہندی اور نیم کے پتے پکا کر پانی چھان کر رکھ لیں، ٹانگوں پر یہ پانی لائیں۔ ہر چہرے کے استعمال کرنے کا طریقہ ہوتا ہے، آئندہ احتیاط کریں، گھیکوار کا گودا آپ کو مسلسل لگانا پڑے گا، اسی سے آپ کا مسئلہ حل ہوگا، جب تک نشان ختم نہیں ہوں آپ گودا لگاتی رہیں۔



ہونٹ خراب ہو رہے ہیں

بادیہ کہتی ہیں میرے ہونٹ خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ بہت کوشش کی مگر ٹھیک نہیں ہو رہے۔ مونے ہو رہے ہیں منہ دھوتی ہوں تو پھینکے اترتے ہیں پھر بولنے میں بھی مسئلہ ہوتا ہے بہت چیزیں آزما لیں کوئی فائدہ نہیں ہوا ہے۔

بادیہ: آپ رات کو سوتے وقت روٹی میں تیل لگا کر ناف کے اندر رکھیے صبح نکال دیجیے۔ دس گیارہ دن میں ہونٹوں پر ملامت آنے کی زحان کا تیل ہوتا ہے پھر دس دن سرسوں کا تیل بھی کام آ سکتا ہے ایک دودن نہیں بلکہ مستقل پتہ بنتے کریں تاکہ ہونٹوں کی خشکی ختم ہو جائے۔ آپ کے ہونٹ گرمی میں پھٹ رہے ہیں۔ مالا مالک سردی کے موسم میں ہونٹوں کا مسئلہ ہوتا ہے۔ ہونٹ خشک ہو کر پھٹتے لگتے ہیں ان پر خشکی کی وجہ سے جڑی جم جاتی ہے۔ چھلکے اترتے ہیں۔ خراش ہوتی ہے اور ہونٹ سوج جاتے ہیں۔ کھانے پینے میں دقت ہوتی ہے۔ دامن ای کی کمی سے ایسا ہوتا ہے۔ آپ ہونٹوں پر بادام کا تیل یا زھن کا تیل لگا سکتی ہیں۔ خواہن دودھ کی بالائی بھی دن میں تین چار بار لگا کر فائدہ اٹھاتی ہیں۔ سب کے سب چھوٹ کر ہونٹوں پر لگاتے ہیں۔ خالص گھی یا کھنکھی ہونٹوں پر لگائیں گے تاکہ دوزم رہیں۔ ہونٹوں پر بار بار زہان نہ لگیں، زہان کو ہاتھ سے چھوئیں۔ ناف میں تیل لگانے سے دوزم رہیں گے۔

ماہانہ مسائل

نور عبیدہ لید سے۔ (ث) فیصل آباد۔ عائشہ، ازکی کے مسائل ہیں۔

آپ لوگ جو ابھی پتہ لکھا ہوا الفاظ ضرور سمجھا کریں تاکہ آپ کے قریب ہی کسی کا پتہ دے سکوں ہر ایک کا مسئلہ مختلف ہوتا ہے۔ نو عمر بچیوں کو چاہیے اپنی والدہ سے بات کریں۔ اخبار در سالے اور اشتہاری چیزوں، مٹی سٹائی باتوں پر عمل کر کے صحت خراب نہ کریں۔ ہمارے ہاں ماؤں کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ بچیوں پر نظر رکھ لیں اور ان کو صحیح معلومات فراہم کر سکیں۔ اگر ان کا کوئی مسئلہ ہے تو لیڈی ڈاکٹر سے بات کریں نو عمر بچیوں پر خاص توجہ دینی چاہیے۔ پانی، طہارت، غسل کے متعلق بتانا چاہیے۔ ان کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ بہت کم کھائیں انہی ہیں جو بچیوں کے معاملے میں بہت محتاط رہتی ہیں۔ دوست بھر دین کر ان کے مسئلے میں دلچسپی لیتی ہیں۔

کمزوری

کاشف عمر 18 سال بہاولنگر سے کہتے ہیں فلفلا عادات کی وجہ سے بہت کمزوری ہو گئی ہے اس کے لیے بتائیے۔ حافظہ زبوان سرگودھا سے کمزوری کی شکایت کر رہے ہیں عمر 18 سال ہے۔

پینا آپ کی بات مجھے بہت اچھی لگی کہ آپ کو فلفلا عادات کا احساس ہو گیا ہے۔ ابھی کچھ نہیں بگڑا۔ آپ کی کمزوری قدرتی طور پر بحال ہو سکتی ہے۔ تو بہ کریں۔ رات کو زیادہ دیر تک ٹی وی نہ دیکھیے۔ خصوصاً ایسے پروگرام جس میں آپ کی صحت پر اثر پڑتا ہو۔ ایسے دوستوں سے کنارہ کشی کریں جو رات گئے ایسے پروگرام دیکھتے ہیں۔ نماز پابندی سے پڑھیے۔ صبح کی سیر کریں۔ صبح چار پانچ بجواریں نہار منہ کھائیے پھر آدھ گھنٹہ بعد ناشتہ کریں۔ کھجور قدرتی طاقت بخشن غذا اور دوا ہے۔ اس سے کمزوری دور ہوگی۔ آپ کو لا مشروہ بات اور ٹھیکری کی اشیاء نہ لیں۔ رات کو آپ سات باہم کھائیے اور دودھ پی لیجیے۔ اس عمر میں کسی دوا کی ضرورت نہیں سوائے اس کے اپنی قوت ارادی کو بروئے کار لاتے ہوئے فلفلا عادات سے چھٹکارا حاصل کریں۔ عطائی کھیں اور اشتہاری دواؤں کے چکر میں نہ پڑیں۔ دو کیلوں کا ملک شیک ضرور پیا کریں۔ اس سے بھی آپ کی کمزوری دور ہو جائے گی۔



بھوک بہت لگتی ہے



ملک انظر بھر سے پوچھتے ہیں مجھے بہت ہموک لگتی ہے۔ فلک ہے میرے ہیٹ میں کیزے ہیں۔ اس کے لیے اچھا سا طالع بتائیے۔

آپ کو بھوک بہت لگتی ہے تو آپ نے سوچ لیا ہے کہ کیزے ہیں۔ کیزے کی طرح کے ہوتے ہیں اور انظر نظر آ جاتے ہیں، بڑے لوگوں کی ریل سوتے وقت بگٹنے لگتی ہے۔ ناک میں مچھلی محسوس ہوتی ہے۔ پیٹ بھول جاتا ہے۔ گھریلو علاج تو میں نے آزمایا ہے رات کو کھانا چھوڑ دیں شام کو مغرب سے پہلے تین چار کپے ہوئے آدھ کھائیں۔ اسی طرح خواتین کدوے کے کرائے کے باریک ٹکڑے کاٹ کر سایہ میں سکھا کر کوٹ کر گھسی ہیں اور نظر بچاؤ تولے لے کر چھینی اور پانی ملا کر پلاتی ہیں۔ اس سے بھی کیزے ختم ہو جاتے ہیں۔ کرے پیٹ کا جوس اور کرے کھانے سے قاعدہ ہوتا ہے۔ صبح نہار منہ جن جوئے دینی بسن کے پھل کھائے۔ تازہ نارمل اچھا ہے۔ آج کل کیزوں کے لیے بڑی اچھی دوا اڈاکرو دیتے ہیں۔ آپ جا کر ڈاکٹر کو کھار لے سکتے ہیں۔ دھاری طب میں بنی ٹائی اویا دیا متیاب ہیں۔ کسی بھی اچھے دوا اخانے سے لے کر کھائے۔ حضانہ صحت کے اصولوں سے ہٹ کر کھانا پینا جانے تو یہ مسئلہ ہو جاتا ہے۔ مگر اس کا علاج کیا جائے تو یہ کیزے ختم ہو جاتے ہیں۔ کمبلہ کا استعمال گاؤں دیہات میں بھی کیا جاتا ہے۔ گویا گڑ کے چاول کھاتے ہیں۔ تقریباً گرام کمبلہ تھینے دودھ کے ساتھ رات کو کھاکر صبح کھسٹر آئیں دودھ میں تقریباً چار ڈیڑھ چھو ملا کر دیتے ہیں۔ اس سے بھی کیزے نکل جاتے ہیں۔ آدھ آزمائے ہوئے ٹوکے ہیں۔ اب کمبلہ گولیوں میں بھی لیا جاتا ہے۔ دوا خانے سے لے لیجیے۔

بچہ بولتا نہیں ہے

ناخن

آپ نے پوری بات نہیں سمجھی۔ آپ کا نغمہ بڑھا جائیگا جس میں یا ویسے ہی کزور کا نغمہ ہیں۔ بہر حال آپ تعلیم کی ذمہ داری اٹھائیں، تعلیم کھا سکیں۔ دودھ و دھنم لیں۔ لیکن کارس کا نغمہ کو مضبوط کرنا ہے۔ تمہیں چار لیکن بات یہ ہے کہ میں رات کو پانی ڈال کر بھگوں۔ صبح اسی پانی میں انکھیاں ڈال کر لیکن نکال کر چھیلیں۔ بعد میں اسی پانی میں کاغذ چھینٹ بھگوں۔ پھلوں کے سرے میں مہندی کے پتے ہیں کہ کاغذ پر لگا دیں۔ مضبوط ہوں گے اسی طرح لیکن کارس انکھوں کے تیل میں ملا کر رات کو سونے وقت کاغذ پر لگا دیں۔ دن میں بھی آپ زخموں کا تیل کاغذوں پر لگا سکتی ہیں۔ تعلیم کھا سکیں گی تو فرق پڑ جائے گا۔

آپ کو کسی ایسے ڈاکٹر سے ملنا پڑے گا۔ بچپن میں بھی بخار ہوا ہو اور ناسلوں کا گلے کا مسئلہ ہو۔ ہارمونز کی کمی ہو۔ اس کی وجہ سے ال ٹیسٹس آ رہے۔ جن کے ہال کم ہوتے ہیں وہ ہار ہار چہرے پر شیعہ کرتے ہیں تاکہ ہال چہرے آ جائیں۔ طیب لوگ دوا اور غذا کے بطور کچھ دے کھلا کر دیکھتے ہیں۔ ایک کچھ دھڑلے کر کے معمولی سے بھی کھی فرما لی کرتے ہیں اور اس میں بس بیازنک کر دھاتے ہیں۔ معمولی سائنک کالی مرچ چھڑک کے کھلاتے ہیں۔ اس طریقہ علاج میں ہارمونز جوڑ دیے جاتے ہیں تاکہ قاعدہ ہو۔ آپ مطلقاً ٹیکسوں سے رابطہ مت کریں بلکہ ڈاکٹر سے بات کریں۔

برائے خط: روزنامہ دنیا، میگزین بکس 8A۔ ایف روز بلاک 402
ایس ایم ایس: 4466-444-0344

حکومت سے منظور شدہ
ایک اور دو سالہ
ڈپلومہ پروگرامز

فصلاتی نظام تعلیم (ہوم سڈی) کے طریقہ کار کے مطابق گھر بیٹھے تعلیم، ہنر اور بہتر روزگار، حکومت سے منظور شدہ پروگرام بذریعہ خط و کتابت

اگر آپ کسی بھی شعبہ یا پیشے سے منسلک ہیں اور کم از کم 2 سے 4 سال کا عملی تجربہ رکھتے ہیں تو ٹریڈ میسٹنگ کے بعد حکومت سے منظور شدہ واپلو میں جو کاپ اندرون اور بیرون ملک ملازمت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ عملی تجربہ یا ایڈفرانچسز کے لئے حکومت پاکستان سے منظور شدہ واپلو میں حاصل کریں۔

پاکستان کے سرکاری و غیر سرکاری ادارہ جات کے علاوہ سعودیہ، مسقط، بحرین، دبئی، انگلینڈ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں ملازمت کے حصول میں معاون پروفیشنل ڈپلومہ کورسز

ای سی سی / انٹر سائنڈ ایکسپریس ٹیلی ویژن پیشیت گیسٹر ٹیلی ویژن (انٹرنیٹ) کاسٹی اسٹینڈ نمبر واکری بطریزی اسٹینڈ ہاسٹل منجمنٹ لیب اسٹینڈ میڈیکل ٹیلی ویژن فٹ ایڈ میڈیکل کلینکل نیورل سٹینڈ فرسٹ منجمنٹ

ایک / دو سالہ ڈیپلومہ آف اسٹنٹ انجینئر (DAE)

[illegible]

پیشگفتار

انفرتھل مارکیٹنگ	سرٹیفائیڈ اکاؤنٹنٹ
اکھ ٹیکس اینڈ بیل ٹیکس	اکاؤنٹنٹ کارپوریشن
لیجر اکاؤنٹنٹس	ریٹرننگ اینڈ انشورنس
پروجیکٹ پلاننگ مینجمنٹ	بینکنگ اینڈ انشورنس
فنانس مینجمنٹ اینڈ پالیسی	پرنٹس اکاؤنٹنٹ
اسٹاک بینکنگ	پبلک ریٹیننٹ مینر
بینکنگ اینڈ ٹرانس	سیلز مینجمنٹ
آفس ایڈمنسٹریشن	ویمن رائٹس
پروجیکٹ مینجمنٹ	سپر ریٹیننٹ مینر
فنانس مینجمنٹ	کمرشل بینکنگ
ایچ آر ایم	طبیعی کیڈمیکس مینجمنٹ
فائیکرو انکس	مینجمنٹ انڈر مینٹن سسٹم
کوائٹ مینجمنٹ سسٹم	سوشل ورک
باسن ایملی مینجمنٹ	ٹائم ہارڈس مینجمنٹ

چائے اور ملائیشیا میں ڈاکٹر اور انجینئر بنیں

LAHORE OFFICE:
Ph: 042-35872626-7-8
Call: 0313-477 73 31

انکس میڈیم تعلیم
NOC حاصل کریں
لوگوں کیلئے الگ ہنسل

چائے یونیورسٹی فورم
CUP

چائے یونیورسٹی فارم سے جوائنٹ فارم ہے۔ سالانہ یونیورسٹی سالانہ ہنسل میں 2,10,000 روپے



ثاقب ملک

انعام الملحق تھا، وانعام اپنے رواجی ست انداز میں خرماں
خرماں، بے دلی سے نکھیل رہا تھا۔ وہ زیادہ اچھی قارم میں تھا
اسی اور لڈ کپ میں اُنھی سے بہت بری کارکردگی دکھائی اور 6
تقریب میں وہ صرف 19 رنز بنا سکا تھا۔ فوجان انگلش فاسٹ
اور تیز گیند چھینگی، یہ گیند آف سٹپ کے ذریعہ جرحی اور مزید
بڑی جانب کھم رہی تھی۔ یہ بالنگ و شب ایک اچھی لینتھ پر
بڑی مشکل بال تھی۔ انعام اس کے اننگل اور سوئنگ سے
بھوک کھا گئے۔ پہلے لگ ساڑھے پچھٹے کے لئے اپنے جسم کو تیار
کیا اور آخری لمحوں میں انھیں احساس ہوا کہ یہ بال ایک سائیز
پر نہیں پھیلی جاسکتی لیکن اس وقت تک وہ یہ سوچتی تھی۔ گیند نے
ٹپے کا کنارہ لیا اور سٹپ میں تک ٹائٹ کے باضوں میں چلی
گئی۔ پہلی اہم ترین وکٹ انگلینڈ نے حاصل کر لی تھی۔ اگلا نمبر
لڈ یوسف (اس وقت یوسف بوجا) کا تھا جو اس وقت اپنے
کیئر بکری کی بہترین قارم میں تھا۔ انگلش ٹیم کے کوچ وکٹن فیلڈ
اور ناصر نے یوسف کے لئے پہلے سے ایک پلان تیار کر رکھا تھا
کہ اسے اننگز کی شروعات میں غل لینتھ بال کرنی ہے۔۔۔
فوجان چنڈرن نے اپنے کوچ اور کپتان کو باؤس نہیں کیا اور
ایک ناقابل یقین حد تک خوبصورت گیند چھینگی۔ وہ ہوا میں
ایک سٹپ سے سوئنگ ہونا شارت ہوئی اور پارک لینتھ پر آ کر
آف سٹپ کو بہت کر گئی، یوسف کے پاس مایوسی میں سر ہلانے
کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اسے جھج چنڈرن نے بولڈ کر دیا تھا
وہی ایڈمرن آج شین کے کائل ”نمبرون“ فاسٹ بولر کا
سب سے بڑا حریف ہے۔

پاکستان اور انگلینڈ کا ورلڈ کپ 2003 کا اہم گروپ میچ چل رہا تھا۔ یہ میچ آج دو حوالوں سے تاریخی اہمیت کا حامل بن چکا ہے۔ ایک تو شعیب اختر نے اس میچ میں پہلی وین 100 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند بھیجی اور دوسری بات ایک نوجوان فاسٹ بالر کا ظہور تھا جس نے اگلے 10 سال تک انگلش بولنگ کو طاقت بخشی تھی۔ انگلینڈ کی ٹیم ریٹنگ کر چکی تھی اور اب پاکستان کی باری تھی۔ ناصر حسین کی انگلش سائیڈ کے بالرز ٹائٹس ان ہو جانے کے بعد بہت پر اعتماد محسوس کر رہے تھے۔ ان کا یہ اعتماد غالی غولی نہ تھا۔ کیپ ٹان کے میدان کی یہ تاریخ رچی ہے کدرات کے وقت وہاں گیندز یاد دہانگ کرتی ہے اور اکثر اوقات دوسری ریٹنگ کرنے والا سائیڈ کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور وہ بھی جی، ایک میں سالہ پر کشش شخصیت کے مالک ایک شارنگ ڈوئی کے بالر نے گیند قحی۔ اس کے سامنے پاکستان کا سب سے مستعد بلے باز

صرف 30 دن میں
قد بڑھا نہیں
جتنا آپ چاہیں



32 سال کی عمر تک اب آپ بھی اپنے قد میں "5" تا "8" تک اضافہ کر سکتے ہیں

چھوٹے قد والوں کیلئے بڑی خوشخبری

کیا چھوٹے قد اور کمزور صحت کی وجہ سے اکثر آپ کے بیٹے اور بیٹیوں کے رشتے نہیں ہو پاتے۔ کیا چھوٹے قد کی وجہ سے آپ سسرال اور شوہر کے طعنوں کا شکار ہو کر پریشان ہیں۔ کیا آپ کو چھوٹے قد اور کمزور جسم کی وجہ سے نوکری نہیں مل رہی۔ چھوٹے قد اور کمزور صحت آپ کی صلاحیتوں کو زنگ لگا دیتے ہیں تو پریشان ہونا چھوڑ دیں



HeightPlus
Natural Research Laboratory
GERMANY

مکمل کورس پینٹنگ 1 ماہ
Rs.1200

گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0332-7770707 - 0331-7770707

پچکے گال، کمزور جسم چند دن میں موٹا اور خوبصورت



جسم کو سمارٹ، پرکشش اور خوبصورت بنائے، چہرے کے ڈینٹ نکال کے خوبصورت اور گول بنائے ہڈیوں کو کیلشیم فراہم کر کے، بھوک بڑھائے، غذا کو جذب و بدر بنا کر خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کرے کمزور جسم کو موٹا کر کے پتلے پن سے ہمیشہ کیلئے نجات دلائے

فائدہ نہ ہو تو رقم واپس

کالی رنگت سے چھٹکارا۔۔۔! ایمان گولڈ کورس Rs.1200

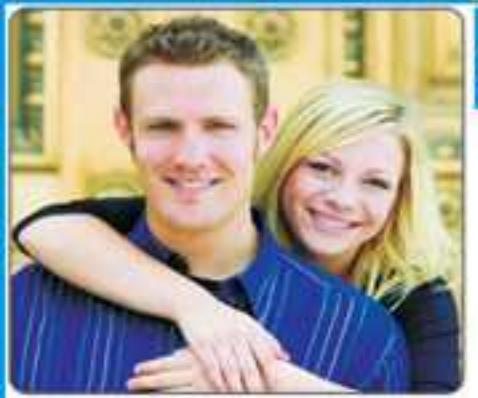


چہرے کے دانے، داغ دھبے، چھائیوں، کالی رنگت ہر قسم کے داغوں کا مستقل علاج، صرف ایک ماہ کے استعمال سے آپ کی رنگت نکھر جائے گی اور آپ اپنی گوری رنگت کو محسوس کیے بغیر نہ رہ سکیں گے۔

1200- فاسٹ فیت

0342-7776660 گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں

0331-7770707 گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں



کمزور جراثیم، بانجھ پن اور ہر طرح کی کمزوری کا مکمل علاج

بے پناہ طاقت فوری رزلٹ کستوری کورس

ماہرین کی کاوشوں کا نچوڑ، ایک ایسا ذواثر فارمولا جس سے اب تک ہزاروں مریض صحت یاب ہو چکے ہیں بے اولاد حضرات کیلئے پیغام شفاء مایوس اور لا علاج مریض ایک دفعہ کستوری کورس ضرور استعمال کریں

قیمت 1500 روپے

0342-7776660 گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں

شوگر کا علاج کل نہیں آج شوگر کے مریضوں کیلئے میٹھی سی خوشخبری



شوگر یا تو موت دیتی ہے یا موت جیسی زندگی

لیبلے کا علاج کروائیں اور زندگی صحت مند اور تندرست گزاریں

شوگر جیسی مہلک بیماری سے ہمیشہ کیلئے نجات، شوگر کی وجہ سے ہونے والی بیماری خرابی خون ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خراب ہونا، پنڈلیوں کا درد، جوڑوں کا درد، طاقت کی کمی، سستی کا مکمل علاج، اپنی کھوئی ہوئی پرست گھریلو زندگی کو دوبارہ شروع کریں، ذیابیطیس شکری آنے میں یہ دوا مفید ہے اور بار بار پیشاب آنے کو مکمل کنٹرول کرے، شوگر کو چند دن میں کنٹرول کر کے لیبلے کے افعال کو درست کرے اور انسولین کی پیداوار کو بڑھائے

شوگر کیئر کورس
Rs.1600

0311-7776660 - 0336-7776660 گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں



نہ ڈائیننگ نہ پرہیز نہ ورزش

موٹا پا ختم، بڑھا ہوا پیٹ جسمانی فالتو چربی گارنٹی ختم

- پیٹ کی فالتو چربی اور جسم کا بھاری پن دور کرتا ہے۔
- معدہ جگر کی خصوصی اصلاح کر کے بھوک کی کمی گیس اور قبض دور کرتا ہے۔
- موٹے بھدے بے ڈول جسم کو ڈبلا پتلا اور سڈول بناتا ہے۔
- 5" تک کم کر کے یورک ایسڈ اور جوڑوں کا درد ختم کرتا ہے۔

1200 روپے 1 ماہ 16 سیم کورس
2200 روپے 1 ماہ 16 سیم کورس

0302-7776660 گھر بیٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں

نشے سے چھٹکارا۔ زندگی کو سہارا



کیا آپ نشے کی وجہ سے بڑی محبت کا شکار ہو چکے ہیں کیا نشے کی بری عادت آپ کو بے چین کرتی ہے کیا آپ نشے کی بری عادت چھوڑنا چاہتے ہیں کیا آپ آپ کا کوئی دوست یا رشتہ دار اس بری عادت میں مبتلا ہے

نشے سے علاج کا فیصلہ کل نہیں آج

مثلاً: شراب نوشی۔ سگریٹ نوشی۔ الکوہل۔ افیون۔ چرس۔ پان گھٹکا۔ شیشہ نسوار۔ کوکین۔ ہیروئن بری سوسائٹی وغیرہ کا مکمل اور مستقل علاج

Stop Addiction

گھریلو جھگڑے، بری سوسائٹی، احساس کمتری طلب جو، بری عادتیں، خند وغیرہ کا مکمل علاج

2500 قیمت کورس

یہ پروڈکٹ گھر بیٹھے حاصل کرنے کیلئے اس نمبر پر رابطہ کریں

0341-7777000 , 0342-7777000

ہمارے ہاں ٹیلنٹ کی نہیں ٹیکنیشنز کی کمی ہے، جب تک حکومت فنون لطیفہ کے لیے سنجیدہ نہیں ہو کر اس کو صنعت کے طور پر تسلیم نہیں کرے گی تب تک بہتری نہیں آسکتی

بچپن میں شرمیلا، لیکن گانے کا شوقین تھا

راحت فتح علی خان



بہت سے گیت پسند ہیں، ہر گیت میں محنت کی ہے، والدہ کی دعاؤں کی بدولت مشکل سے مشکل گیت بھی اچھا گالیتا ہوں، نصرت فتح علی خان صاحب کی دی ہوئی تربیت نے مجھے بہت کچھ دے دیا ہے، کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ان کی جگہ پر فارم کروں گا لیکن تقدیر نے موقع دیا اور میں نے ان کی پر فارم کی ہوئی جگہوں پر گایا، وہ زندہ ہوتے تو بہت خوش ہوتے

نوٹسز نقوی

راحت فتح علی خان کا نام برصغیر کی موسیقی کی دنیا میں کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے، وہ عالمی شہرت یافتہ فنکار نصرت فتح علی خان کے بچپن میں اور ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان سے فیض پایا۔ نصرت فتح علی خان کی وفات کو راحت اپنے لئے عظیم نقصان قرار دیتے ہیں۔ آج کی بین الاقوامی موسیقی میں راحت کا نام اپنے فن اور محنت کی بدولت لیا جا رہا ہے۔ وہ بھارتی فلم انڈسٹری کی ضرورت بن چکے ہیں لیکن اس کے باوجود پاکستانی فلم انڈسٹری کو پھلتا پھونکا دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ حال ہی میں "دنیا" کے قارئین کے لئے ہم نے ایک حقائق لیجنڈری فنکار راحت فتح علی خان سے کی گفتگو پیش خدمت ہے۔

دنیا: اپنی ابتدائی زندگی اور بچپن کے بارے بتائیں، جس طرح آپ کے بڑوں نے موسیقی کیلئے گراں قدر خدمات سر انجام دیں اس پر آپ کے کیا احساسات ہیں؟

راحت فتح علی خان: یہ بات میرے لئے اعزاز کی ہے جبکہ عام لوگوں کیلئے حیرت کا مقام ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں ہی خاندانی نام کو بلند کیا اور قوالی کی صنف میں نام کمایا۔ گزشتہ کئی برسوں سے اس فن کی خدمت کر رہا ہے۔ میرے آباؤ اجداد 12 ویں صدی میں افغانستان سے یہاں تشریف لائے تھے اور بزرگوں اور اولیائے اکرام کے حزاروں پر قوالی گاتے تھے۔ میں اس سلسل کا دو چشم و چراغ ہوں جو اس ماڈرن دور میں بھی اپنے بڑوں کے کئے کئے کام کو آگے بڑھا رہا ہوں۔ اپنے بڑے کے ساتھ اپنے تعلق کو اپنا اعزاز سمجھتا ہوں۔ اور ان کی روایات کو آگے بڑھانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔

دنیا: آپ کے کیریئر کا آغاز 1985ء میں ہوا، آپ نے اب تک بہت سے ایوارڈ جیتے ہیں۔ اتنے زیادہ اعزازات اور اعزازات نے کیا آپ کی صلاحیتوں کو مزید نکھارا ہے؟

راحت فتح علی خان: جی ہاں! کیوں نہیں کسی بھی قسم کی تعریف آپ کو آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہے۔ بحیثیت فنکار میں یہ سمجھتا ہوں کہ شائقین کے روبرو کی جانے والی پر فارمیں

آپ کی روح کو ایک نئی جلا بخشی ہے اور آپ کا جوش اور جذبہ آپ کی صلاحیتوں کو نکھارتا ہے۔ میں گزشتہ اڑھائی عشروں سے اس فیلڈ میں بطور پیشہ ور گائیک اپنی خدمات سر انجام دے رہا ہوں۔ مجھے مثبت اور تخلیقی تنقید بہت ہی بھاتی ہے اور میں اس کی روشنی میں اپنی کمزوریوں کا جائزہ لیتا ہوں۔

دنیا: جب آپ کا موازنہ شہرہ آفاق موسیقار گھوڑا راہو برصغیر کے عظیم فنکار نصرت فتح علی خان سے کیا جاتا ہے تو آپ کے تاثرات کیا ہوتے ہیں؟

راحت فتح علی خان: ذکر وادوں مدائین کی طرح میں بھی استاد نصرت فتح علی خان کا بہت بڑا مداح ہوں مجھے ان کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا ہے مگر کوئی میرا ان سے موازنہ کرتا ہے تو مجھے یہ ہے کہ میں دباؤ میں آ جاتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میرا ان سے موازنہ جانا نہیں، یہ تو سورج کو چاند دکھانے کے مترادف ہوگا۔ خدانے انہیں لازوال کامیابیوں سے نوازا اور اگر کوئی میرا ان سے موازنہ کر کے کچھ کہنے کی کوشش کرتا تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے

ساتھ یہ نا انصافی ہوگی۔ میری لوگوں سے گزارش ہے کہ ایسا نہ کیا کریں۔ وہ میوزک کے استاد تھے اور میں ان کا ایک ادنیٰ سا شاگرد ہوں۔

دنیا: میوزک میں "انسپائریشن" کا عمل کس حد تک کارفرما ہوتا ہے؟

راحت فتح علی خان: ذاتی طور پر میں ایک فقیر منٹ انسان ہوں اور دنیا میں جہاں بھی رہوں، خدا کی رضا کا حاشی رہتا ہوں۔ قوالی صوفی ازم کو زندہ رکھنے ہوئے ہے۔ اور اس میں گائی جانے والی شاعری روح سے پھوٹی ہے اسے گاتے ہوئے میرے احساسات بھی پاکیزگی کی ان حدود کو چھوتے ہیں۔

دنیا: آپ کا شمار ہالی وڈ کے لیجنڈ سٹارز میں ہوتا ہے، آپ اسے کس قدر سے دیکھتے ہیں؟

راحت فتح علی خان: میری ساری تربیت قوالی کی صفت میں ہوتی ہے اور ہالی وڈ کے لئے میں نے جتنا بھی کام کیا ہے وہ اس میوزک کا صرف ایک حصہ ہے۔ یہ سچ ہے کہ انڈین میوزک کی وجہ سے مجھے بہت شہرت ملی ہے لیکن اس کے باوجود میں پاپ میوزک کی بجائے اچھے میوزک کی وجہ سے پہچانا جاتا چاہوں گا۔

دنیا: آج کا ٹیکنالوجی کا انداز بدل گیا ہے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ

آج کے میوزک میں صوفی ازم کی جگہ ہے۔ راحت فتح علی خان: جی! بالکل جگہ بھی ہے اور ضرورت بھی، صوفی میوزک کی مقبولیت تو کسی دور میں بھی کم نہیں رہی۔ پاکستان ہو یا بھارت یا پھر لہری دنیا میں اچھا میوزک سننے والے، صوفی میوزک بہت ہی شوق سے سنا جاتا ہے۔

دنیا: بھارت کے مختلف شہروں میں آپ کوچ کی حیثیت سے بلا یا جاتا ہے، پروگرام "پھولے استاد" میں جی کی حیثیت سے فراخ انعام دیے، کیا تجربہ ہوا؟

راحت فتح علی خان: جی کی حیثیت سے کہیں بھی ہونا ایک خاص ذمہ داری ہوتی ہے جسے میں خود کو غیر جانبدار رکھ کے نبھاتا ہوں۔ پھولے استاد ایک منفرد پروگرام تھا، اس میں شرکت کر کے بہت مزہ آیا، اس کی سب سے خاص بات یہ تھی کہ اس میں موسیقی کو بچوں کے پلیٹ فارم سے پیش کیا گیا، جن لوگوں نے یہ پروگرام دیکھا ہے وہ یہ بات جانتے ہیں کہ اس پروگرام میں کس قدر سخت مقابلہ تھا اور گیتوں کا انتخاب بھی کتنا مشکل تھا مگر بچوں نے اپنی صلاحیتوں سے یہ ثابت کر دیا کہ فن کی کوئی عمر نہیں ہوتی۔ مجھے اس پروگرام میں شرکت کر کے بہت مزہ آیا، کچھ بچوں نے اتنی عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا کہ میں بھی اگر اس عمر میں کا تا تو شاید اتنا اچھا نہیں گاسکتا تھا۔ اس پروگرام کے ذریعے نہ صرف موسیقی کو فروغ ملا

گائیکی میں تاثیر جب ہی آسکتی ہے اگر آپ اندر سے سچے اور کھرے ہوں، موسیقی سننے والے کو ہر سکون کرتی ہے، اس کو اپنے سحر میں لیتی ہے اور یہ جادو تب اثر انداز ہوتا ہے کہ آپ جو بھی گائیں، دل سے گائیں، سر نہ نظر نہیں آتے، اب یہ آپ کا کمال ہے کہ آپ گائے گانوں کی عکاسی کیسے کرتے ہیں

دنیا: حضرت فتح علی خان: بہت حیرت انگیز اور مشکل۔ مگر اللہ کے کرم سے اچھا تجربہ رہا وہاں کے آرکسٹرا نے منتخب قوالیاں پہلے سے آرینج کر رکھی تھیں اور مجھے ان کی سنگت میں گانا تھا، اس لیے یہ مشکل لیکن منفرد کام تھا، مجھے اس کو کرنے میں بہت سزا آیا، خوشی اس بات کی ہے کہ میں نے دنیا بھر میں بڑے بڑے شوز میں گایا ہے مگر حقیقی خوشی وہاں کی جہاں نصرت فتح علی خان نے پر قارم کیا تھا اور آپ میں نے انہیں بھجیوں پر گایا تو مجھے روحانی تسکین ملی کیونکہ میں آج جو کچھ بھی ہوں، ماں کی وجہ سے ہوں۔ انہوں نے جن بین الاقوامی میوزک فیسٹول کے ساتھ کام کیا تھا، مجھے ان کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے۔

دنیا: گائیکی موسیقی کو سمجھنا ایک مشکل کام ہے بھر گھراؤں کے بچے کس طرح بچپن ہی سے اس مشکل کام کو سمجھنے لگتے ہیں؟

راحت فتح علی خان: اس کی وجہ یہ ہے، ہمارے بچوں کے دماغ شروع سے ہی بہت تیز ہوتے ہیں، وہ دہریں ہوتے ہیں اور ہر چیز کو جلدی سمجھتے ہیں کیونکہ وہ موسیقی کے ماحول میں ہی پروان چڑھ رہے ہوتے ہیں اس لیے اس سے نا آشنا ہرگز نہیں ہوتے۔ میں نے بچپن میں ہی ریاضت کی، جیسے ہی فینڈ سے بیدار ہوتا تھا تو نصرت فتح علی خان ریاض کر رہے ہوتے تھے، ماکھ میری آنکھ انہی کی آواز سے کھلی تھی، انہوں نے مجھے ریاضت کے مشکل کام سے روشناس کروایا، وہ مجھے کہا کرتے تھے کہ بڑے تمام علی خان کو سنو اور اس گائیکی کو سمجھو، اس طرح ہم نے بڑے بڑے لوگوں کی گائیکی کو سنا اور سمجھا، مشکل اختر سے اور استانی پر کام کرنا ہمیں بچپن سے ہی سکھایا

راحت فتح علی خان: بہت حیرت انگیز اور مشکل۔ مگر اللہ کے کرم سے اچھا تجربہ رہا وہاں کے آرکسٹرا نے منتخب قوالیاں پہلے سے آرینج کر رکھی تھیں اور مجھے ان کی سنگت میں گانا تھا، اس لیے یہ مشکل لیکن منفرد کام تھا، مجھے اس کو کرنے میں بہت سزا آیا، خوشی اس بات کی ہے کہ میں نے دنیا بھر میں بڑے بڑے شوز میں گایا ہے مگر حقیقی خوشی وہاں کی جہاں نصرت فتح علی خان نے پر قارم کیا تھا اور آپ میں نے انہیں بھجیوں پر گایا تو مجھے روحانی تسکین ملی کیونکہ میں آج جو کچھ بھی ہوں، ماں کی وجہ سے ہوں۔ انہوں نے جن بین الاقوامی میوزک فیسٹول کے ساتھ کام کیا تھا، مجھے ان کے ساتھ بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ یہ میری خوش قسمتی ہے۔

دنیا: گائیکی موسیقی کو سمجھنا ایک مشکل کام ہے بھر گھراؤں کے بچے کس طرح بچپن ہی سے اس مشکل کام کو سمجھنے لگتے ہیں؟

راحت فتح علی خان: اس کی وجہ یہ ہے، ہمارے بچوں کے دماغ شروع سے ہی بہت تیز ہوتے ہیں، وہ دہریں ہوتے ہیں اور ہر چیز کو جلدی سمجھتے ہیں کیونکہ وہ موسیقی کے ماحول میں ہی پروان چڑھ رہے ہوتے ہیں اس لیے اس سے نا آشنا ہرگز نہیں ہوتے۔ میں نے بچپن میں ہی ریاضت کی، جیسے ہی فینڈ سے بیدار ہوتا تھا تو نصرت فتح علی خان ریاض کر رہے ہوتے تھے، ماکھ میری آنکھ انہی کی آواز سے کھلی تھی، انہوں نے مجھے ریاضت کے مشکل کام سے روشناس کروایا، وہ مجھے کہا کرتے تھے کہ بڑے تمام علی خان کو سنو اور اس گائیکی کو سمجھو، اس طرح ہم نے بڑے بڑے لوگوں کی گائیکی کو سنا اور سمجھا، مشکل اختر سے اور استانی پر کام کرنا ہمیں بچپن سے ہی سکھایا

بلکہ پاکستان اور ہندوستان کے مابین ماحول بھی خوشگوار ہو گیا اور اس کی فضا قائم ہوئی، دونوں طرف کے بچوں نے مل کر گایا اور اپنی آوازیں کو اس کی علامت بنایا۔

دنیا: بانی وڈ میں آپ نے مشہور ترین گانا "تیرے مست مست دو نہیں" قلم "ڈبلنگ" میں گایا، بار بار خان اور سدران خان کی اس ہوم پروڈکشن کے لیے کیسے سلسلہ بنا؟

راحت فتح علی خان: بار بار خان سے میری بہت اچھی دوستی ہے، میں انکھین میں کانسٹنس کے سلسلے میں گیا ہوا تھا، وہاں ملاقات ہوئی، ہم نے اس گانے کو ریکارڈ کیا، ہم دونوں کھنکھوں اس گانے کو گایا کرتے تھے، گنگنا تے تھے، مسکوں پر گھومتے پھرتے بھی یہ گانا ہمارے منہ پر ہوتا تھا، یہ گانا ریکارڈ ہونے سے پہلے ہی ہمارے منہ پر چڑھا ہوا تھا، اس لیے اس گانے کی انفرادیت نے اس کو قبولیت بھی دی۔ کچھ گیت ہوتے ہیں جن کا درجہ ہمیں سمجھ کر دیتا ہے اور وہ تخلیق ہونے سے پہلے ہی مقبول ہو جاتے ہیں۔ ایسے بہت سے گیت میں نے گائے ہیں، ان میں سے ایک گیت یہ بھی تھا۔

دنیا: لندن میں قوالی کو پورے آرکسٹرا کے ساتھ پر قارم کیا، کیسا احساسات تھے کیونکہ کبھی یہ کام نصرت فتح علی خان کرتے تھے؟

استاد نصرت فتح علی خان کے کروڑوں مداحین میں سے ایک ہوں، ان سے بہت کچھ سیکھا، جب کوئی میرا ان سے موازنہ کرتا ہے تو سچ ہے کہ وہاں میں آ جاتا ہوں

ہوئی تربیت ہے، جس نے مجھے بہت کچھ سہ دیا۔

دنیا: اندازہ تھا کہ آپ کو اپنی شہرت مل جائے گی؟

راحت فتح علی خان: بالکل بھی نہیں! میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں اتنی کامیابی حاصل کروں گا، مجھے بس موسیقی کی لگن تھی اور اس کو سمجھنے کا جنون تھا، اسی لیے میں نے بچپن سے ہی نصرت فتح علی خان کی تربیت کے سارے میں خود کو نکھارا، وہی میرے حقیقی استاد تھے، انہوں نے کئی مرتبہ مجھ سے تان گوائی اور خود سرگرم کی اور مجھے مختلف پیلوڈس سے موسیقی سکھائی، 80 کی دہائی میں، میں نے ان کے ساتھ ہر پ کا دورہ کیا اور یوں سمجھ لیں کہ یہ میری گائیکی کا باقاعدہ آغاز تھا، میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ میں ان کی جگہ پر قارم کروں گا لیکن مجھے تقدیر نے موقع دیا اور میں نے ان کی پر قارم کی ہوئی بھجیوں پر گایا، وہ اگر زندہ ہوتے تو بہت خوش ہوتے۔

دنیا: بچپن میں شرارتی تھے یا بچیدار؟

راحت فتح علی خان: میں بہت شرمیلا تھا، والدین کی اجازت کے بغیر کبھی نہیں جاتا تھا، گانے کا شوق تو تھا لیکن میں نے اپنے کھلے میں کرکٹ بھی بہت کھیلی ہے۔ 7 سال کی عمر میں گانے کا آغاز کیا۔

دنیا: آپ کے خاندان میں کون سے بڑے استاد گزرے جنہوں نے کلاسیکی موسیقی کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں؟

راحت فتح علی خان: ہمارے خاندان کے نمایاں بزرگوں میں استاد نصرت فتح علی خان کے علاوہ استاد فتح علی خان، استاد مبارک علی خان، استاد سلامت علی خان، استاد نواز شمل علی خان شامل

دکھائے، اس تجربے کے بارے میں کیا خیال ہے؟

راحت فتح علی خان: اس کو بہت جھب تجربہ کہوں گا کیونکہ اس فلم میں سین کے پس منظر میں آپ گانا تھا اور جس سین پر میں گارہا تھا، اس میں لڑائی ہو رہی تھی، ہیکھو ایک دوسرے کے سر کاٹ رہے تھے اور بہت ہی دردناک منظر تھا۔ یہ مختلف اور منفرد تجربہ تھا۔

دنیا: آپ ہالی وڈ، ہالی وڈ اور پاکستان میں بھی کامیابی کی علامت سمجھے جاتے ہیں،

دنیا: آپ کے خاندان میں کون سے بڑے استاد گزرے جنہوں نے کلاسیکی موسیقی کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں؟

راحت فتح علی خان: ہمارے خاندان کے نمایاں بزرگوں میں استاد نصرت فتح علی خان کے علاوہ استاد فتح علی خان، استاد مبارک علی خان، استاد سلامت علی خان، استاد نواز شمل علی خان شامل

کیسا لگتا ہے؟

راحت فتح علی خان: یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اور اس کا رحم ہے، جو اس نے مجھ پر کیا ہے۔ مجھے ضرورت سے بہت ڈر لگتا ہے، عاجزی ہی انسان کو کامیابی دیتی ہے اور جس نے اپنے کام سے انصاف کر لیا، کامیابی اس کو ہی ملتی ہے۔

دنیا: قوالی، گیت، آکاپ اور دیگر اصناف میں سے کون سی صنف میں گانا زیادہ اچھا لگتا ہے؟

راحت فتح علی خان: ہر دو صنف اچھی ہے جس کو سن کر اچھا لگے، جو سامع پر گراں نہ گزرسے، وہ دھمیری بھی ہو سکتی ہے، مغزل اور گیت بھی۔

دنیا: اپنا کوئی ایسا گیت جو بہت پسند ہو؟

راحت فتح علی خان: بہت سے گیت ہیں، کبھی ایک کو پسندیدہ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے اپنے ہر گیت میں محنت کی ہے۔ میری والدہ کی دعا میں میرے ساتھ ہیں اور ان کی برکت سے ہر گانا میں اچھے سے گایا ہوں اور نصرت فتح علی خان صاحب کی دی

دنیا: نصرت فتح علی خان کے خاندان کی روایت قوالی اور گائیکی کا بھی ہے۔ دنیا: ایک عام خیال تھا کہ نصرت فتح علی خان کی آواز گائیکی کے لحاظ سے مناسب نہیں تھی، کیا یہ بات درست ہے؟

راحت فتح علی خان: جی ہاں! دادا اُن کو گانے سے منع کرتے تھے، دادا کے انتقال کے بعد ان کو گانا پڑا، دادا اُن کو طبلے کی ریاضت کروا تے تھے، دادا سے جب استاد نصرت فتح علی خان ملے آئے تو نصرت فتح علی خان نے طبلے پر سنگت کی، دادا کے انتقال کے بعد جب نصرت خان صاحب کی دستار بندی ہوئی اور ایک دن دو گارہے تھے، ہم سب سن کے حیران ہو گئے کہ اُن کی آواز اس قدر کھرنی تھی، اُن سے جب پوچھا گیا کہ آپ کی آواز کیسے ٹھیک ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ خواب میں والد کے ساتھ خواجہ شمیم الدین چشتی آئے اور انہوں نے کندھے پر ہاتھ رکھا اور مجھے گانے کو کہا۔ اس طرح خان صاحب نے گانا شروع کیا اور کامیابی نے ایسے قدم چومے کہ انہوں نے بھر پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔



دنیا: نصرت فتح علی خان کے جانے سے گائیکی کے پچھلے میں مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، وہاں اور بھر لوگ آپ کو نصرت کا قاتل دیکھ رہے تھے کیا یہ ٹھن موز نہیں تھا؟

راحت فتح علی خان: بالکل یہ میرے لیے ایک ٹھن مرحلہ تھا اور ان کے جانے سے مجھے تو صدمہ ہوا لیکن اور بہت سے لوگ بھی مشکل کا شکار ہوئے، خان صاحب کے اسے آرجمان کے ساتھ کئی پرائیکٹس تھے، میڈونا اور مائیکل جیکسن کے ساتھ ایک مشترکہ ایم کا پراجیکٹ تھا اور اس طرح کے بہت سے منصوبے تھے جو خان صاحب کے جانے سے اوجھڑے رہ گئے۔ مجھے کافی زیادہ محنت کرنا پڑی کیونکہ لوگوں نے بہت باتیں ہائیں کہ میری آواز اچھی نہیں، مجھے گائیکیں آتا مگر بھر وقت نے ثابت کر دیا کہ میں کیسا گاتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ مجھ پر سوال اٹھانے والوں کو اپنے اپنے جوابات مل گئے ہوں گے۔ میں نے اپنی زندگی کی بہت سے راہیں کام کو سمجھنے کے لیے جاکر گزری ہیں اور میں نے اور بہت سی مشکلات کا سامنا بھی کیا ہے جب کہیں یہاں تک پہنچا ہوں۔

دنیا: ہمارے ہاں فنون لطیفہ ناکامی کی طرف جا رہے ہیں، کیا پاکستان میں فیلٹ کی کمی ہے؟

راحت فتح علی خان: بالکل بھی نہیں! ہمارے ہاں فیلٹ کی نہیں کھینچنری کی کمی ہے اور جب تک ہماری حکومت فنون لطیفہ کے لیے سنجیدہ نہیں ہوئی اور اس کو صنعت کے طور پر تسلیم نہیں کرے گی تب تک کچھ بہتری نہیں آسکتی۔

دنیا: بے گھوکا روں کو کوئی نصیحت یا پیغام چاہیں گے؟

راحت فتح علی خان: صرف ایک سطر کا پیغام کہ تربیت، تربیت اور تربیت، بھر دیکھیں کس طرح مواقع خود آپ کو تلاش کریں گے۔ اپنے پسندیدہ فنکاروں کی زندگیوں پر نظر دوڑائیں۔ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ میں جو کچھ آج ہوں، اسے استاد نصرت فتح علی خان کی محبت میں رہنے کا اعزاز اور نتیجہ سمجھتا ہوں۔

دنیا: آپ کے آنے والے پروڈیکشن میں کیا کچھ ہے؟

راحت فتح علی خان: میں اپنے نئے اہم پر کام کر رہا ہوں اس کے علاوہ ہالی وڈ کی فلموں کا کام ہے۔ اور کچھ بیرون ممالک کے دورے، ابھی کچھ ہے۔

☆☆☆☆☆

ڈاکٹر اختر شاعر

کمرہ کیا تھا، ایک چار پائی اُس پر بوسیدہ سامستر قریب ایک میز جس پر ایک جگ گلاس، اینٹری ٹرسے اور چند کتابیں، ساتھ دو کرسیاں پڑی تھیں۔ ایک دیوار پر نامور قوال عزیز میاں کا ایک بڑا پوسٹر لگا ہوا تھا۔ ساتھ ہی کپڑے لٹکانے کے لئے کھنٹی تھی جس پر چند کپڑے لٹکے ہوئے تھے۔ کمرے کے فرش پر نہ اپنی درمی پچی ہوئی تھی جس میں سے کہیں کہیں فرش کی ایشیں بھاٹک رہی تھیں، چار پائی کے نیچے ایک پاروسیم بھی موجود تھا۔ میں اور میرا دوست بیٹھے ہی کمرے کا جائزہ لے رہے تھے کہ وہ بھانپ گئے اور یوں پڑے:

"میاں! ہمارے ہاں بہت تاریخ سے آئے ہو، کاش اُٹھنے کے لئے ہمارے اچھے اور دین من کے شاخہ دیکھتے ہوئے، ذخیرہ کیا لو گے؟ بلا تکلف کہو، ہماری ظاہری حالت پر نہ جانا۔۔۔ کھانا بھی منگوا یا جا سکتا ہے۔ یہاں قریب ہی اعلیٰ پائے کے شیر مال بھی دستیاب ہیں، اس علاقے کی تہذیب بھی مشہور ہے۔"

میں نے بیک دہاں جواب دیا "میں ایسی کوئی طلب نہیں، ہم ابھی ہیشہ کر کے آئے ہیں۔"

"چلو چلو تو چلے گی۔" انھوں نے ہمارا لٹکان کر کہا اور زور سے آواز لگا دی "ذہیر بیٹے! چائے بولنا خان کو!"

ظہار دو گلی میں کھینچے ہوئے بیٹے سے مخاطب تھے۔ کچھ ہی دیر میں ایک چھان لڑکا، چھوٹی سی چونک میں، رینگتے ہوئے پتلیوں کے چائے لے کر آیا۔ انھوں نے اسے کچھ پیہ دیتے ہوئے کہا "کچھ دیر میں برتن واپس لے جانا اور ہاں پہلے میں سگریٹ دے جانا۔"

میرے دوست نے چائے اٹھاتے ہوئے انتظار کیا۔ "مرایہ پاروسیم۔۔۔ پھر خود ہی فقرو اور چھوڑ کر ان کے منہ کی طرف دیکھتے لگا۔ انھوں نے ہلکا سا ہلکا لگا پورا بولے: "ابے! میں یاد آ رہا تو کھینچنے کے ایک بھٹکا ہے، اصل میں چور چوری سے جاتا ہے، میرا بھتیجی سے نہیں جاتا، ہم بھی اگرچہ فن کی دنیا سے خود ہی پیچھے ہٹ گئے ہیں گراہ بھی بعض گانے والے آ جاتے ہیں، وہ دہائی صورت حال تو نہیں جب نامور فنکار ہماری دلیر کے چکر کاٹتے تھے، دراصل جب "مرد و چھوٹی مری یا مہر سلطنت" سے ہوئی تھی تو قوال اور ہر فنکار نے ہم سے کام کا تقاضا شروع کر دیا تھا۔"

بات ابھی جاری تھی کہ چھان لڑکا سگریٹ لے آیا، انھوں نے اسے فارغ کیا اور سگریٹ سلک لیا پھر ایک لمبا سا کش لگا دیا اور بولے "آؤ! کیا دن یاد آ رہا دیکھنے پر آپ لوگوں نے ہم گلوکاروں کے شہزادے ہو کر تھے، درات دن ریکارڈنگ کا سلسلہ جاری رہتا تھا، اُس دور میں کون سا ایسا فنکار تھا جس نے ہمارا کام نہیں کیا، تمام فریڈ مقبول صابری، حضرت فتح علی خاں، وزیر میاں، مٹی، بیگم خاص طور پر ہمارے کام کے دیا ہے۔ تھے۔ گراہ تو۔۔۔"

انھوں نے خود ہی فقرو اور چھوڑ اور اینٹری ٹرسے میں سگریٹ بجھانے لگے۔ "اب تو یہاں کوئی نہیں آتا، ہاں بھی مٹی بیگم آتھی ہے، وضع دار خاتون ہے اب تک تعلق بھانے کی کوشش میں ہے، ہم نے کئی بار اسے منع کیا ہے کہ یہاں مت آیا کر، وہ یہ جگہ ہمارے آنے کی نہیں مگر وہ کہتی ہے، "میں تو وقت اور جگہ سے میرے آنے کی، کیا ہوا آپ نے ہماری دنیا چھوڑ دی، ہمیں تو آپ کو نہیں چھوڑنا چاہیے ناں۔"

لیکن سر آپ نے شہرت کی بلندی پر نہن کا بھریا میلہ کیوں چھوڑا؟" مجھ سے نہرا گیا اور میں نے سوال کر دیا۔

انھوں نے ایک لمبی آنچری اور آہستہ سے کہا "بس بھینا کیا کہیں چاکاں اس چکا چوند سے ہی بھر گیا تھا شاید قدرت کو بھی منظور تھا۔ جو مجھے نہیں کہ ایک امتحان تھا، الحمد للہ! سرکار کے کمر سے ہم سرخرو ہوئے، ابھی تو ایک اور امتحان سر پر ہے۔ خیر ہماری باتیں تو کچھ لمبی ہو گئیں، آپ اپنی بھی سنائیں۔ کیا حال ہے سلطان، دلوں کا، ہمارے صوفی صاحب کیسے ہیں؟ کیا ارادے ہیں؟" میں نے بتایا کہ یہاں دُری پائی پتی کی رسالت سے رئیس امرودی صاحب سے مل کر آ رہا ہوں، انھوں نے مجھے روز نامہ حریت کے ایڈیٹر کے نام ایک خط دیا یہ امید ہے وہاں میرا کام ہو جائے گا اور میں بہت جلد اخبار جان کر لوں گا انشاء اللہ۔" آپ کا کام ضرور ہوگا ورنہ

ہمارے بھی بکھا باب اخبارات میں موجود ہیں۔" انھوں نے دھواں فضا میں چھوڑتے ہوئے کہا: "راہِ ہمدرد چاہیے، اسی انداز میں ایک نوجوان آگیا ہے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں چمک سی آگئی تھی، اسے دیکھتے ہی بولے: "ارے آجیڑے! کہاں تھا تو صبح سے۔" اچھا اب کمال ذرا اپنا پاروسیم، یہ ہمارے دوست ہیں انہیں کچھ سنا دے۔" بیٹھے اپنی بیٹی (پاروسیم) چار پائی کے نیچے سے نکالی اور درمی پر بیٹھ کر ان کی ایک مشہور غزل اپنا شروع کر دی:

شامِ غریب ہے اور سلامِ آخری ہے
غالب! کچھ ہی قسم کی رو بھی تھی، یہ غزل مٹی بیگم بہت کی گلوکار گائیکے تھے، بیٹھے ہی اسی دھماکے میں گارہا، اس غزل کے بعد وہ کچھ اور سنانا چاہتا تھا مگر استاد نے منع کر دیا۔۔۔ اور کہا:

"میں یہی کافی ہے مہمان ہیں، بات چیت ہو رہی ہے۔۔۔" بیٹھے نے پتلی بند کی اور چار پائی کے نیچے رکھ دی، انھوں نے سگریٹ سلک کے بیٹھے کے حوالے کرتے ہوئے کہا: "لوچ۔۔۔۔۔" بیٹھے نے سگریٹ تمام کر کہا: "استاد اگر اجازت ہو تو ہم گھر کھل لیں۔۔۔۔۔" جواب ملا "ٹھیک ہے تو شام کو واپس آئے۔" بیٹھے کی بات سے قبل ہی انھوں نے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔۔۔۔ اب بیٹھے چاہتا تھا، سگریٹ دوبارہ سلک لیا گیا تھا اور پھر وہی شاعروں کی کہانیاں، شاعری، مصرعوں کی دروہست کے حوالے سے استاد شاعر کی اصلاحوں کے تذکرے۔۔۔۔۔ مجھے یاد نہیں کہ ہم واپس لوٹے تھے۔۔۔۔۔ یہ تھی کراچی لالو کھیت میں ان سے میری پہلی ملاقات۔۔۔۔۔ ان دنوں وہ شعراء کی محفلوں میں نہیں جاتے تھے، ان کے پاس صرف یادیں تھیں۔۔۔۔۔ وہ استاد قمر جالونی، استاد حیدر دہلوی، مشاعروں کے احوال، اشعار اور ان کی اصلاحوں، مصرعہ سازی اور شعر فنی پر گفتگو بہ نکلان گفتگو کیا کرتے تھے، کراچی میں بیٹھے دن بھی وہاں سے ملاقات ہوتی رہی پھر پانک مجھے مکان لوٹنا پڑا۔۔۔۔۔

ان سے دوسری ملاقات بری پور (سرائے صالح) میں حضرت امام بادشاہ کے سالانہ عرس کے موقع پر ہوئی، بیگم میں ایک قد سے شاسا چہرہ ہاتھ میں ہاتھی اٹھائے دربار کے منکے بھرنے میں مصروف نظر آیا، بعد میں وہی شخص ہمارا دوپٹا دکھائی دیا۔ اس کا لباس لطیف کا، شیوہ بڑی ہوئی، ہاں کا مدھن تک تھے۔ غور کرنے پر معلوم ہوا یہ تو اپنے پریم صاحب ہیں۔ انھیں اس شبیہ اور حال میں یہاں دیکھ کر قدرے حیرت بھی ہوئی۔ کہاں کراچی کا ایک نازک ملوک سا شاعر اور کہاں دربار کا ملک بٹنا۔ کچھ تو آگے کو تھیں ہی نہ آیا مگر وہ نہیں تھیں میرے سامنے تھے، مجھے ان کی بات یاد آگئی: "ابھی تو ایک اور امتحان سر پر ہے۔"

کچھ دیر میں جب وہ ان کاموں سے فارغ ہو کر سب سے الگ ایک چٹائی پر بیٹھ گئے تو میں قریب چلا گیا، میں نے سلام



میں نے پوچھا تو بولے: "بس کیا باتیں، لمبی کہانی ہے پھر بھی سنائیں گے، اصل میں نصرت کی ناگہانی موت سے میں یہاں بھرے شہر میں تھا ہو گیا تھا، والدی مسلم ہوئی انارکلی میں ظام حسین مہاراج کھنک کے ہاں اٹھنا بیٹھا تھا وہاں ہماری ملاقات سیدہ مقصودہ سے ہوئی جو ہمیں یہاں لے آئے، بس اسی روز سے ہم اسی ڈیرے پر ہیں، اصل میں اختر صاحب امرکار کی طرف سے ڈیوٹی تھی ہوئی ہے وہ جہاں بٹھا دیں۔۔۔۔۔" بھانے کتنی دیر تک وہ باتیں کرتے رہے، وقت کا کچھ بچ ہی نہ چلا شام ہوئی، اور میں واپس آ گیا۔ پھر اکثر اُن سے ملاقات رہنے لگی، لاہور میں ایک بلی ٹیشن ہاؤس کے روبرو رہاں مقصود حسین اُن سے بچہ پیار کرتے تھے، انھوں نے

و غمور تو سب سراپ
ہیں، سائیں جی کا کرم کہ اس
چکا چوند سے باہر نکال لیا ورنہ
کب کے بھر گئے
ہوتے، حمل میں میلہ دیکھتے
کے لئے میلے میں سے باہر نکلا
پڑتا ہے، میلے میں گم ہو کر میلہ نہیں
دیکھا جا سکتا، ہاں یوں سمجھو ہم میلہ
دیکھ رہے ہیں۔۔۔ میں حضرت جی امام
بادشاہ کے میلے سے واپس آ چکا تھا مگر میرا
ذہن ان کے میلے میں اٹکا ہوا تھا۔۔۔ میلے میں گم
ہو کر میلہ نہیں دیکھا جا سکتا۔

پھر کتنے ہی برس گزر گئے اور میں میلے میں گم
رہا وقت کا پتہ ہی نہ چلا، وہاں میں سوکے پتے کی طرح
کہاں کہاں لئے پھرتی رہیں، اب کہ میں لاہور
میں تھا کہ ان سے اردو بازار میں سر راہ ملاقات ہو
گئی، چند لمحوں کے واسطے پروہ اپنی مخصوص جال میں بیٹھے
آ رہے تھے۔ خواہ صورت ظہور کرتے، نیچے منتانی کتہ، ہاتھ میں
سگریٹ کی ڈبہ اور دوہاں، مجھے دیکھتے ہی غورہ لگا: "ارے!
اختر شاعر صاحب کہاں ہیں آپ، اور مجھ سے ملنے میرے
گئے، ابھی ہم گزشتہ کتنے محفلوں سے یہاں موجود ہیں۔ پھر اسی
طرح میرا ہاتھ تمام کر دیرے دیرے چلے گئے، راستے میں
وہ اپنے بارے میں بتاتے رہے کہ نصرت فتح علی خان انھیں کیسے
لاہور لے آیا، نسبت روڈ پر کمرہ کر دیا اور یہ کہ وہ اس آبی کے
لئے لکھتے رہے۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔ یونہی دیرے
دیرے چلے ہم انارکلی آ گئے، جہاں ایک تنگ تاریکی سی گلی
سے ہوتے ہوئے ملے کھاتی بیڑیاں چڑھ رہے تھے، اب
تیسری منزل پر ہم ان کے ہاں ٹا کرے میں تھے جس کے
درمیان میں دو چار لڑکیاں اور ایک کوٹے میں بیڑیاں پڑی
تھیں۔ انھوں نے مجھے بیٹھے کو کہا اور خود فون پر کسی سے مخاطب
تھے: "سید صاحب! اسی بیٹے کو اوپر بھیجے گا، چائے منگوائی
ہے، جی جی ایک دوست آئے ہیں، خدا حافظ۔" اب میرے
سامنے والی چار پائی پر آ بیٹھے، جوتا ہاتھ میرے ہو کر مجھے
بھی آرام سے بیٹھے کاظم سے ڈالا، کچھ دیر میں ایک لڑکا چائے
کی ٹرسے اٹھا لے آیا، چائے کے ساتھ رسک بھی لے کر چائے
کیوں میں ڈال کر بولے "اب سنائیں! کیسے ہیں؟" ہمارے آپ کے
سے ملنے کا خیال آیا، آپ ہی کے کوٹے کو جہاں نے آپ کے
بارے میں بتایا تھا کہ آپ آج کل جی سی یو میں، یعنی ہمارے
قریب ہوا کرتے ہیں، کیسے چائے نوش کیسے ٹھنڈی ہو جائے
گی" میں نے چائے کا کپ اٹھا لیا اور کہا: "مجھے آپ کے
بارے میں علم نہیں تھا کہ آپ یہاں ہوتے ہیں ورنہ آپ سے
کب کی ملاقات ہو چکی ہوتی تو نسبت روڈ سے یہاں کیسے؟"

پریم الہ آبادی کا شعری مجموعہ "پھول دیکھتے گئے" بھی شائع
کیا، اکثر صفحہ حسین کے دفتر آ جایا کرتے، یہاں قلیل
شفاتی احمد راہی، شہزاد احمد، اعظم جاوید، ناہید شاہ، عمر زمان، خور
عمور، اور دیگر لکھی احباب سے ان کی ملاقات رہتی تھی۔ ہر صبر پروہ
میرے قریب خانے پر ضرور تشریف لاتے اور بچوں کو عید دی
دیتے۔ میں روٹا روٹا جا تا مگر وہ نہ مانتے۔

لاہور میں رہتے ہوئے اُن سے مینے میں دو چار بار
ضرور ملاقات ہو جاتی۔ بری پور سے (اُن کے بھانے سے)
"صاحب جی سرکار" داتا صاحب کے عرس کے موقع پر
تشریف لاتے تو پریم صاحب اپنے ڈیرے پر برائی کی
کوشش دیک چکاتے، صاحب جی کے سنگھڑوں مرید جمع ہوتے
اور لنگر تقسیم کیا جاتا۔۔۔ جب میری جامعہ میں شمس قاہرہ و مصر
میں تقرری ہوئی تو بچہ خوش ہوئے تھے، آخری ملاقات میں
کافی دیر میں اُن کے ڈیرے پر موجود رہا اور دو دو رنگ باتیں
کرتے رہے تھے، باتیں کرتے ہوئے اُن کی آنکھیں بھیگ
جاتی تھیں۔ اپنی بیٹی سے ملاقات پر بہت خوش تھے جو چند ماہ
قبل کراچی سے ملے آئی تھی۔ بیگم سے ملنے کی کے وقت ان کی
بیٹی اور بیٹا بہت کم سن تھے، میں بچوں برس بعد بیٹی نے انھیں
ڈھونڈ لکھا اور وہ ملنے کراچی سے لاہور نکلی گئی تھی۔ انھوں نے
بتایا کہ اپنی ساری جائیداد انھوں نے اپنے بچوں کے نام کر دی
ہے، اور یہ کہ اب ان کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے، اس سے زیادہ
انھوں نے اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا حالانکہ
کئی بار پہلے ہی اس موضوع پر میں نے کر دیا تھا مگر وہ ہمیشہ
خوبصورتی سے ٹال جاتے، اس روز بھی میں نے کچھ پوچھنا چاہا
تو بولے: بعض حقائق پر۔۔۔ گرد پڑی ابھی گئی ہے اور پھر
بولے "اچھا برائی نہیں، بالائی والی چائے تو پی لیں گے،"
یوں ہم بیٹھے ایک ہو کر آگے مجھے قسم نہ تھا کہی اُن سے
الوداعی ملاقات ہے۔ اگلے روز میں قاہرہ آ گیا۔ تقریباً دو
برس بعد لاہور کا پھر لگا۔ یاد عزیز باقی احمد پوری سے گئے تھے

پریم الہ آبادی

ایک درویش شاعر

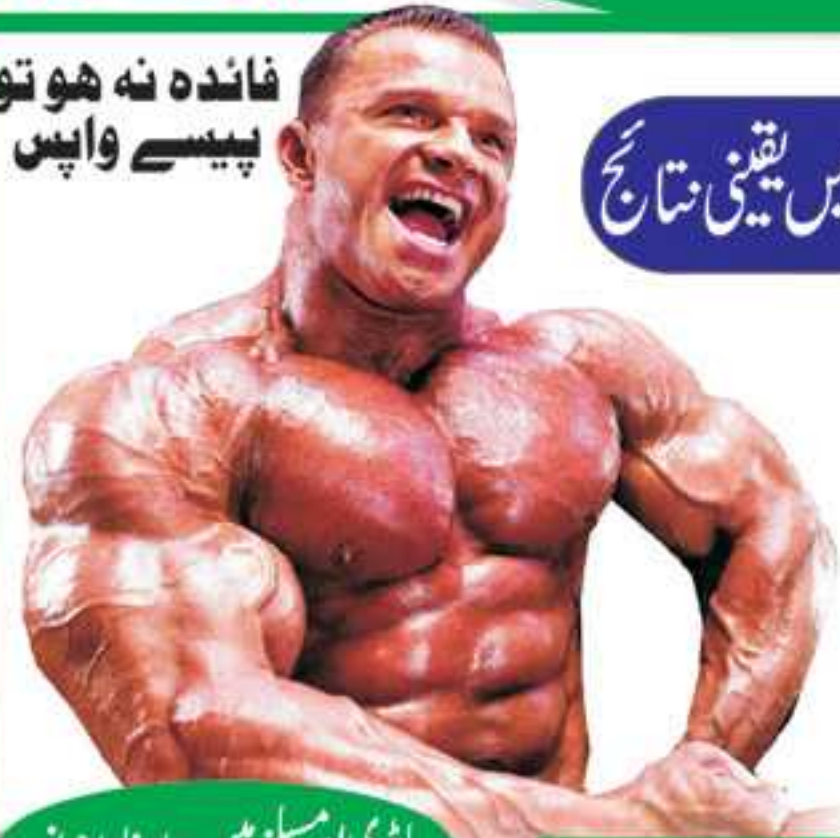
جب میرے منہ سے یہ شعر نکلا:
بے وقا سے بھی پیار ہوتا ہے
یا ر کچھ بھی ہو پیار ہوتا ہے
تو باقی صاحب نے اسے طے کو نظر انداز کر کے بوجھت کہا: "یار
وہ آپ کے بڑے غزل آبادی صاحب انتقال کر گئے ہیں" کچھ رینگ
تو بیٹھے میں کہنے میں آیا تھا باقی احمد پوری کی آواز میں دور سے
سنائی دیتی: "بڑا ہی غصہ ہوا، ہمارے ہماری تو ان سے پرانی یاد تھی"
خاس حال ہونے میں کچھ دیر لگی۔ میں تو آج شام کو انھیں ملنے
کا ارادہ رکھتا تھا۔ یاد نہیں کہ باقی احمد پوری کھڑے کئے کہ ڈانٹ
ظہر پر میں کہیں اور ہی قتلہ بعد میں سیدہ فتح علی خان سے ملنے
چند روز قبل اپنا تک ان کی طبیعت خراب ہوئی اور ایک روز بعد ہی وہ
انتقال کر گئے، اٹھارہ دن بعد ہی۔ ہری پور سے صاحب جی
سرکار آ گئے تھے۔ تدفین ان کی موجودگی میں ہوئی۔۔۔ شیخ محمود کہنے
لگے: "آپ کو علم ہے ہاں انھوں نے انڈیا کی فلم "کے دھاکے
"کے لگے لگے لکھے تھے جس میں نصرت فتح علی کی دو قالی بھی تھی:
۔۔۔ دو لے کا سہرا سہنا لگتا ہے
اور دو غزل۔۔۔ بے وقا سے بھی پیار ہوتا ہے
اور عزیز میاں، ظام فرید مقبول صابری کی کئی مشہور
قوالیاں بھی انھوں نے ہی لکھی تھیں۔۔۔۔۔ صاحب اپنے
تئیں نہ جانے اور کیا کیا میری معلومات میں اٹھانے کی
کوشش کرتے رہے مگر میرے ذہن میں نہاتے کیوں کلاسیکی
ہندی شاعر میر تقی میر کی سطر میں گونج رہی تھیں:
"کیا ہوا تمہارے بدن پر ایک پتلی پرانی گدڑی ہے یا
رستم کے صاف سحرے کپڑے،"
کیا ہوا تمہارے گھر میں صرف ایک بیوی ہے یا ارد گرد
خوبصورت عورتوں اور چٹھی گھوڑوں اور دیگر لوازمات کا انجم،
کیا ہوا تمہارے دسترخوان پر طرح طرح کے چٹنی کھانے
پنے گئے یا شام کو ایک بار وہی سوچی روٹی میسر آئی،
جو بلندی شہرت آپ نے حاصل کی یا جو حلیف دنیا میں
آپ نے برداشت کیں، ان سے کیا حاصل اگر علم حقیقت
کے نور سے آپ کا سینہ غور نہ ہوا اور حقیقت کے رخ روشن
کو آپ دنیا میں نہ دیکھ سکے۔"

**Super Weight
Gainer**

سپر ویٹ گینر

پچکے گال اور کمزور جسم چند دن میں موٹا اور خوبصورت

فائدہ نہ ہو تو
پیسے واپس



7 دن میں یقینی نتائج

1000
No Side Effect

- کمزور جسم کو موٹا کرے پتلے پن سے نجات دلائے
- جسم کو خوبصورت، سمارٹ اور پرکشش بنائے
- چہرے کے ڈینٹ نکال کے گول اور خوبصورت کرتا ہے۔
- بھوک بڑھائے، غذا کو جذب و بدن بنا کر خون کے سرخ ذرات میں اضافہ کرے
- ہڈیوں کو کیلشیم فراہم کرتا ہے۔

0345-5947101, 0323-5552266, 0321-5099362

لباقت

خوبصورت شخصیت کی پہچان

بین الاقوامی شہرت یافتہ ایک ایسا
منفرد پروڈکٹ جس کے صرف
25 دن کے استعمال سے قد میں
4 سے 6 انچ اضافہ یقینی ممکن

1200/-
روپے

Max Height
سے قد بڑھائیں ہڈیاں مضبوط اعصابی اور
جسمانی طاقت میں بے پناہ اضافہ کریں

خواتین و حضرات

کیلئے یکساں مفید

گنجه سر پر شرطیہ بال اگائیں

◀ خشکی سکری 2 دن میں ختم
◀ بالوں کا گرنا اور ٹوٹنا 10 دن میں بند
◀ 20 دن میں نئے بال اگنا شروع
اور سفید بالوں کو سیاہ کرے

1399/-
روپے



● پور وائٹننگ کریم جو خطرناک کیمیکلز
اور اسٹیرائڈز سے پاک ہے جو آپ کے
کا لے رنگ کو 5 دن میں گورا کرتی ہے۔
● کیل چھائیاں داغ دھبوں اور ہر قسم کے
نشان کو ختم کرتی ہے۔

3 دن میں چہرہ چمکے چاند جیسا



طاقت کی کمزوری اور بانجھ پن کا علاج

- کمزور جراثیم کو بنائے طاقتور
- بے پناہ طاقت

Rs: 2000/-



بے اولاد حضرات
کیلئے پیغام شفاء

0321-5099473, 0321-5099462, 0321-5076445

گلناری

مولے کو مسلم اور سمارٹ بنائے وہ بھی منفرد انداز میں

خواتین و حضرات کیلئے یکساں مفید

- گلناری کا استعمال جسم میں چربی بننے کے عمل کو روکتا ہے اور چربی کے ذرات کو تحلیل کرتا ہے۔
- جگر اور معدے کے افعال کو درست کر کے صالح خون کی افزائش کرتا ہے۔
- بڑھے ہوئے پیٹ اور اسکے ساتھ لٹکنے والے گوشت کو طبعی حالت پر لاتا ہے۔
- کولہوں کے بھاری پن کو دور کرنے میں اکسیر ہے۔
- مصفی خون ہونے کے باعث جلد کو شگفتہ اور چہرے کو تروتازہ رکھتا ہے۔
- مٹانے اور گردوں کو تقویت دیکر فاسد مادوں کا اخراج کرتا ہے۔
- یورک ایسڈ کو خارج کرتا ہے اور کوئلہ سٹون کو بڑھنے سے روکتا ہے۔
- اسکے استعمال سے بھد اور بے ڈول جسم دبلا پتلا، سڈول اور سمارٹ ہو جاتا ہے۔

نسخہ خاص کستوری والا خوشگوار زندگی کا ہمسفر

اصلی نسخہ خاص کستوری والا نباتات سے تیار ہونے والا وہ کثیر الفوائد مرکب ہے جس نے طبی دنیا میں تہلکہ مچا دیا ہے خالص قیمتی اور نایاب جڑی بوٹیوں کے جواہر بے مثال سے تیار کردہ اصلی نسخہ خاص کستوری والا وہ شاہکار نسخہ ہے جو اعصابی کمزوریوں کو جینے کی نئی انگ دیتا ہے ہر قسم کی کیسیادی قوت بخش ادویات سے کہیں زیادہ قوت بخش یہ نسخہ ہر قسم کے منفی اثرات سے فطری پاک و مبرا ہے اس میں شامل قیمتی مؤثر اجزاء اعصابی نظام کو درست کرتے ہیں جس سے اعصابی قوت میں بے پناہ اضافہ ہو جاتا ہے اصلی نسخہ خاص کستوری والا ذہنی صلاحیتوں کو بیداری دیگر ذہنی پیشہ جیسی خطرناک بیماری کا ازالہ کرتا ہے اس کے استعمال سے شے مضبوط ہو جاتے ہیں طبیعت میں ایک خاص قسم کی چستی اور تازگی پیدا ہو جاتی ہے اس کے خاص اجزاء مادہ حیات کو طبعی حالت پر لانے کیساتھ ساتھ ہر مرکزی بہترین طریقے سے نگہداشت کرتے ہیں اصلی نسخہ خاص کستوری والا کی اضافی خوبی یہ ہے کہ کمزوری شادی سے پہلے کی یا بعد کی دونوں صورتوں میں اصلی نسخہ خاص کستوری والا تیر بہدف ہے جن لوگوں کو شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے اعصابی قوت میں کمی محسوس ہوتی ہے ان کیلئے یہ انتہائی مفید نسخہ ہے جو شوگر کے باوجود پراعتماد خوشگوار اور پرسکون ازدواجی زندگی کی راہ فراہم کرتا ہے کمزوری میں مبتلا ان تمام مریضوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ مصنوعی ادویات کی بجائے اصلی نسخہ خاص کستوری والا کو ایک بار ضرور آزمائیں ان کی زندگی میں حقیقی خوشیوں کی بھارا جانیگی۔

تحسین معدہ کورس معدہ جگر کی بیماریوں سے فوری نجات پائیں

معدہ انسانی جسم کا اہم عضو ہے۔ معدہ خراب ہو جائے تو کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ مثلاً معدے کا ورم، السر، سوزش، قبض، بد ہضمی، سینے کی جلن، اسہال، مروڑ باضمہ کی خرابی، تھکاوٹ، ناگہانوں میں درد، بے چینی، انتڑیوں کی بیماریاں، کھٹی ڈکارس، موٹاپا، خون کی کمی، خون میں گرمی، تیز ابیت، بلڈ پریشر، سرچکنا، نیند کا نہ آنا، پیٹ کا پھولنا، جسمانی، دماغی کمزوری۔ خوراک کا اثر نہ کرنا، کھانے کے بعد معدے میں گرمی محسوس کرنا اور دیگر بیماریاں شامل ہیں۔ خرابی معدہ سے طاقت، توانائی اور قوت مدافعت میں کمی آتی ہے، معدہ درست ہو تو سادہ غذا بھی جسم پر پوری طرح اور فوری اثر انداز ہوتی ہے۔ صاف، مصفی، صالح خون پیدا ہوتا ہے۔ اگر آپ معدے کی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہیں تو حکیم تحسین کے طبی بورڈ سے ملاقات کریں۔ انشاء اللہ آپ شفا یاب ہو گئے۔

تحسین دائمی نزلہ

کورس

اعصابی، دماغی و ذہنی اور نظر کی

کمزوری کا کامیاب علاج ہے

دماغی نزلہ زکام، بلفم ریشہ، الرجی، ناک کی ہڈی، غدود کا بڑھنا، سانس کی تکلیف، دمہ، نسیان، دماغی، ذہنی کمزوری، ناک اور منہ سے بدبو اور گندے پانی کا اخراج، پینائی میں کمی آنا، بالوں کا گرنا و سفید ہونا، ناک کا بند رہنا، ٹانسو، قد کا نہ بڑھنا، خوراک کا اثر نہ ہونا، دماغی و ذہنی تھکاوٹ، بے چینی، نیند کا نہ آنا، بد ہضمی، سرچکنا، جسمانی کمزوری، بھس، کمی بھوک پیاس، ناک کا نکلنے کی بیماریوں کی وجہ سے آپ پریشان ہیں اور ہر قسم کے علاج کے باوجود آپ کو آرام نہیں آرہا ہے تو فوری مشورہ، تشخیص اور مکمل علاج کیلئے دواخانہ حکیم تحسین کے طبی بورڈ سے رجوع کریں۔ ہماری جادو کی اثر ادویات سے صحت مند ہو کر پرسکون زندگی گزاریں۔

کراچی: 021-34526267, 34520905
0336-2444900
راولپنڈی: 051-5778918-9
0334-5444900

کلمہ چوک 042-111-444-900
گلبرگ III لاہور 042-35889958-9
0301-8444900



حکیم تحسین

دواخانہ حکیم تحسین

گوجرانوالہ 055-3824443-4 | ملتان 061-4546904-5, 0304-7106900 | سرگودھا 048-3740901, 3741901 | فیصل آباد 041-8863900 / 8785900



کمزور جسم پچکے گال چند دن میں موٹا اور خوبصورت

کمزور جسم کو خوبصورت، سمارٹ اور پرکشش بنائے

جسم کو موٹا کرے پتلے پن سے نجات دلائے

چہرے کے ڈینٹ نکال کر گول اور خوبصورت کرتا ہے

Rs. 700



چھوٹے قد والوں کیلئے بڑی خوشخبری

32 سال کی عمر تک اب آپ بھی اپنے قد میں 5" تا 8" تک اضافہ کر سکتے ہیں

چھوٹے قد والے پریشان ہونا چھوڑ دیں

Rs. 999

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7868811

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7868811



موٹا پا بڑھا ہوا پیٹ فالٹو چربی 7 دن میں ختم

پیٹ کی فالٹو چربی اور جسم کا بھاری پن دور کرتا ہے۔

موٹے بھدے بے ڈول جسم کو ڈبلا پتلا اور سڈول بناتا ہے۔

5" تک کم کر کے یورک ایسڈ اور جوڑوں کا درد ختم کرتا ہے۔

Rs. 999



جوڑوں کے دردوں کا مکمل علاج

جوڑوں کا درد، کمزور، پٹھوں کی کمزوری جوڑوں پر سوج ورم

لٹھیا موہروں کا درد، سردرد، کمزوری ٹانگ کا درد ختم کرتا ہے

تمام جسمانی درد کو ختم کر کے یورک ایسڈ کو خارج کرتا ہے

Rs. 700



الرجی دمہ مسلسل چھینکوں کا مکمل علاج

دسے سے ہونے والی تمام تکالیف کو ختم کر کے سانس کی نالیوں میں سوزش ختم کرتا ہے

پھمپھروں کی کمزوری، بلفم، کھانسی، دماغی نزلہ

زکام مسلسل چھینکوں کا یقیناً خاتمہ کرتا ہے

Rs. 800

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7868811

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7868811

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7868811



امراضِ گردہ اور پتھری کا مکمل علاج

امراضِ گردہ و مثانہ کی پتھری کو آہستہ آہستہ توڑ کر خارج کرتا ہے

پیشاب کی نالی میں جلن سوزش ختم کرتا ہے آئندہ پتھری بننے کے عمل کو روکتا ہے گردوں کو طاقت دیتا ہے۔

Rs. 700



امراضِ معدہ، جلن تیز ابیت کا مکمل علاج

معدہ السر، بد ہضمی، دماغی قبض، تبخیر معدہ، سینے کی جلن

تیز ابیت، گھبراہٹ، انتڑیوں کی سوزش، یرقان، متلی

بے چینی کا مکمل اور مستقل علاج

Rs. 700



کالی رنگت سے چھٹکارا

چہرے کے دانے، داغ و بے، چھائیں، کالی رنگت ہر قسم کے داغوں کا مستقل علاج، صرف ایک ماہ کے استعمال سے آپ کی رنگت نکھر جائے گی اور آپ اپنی گوری رنگت کو محسوس کیے بغیر نہرہ سکیں گے۔

Rs. 800

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7863399

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7863399

گھریٹھے میڈیسن منگوانے کیلئے رابطہ کریں 0303-7863399

جب زندگی شروع ہوگی

انسانی دلوں کو جھنجھوڑ دینے والی نہایت پُراثر داستان جسے بھلانا ممکن نہیں



ابوبیٹی

صالح نے مجھے اطمینان دلاتے ہوئے کہا: ”یہ صرف مجرموں کے ساتھ ہوتا ہے۔ جہنمی مذہب سے قتل انہیں رسوائی کا ذوق نہیں دیتا۔ دیا جاتا ہے۔ صالحین کے ساتھ یہ ہرگز نہیں ہوگا۔“

ہم یہ سن کر خوش ہوئے تھے کہ ایک اور شخص کو بارگاہِ اولیٰ میں عرض پیش کیا گیا۔ اس نے پیش ہوئے ہی بارگاہِ اولیٰ میں عرض کیا:

”پروردگار! میں بہت غریب گھرانے میں پیدا ہوا تھا۔

بچپن بہت غربت میں گزارا۔ جوانی میں مجھ سے کچھ غلطیاں ہو گئیں تھیں، لیکن تو مجھے معاف کر دے۔“

فرشتے نے مخاطب ہو کر پوچھا کیا:

”کیا واقعی اس میں نے غربت سے آڑ لیا تھا؟“

فرشتے نے اب سے عرض کیا:

”مالک! یہ ٹھیک کہتا ہے، لیکن یہ جنس غلطیاں کہہ رہا ہے وہ

اس کے بدترین جرائم ہیں۔ یہ ایک رجز بن گیا تھا۔ چند روپوں اور موہاں جیسی معمولی چیزیں جیسے کے لیے اس نے

کئی لوگوں کو مارا اور ان کی لوگوں کو زخمی کیا تھا۔“

”اچھا! مالک! ذرا دلالت لے کر فرمایا۔“

اس اچھا میں جو غضب تھا، اس میں اس شخص کا انجام صاف نظر آ گیا تھا۔ پھر قرآنی ہرگز اٹھا:

”اے ملعون! میں نے تجھے غریب تو پیدا کیا تھا لیکن

بہترین جہنمی صحت اور صلاحیت سے یہ موقع دیا تھا کہ تو زندگی میں ترقی کی کوشش کرتا۔ تو یہ کرتا تو میں تجھے مال سے

نواز دیتا۔ کیونکہ تجھے اتنی رزق ملنا تھا جو تیرے لیے مقدر تھا۔ مگر تو نے اس رزق کو خون بہا کر اور ظلم کر کے حاصل کیا۔

آج تیرا بدلہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس کو تو نے قتل کیا اور جس پر ظلم کیا، اس کے گناہوں کا یوچہ بھی تجھے اٹھانا ہوگا۔ تیرے لیے ابی جہنم کا فیصلہ ہے۔ تجھ پر لعنت ہے۔ تیرے لیے قہر نہ

ہوئے والا دردناک عذاب ہے۔“

یہ الفاظ ختم ہوئے ہی تھے کہ فرشتے تیری طرح اس کی

طرف لیے اور اسے انتہائی بے دردی سے مارتے پھرتے اور گھسیٹتے

ہوئے جہنم کی سمت لے گئے۔

اگلی شخصیت جسے حساب کے لیے پیش کیا گیا اسے دیکھ کر

میری اپنی حالت خراب ہو گئی۔ یہ کوئی اور نہیں میری بیٹی بیٹی کی

کٹی ماسر تھی۔ اس کی حالت پہلے سے بھی زیادہ ابتر تھی۔

اسے بارگاہِ اولیٰ میں پیش کیا گیا۔

پہلا سوال ہوا:

”پانچ وقت نماز پڑھی یا نہیں؟“

اس کے جواب میں وہ بالکل خاموش کھڑی رہی۔ دوبارہ کہا

گیا:

”کیا تو مظلوم تھی؟ کیا تو خدا کو نہیں مانتی تھی؟ کیا تو خود کو

معبود سمجھتی تھی؟ کیا تیرے پاس ہمارے لیے وقت نہیں تھا؟ یا

ہمارے سوا کوئی اور تھا جس نے تجھے دنیا بھر کی نعمتیں دی

تھیں؟“

عاصمہ کو اپنی صفائی میں پیش کرنے کے لیے اٹھنا نہیں مل

رہے تھے۔

اس کی ہیکر فرشتے نے کہا:

”پروردگار! یہ کتنی تھی کہ خدا کو ہماری نماز کی ضرورت نہیں

ہے۔“

”خوب اس نے ٹھیک کہا تھا۔ مگر اب اس کو یہ معلوم ہو گیا

ہوگا کہ نماز کی ضرورت ہمیں نہیں خود اس کو بھی۔ نماز جنت کی کئی

ہے۔ اس کے بغیر کوئی جنت میں کیسے داخل ہو سکتا ہے۔“

اس کے بعد عاصمہ سے اگلے سوالات شروع ہوئے۔

زندگی کن کاموں میں گزار دی؟ جوانی کیسے گزاری؟ مال کہاں

سے حاصل کیا، کیسے خرچ کیا؟ علم کتنا حاصل کیا اس پر کتنا عمل

کیا؟ ذکوہ، انسانوں کی مدد، روزہ، حج۔ یہ اور ان جیسے دیگر

سوالات ایک کے بعد ایک کیے جاتے رہے۔ مگر ہر سوال اس

کی ذلت اور رسوائی میں اضافہ کرتا گیا۔

آخر کار عاصمہ جھپٹیں مار کر رونے لگی۔ وہ کہنے لگی:

”پروردگار! میں آج کے دن سے غافل رہی۔ ساری

زندگی جانوروں کی طرح گزاری۔ عمر بھر دولت، فیشن،

دوستوں، رشتوں اور محرومیوں میں مشغول رہی۔ تیری محنت اور

اس دن کی طاقت کو بھولی رہی۔ میرے رب مجھے معاف

کر دے۔ بس ایک دفعہ مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے۔ پھر

دیکھ میں ساری زندگی تیری بندگی کروں گی۔ کبھی باغی نہیں

کروں گی۔ بس مجھے ایک موقع اور دے دے۔“ یہ کہہ کر وہ

زمین پر گر کر رہنے لگی۔

”میں تجھیں دوبارہ دنیا میں بھیج دوں تب بھی تم وہی

کرو گی۔ اگر تجھیں ایک موقع اور دے دوں تب بھی تمہارے

روئے میں تبدیلی نہیں آئے گی۔ میں نے اپنا پیغام تم تک

پہنچا دیا تھا۔ مگر تمہاری آنکھوں پر پٹی بندھی رہی۔ تم اندھی بنی

رہیں۔ اس لیے آج تم جہنم کے تارکے گڑھے میں پھنسی

ہو گی۔ تمہارے لیے نہ کوئی معافی ہے اور نہ دوسرا موقع۔“

پھر اس کے ساتھ ہی وہی کچھ ہوا جو اس سے پہلے لوگوں

کے ساتھ ہو چکا تھا۔

عاصمہ کا انجام دیکھ کر میری حالت دیگر لوگوں ہو گئی۔

میرے لاشعور میں یہ خوف پوری طرح موجزن تھا کہ اگر

اسی طرح میرے بچے جیسے کے ساتھ ہوا تو یہ منظر میں دیکھ

نہ سکوں گا۔ میں نے صالح سے کہا:

”میں اب یہاں ٹھہرنے کی ہمت نہیں پاتا۔ مجھے یہاں

سے لے چلو۔“

صالح میری کیفیت کو کچھ رہا تھا۔ وہ بغیر کوئی سوال کیے میرا

ہاتھ پکڑے ایک سمت روانہ ہو گیا۔ راستے میں جگہ جگہ انتہائی

عبرت ناک مناظر تھے۔ ان گنت صدیوں تک یہاں عرش کے

سلطنت ترین ماحول کی انتہائی اٹھا کر لوگ آخری درجے میں

بد حال ہو چکے تھے۔ وہ تند، طاقتور، پارسو، ذہین، متین،

صاحب اقتدار اور ہر طرح کی صلاحیت کے حاملین اس میدان

میں زبوں حال پھر رہے تھے۔ ان کے پاس دنیا میں سب کچھ

تھا۔ بس ایمان و عمل صالح کا ذخیرہ نہیں تھا۔ یہ دنیا پائے ہوئے

لوگ آج سب سے زیادہ محروم تھے۔ یہ خوشحال لوگ آج سب

سے زیادہ دھکی تھے۔ یہ آسودہ حال لوگ آج سب سے زیادہ

بد حال تھے۔ ہزاروں برس سے عوار و شراب پر لوگ موت کی

دعا میں کرتے، روم کی امید باندھے، کوئی سفارش اور شفاعت

ذمہ داری سے بڑھ کر ان کے حال گھوم رہے تھے۔ لیکن عذاب

کے فرشتوں سے مار کھاتے، کہیں ہموک اور پیاس سے نڈھال

ہوتے، کہیں دھوپ کی شدت سے بے حال ہوتے یہ لوگ

نجات کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھے۔ اپنی اولادوں کو،

اپنے بیوی بچوں کو، اپنی ساری دولت کو، ساری انسانیت کو

ذبحہ میں دے کر آج کے دن کی پکڑ سے چٹا چاہتے تھے۔ مگر

یہ ممکن نہ تھا۔ وہ وقت تو گزر گیا جب چند روپے خرچ کر کے،

میرا پتا چٹائی کیوں نہ ہو۔“

میری بات سن کر صالح مسکرایا اور بولا:

”تم بھی بہت غریب ہو۔ اتنے غریب ہو کہ بس۔“

”ہاں! اشتیاد میں مجھ میں ہوں، مگر ایک کریم رب کا بندہ

ہوں۔ اس نے میرے قلب پر سکنت نازل کر دی ہے۔ اب

مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں۔ ویسے ہم کہاں رہے ہیں؟“

”یہ بوٹی ناپاٹ۔ اب تم لوٹے ہو۔ اب تم دوبارہ ایک باپ

سے عبد اللہ بنے ہو۔ لیکن میں تجھیں یہ بتا دوں کہ ابھی تک

لوگوں کی نجات کا امکان ہے۔ اللہ تعالیٰ میدانِ مشرق اس سختی کو

بہت سے لوگوں کے گناہوں کی معافی کا سبب بنا کر ان کے

نیک اعمال کا بنا پر انہیں معاف کر رہے ہیں۔ تم نے اتفاق

سے سارے مجرموں کا حساب کتاب ہوتے دیکھ لیا، مگر کچھ

کچھ وقت دے کر جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں کا حصول ممکن تھا۔

یہ لوگ ساری زندگی، کیرئیر، اولاد اور جائیدادوں پر انویسٹ

کرتے رہے۔ کاش یہ لوگ آج کے اس دن کے لیے بھی

انویسٹ کر لیتے تو اس حال کو نہ پہنچتے۔“

میدانِ مشرق میں بار بار لوگوں کا نام پکارا جاتا۔ جس کا نام لیا

جاتا وہ فرشتے تیزی سے اس کی سمت بھاگتے اور اس کو لے کر

پروردگار کے حضور پیش کر دیتے۔ لگتا تھا کہ فرشتے مسلسل اپنے

لگاؤ میں لاشعور کی طور پر جیش کو ڈھونڈ رہے تھے۔ مگر وہ مجھے کہیں

نہ لکھتا۔ صالح میری کیفیت کو کچھ رہا تھا۔ وہ بغیر کوئی سوال کیے میرا

”میں جان بوجھ کر تجھیں اس کے پاس نہیں لے جا رہا۔

اس کی بیوی، بچے، ساس، سرسب کے لیے پہلے ہی جہنم کا

فیصلہ بنا دیا چکا ہے اور کچھ نہیں معلوم کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔

بہتر یہ ہے کہ تم اس سے نڈھال۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی

فیصلہ نہ کر دیں۔“

اس کی بات سن کر ہوتا تو یہ چاہے تھا کہ میری کیفیت بہت

اور اس اور کہیں ہو جاتی۔ لیکن نہ جانے کیوں میرے دل میں

ایک احساس پیدا ہوا۔ میں صالح سے کہنے لگا:

”میرے رب کا جو فیصلہ ہوگا وہ مجھے قبول ہے۔ میں اپنے

بیٹے سے جتنی محبت کرتا ہوں میرا مالک میرا ان داتا اس سے

ہزاروں گنا زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ

ساری مخلوقات اپنی اولاد کو چٹا چاہتی ہے، میرا رب اس سے

بڑھ کر اپنے بندوں پر شفقت فرمانے والا ہے۔ جیش کی

معافی کی اگر ایک فیصلہ بھی گھٹا نہیں ہے تو یقیناً اسے معاف

کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ کسی صورت معافی کے لائق نہیں تو

رب کے ایسے کسی مجرم سے مجھے کوئی ہمدردی نہیں۔ چاہے وہ

میرا پتا چٹائی کیوں نہ ہو۔“

میری بات سن کر صالح مسکرایا اور بولا:

”تم بھی بہت غریب ہو۔ اتنے غریب ہو کہ بس۔“

”ہاں! اشتیاد میں مجھ میں ہوں، مگر ایک کریم رب کا بندہ

ہوں۔ اس نے میرے قلب پر سکنت نازل کر دی ہے۔ اب

مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں۔ ویسے ہم کہاں رہے ہیں؟“

”یہ بوٹی ناپاٹ۔ اب تم لوٹے ہو۔ اب تم دوبارہ ایک باپ

سے عبد اللہ بنے ہو۔ لیکن میں تجھیں یہ بتا دوں کہ ابھی تک

لوگوں کی نجات کا امکان ہے۔ اللہ تعالیٰ میدانِ مشرق اس سختی کو

بہت سے لوگوں کے گناہوں کی معافی کا سبب بنا کر ان کے

نیک اعمال کا بنا پر انہیں معاف کر رہے ہیں۔ تم نے اتفاق

سے سارے مجرموں کا حساب کتاب ہوتے دیکھ لیا، مگر کچھ

کچھ وقت دے کر جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں کا حصول ممکن تھا۔

یہ لوگ ساری زندگی، کیرئیر، اولاد اور جائیدادوں پر انویسٹ

کرتے رہے۔ کاش یہ لوگ آج کے اس دن کے لیے بھی

انویسٹ کر لیتے تو اس حال کو نہ پہنچتے۔“

میدانِ مشرق میں بار بار لوگوں کا نام پکارا جاتا۔ جس کا نام لیا

جاتا وہ فرشتے تیزی سے اس کی سمت بھاگتے اور اس کو لے کر

پروردگار کے حضور پیش کر دیتے۔ لگتا تھا کہ فرشتے مسلسل اپنے

لگاؤ میں لاشعور کی طور پر جیش کو ڈھونڈ رہے تھے۔ مگر وہ مجھے کہیں

نہ لکھتا۔ صالح میری کیفیت کو کچھ رہا تھا۔ وہ بغیر کوئی سوال کیے میرا

”میں جان بوجھ کر تجھیں اس کے پاس نہیں لے جا رہا۔

اس کی بیوی، بچے، ساس، سرسب کے لیے پہلے ہی جہنم کا

فیصلہ بنا دیا چکا ہے اور کچھ نہیں معلوم کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔

بہتر یہ ہے کہ تم اس سے نڈھال۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی

فیصلہ نہ کر دیں۔“

اس کی بات سن کر ہوتا تو یہ چاہے تھا کہ میری کیفیت بہت

اور اس اور کہیں ہو جاتی۔ لیکن نہ جانے کیوں میرے دل میں

ایک احساس پیدا ہوا۔ میں صالح سے کہنے لگا:

”میرے رب کا جو فیصلہ ہوگا وہ مجھے قبول ہے۔ میں اپنے

بیٹے سے جتنی محبت کرتا ہوں میرا مالک میرا ان داتا اس سے

ہزاروں گنا زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ

ساری مخلوقات اپنی اولاد کو چٹا چاہتی ہے، میرا رب اس سے

بڑھ کر اپنے بندوں پر شفقت فرمانے والا ہے۔ جیش کی

معافی کی اگر ایک فیصلہ بھی گھٹا نہیں ہے تو یقیناً اسے معاف

کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ کسی صورت معافی کے لائق نہیں تو

رب کے ایسے کسی مجرم سے مجھے کوئی ہمدردی نہیں۔ چاہے وہ

میرا پتا چٹائی کیوں نہ ہو۔“

میری بات سن کر صالح مسکرایا اور بولا:

”تم بھی بہت غریب ہو۔ اتنے غریب ہو کہ بس۔“

”ہاں! اشتیاد میں مجھ میں ہوں، مگر ایک کریم رب کا بندہ

ہوں۔ اس نے میرے قلب پر سکنت نازل کر دی ہے۔ اب

مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں۔ ویسے ہم کہاں رہے ہیں؟“

”یہ بوٹی ناپاٹ۔ اب تم لوٹے ہو۔ اب تم دوبارہ ایک باپ

سے عبد اللہ بنے ہو۔ لیکن میں تجھیں یہ بتا دوں کہ ابھی تک

لوگوں کی نجات کا امکان ہے۔ اللہ تعالیٰ میدانِ مشرق اس سختی کو

بہت سے لوگوں کے گناہوں کی معافی کا سبب بنا کر ان کے

نیک اعمال کا بنا پر انہیں معاف کر رہے ہیں۔ تم نے اتفاق

سے سارے مجرموں کا حساب کتاب ہوتے دیکھ لیا، مگر کچھ

کچھ وقت دے کر جنت کی اعلیٰ ترین نعمتوں کا حصول ممکن تھا۔

یہ لوگ ساری زندگی، کیرئیر، اولاد اور جائیدادوں پر انویسٹ

کرتے رہے۔ کاش یہ لوگ آج کے اس دن کے لیے بھی

انویسٹ کر لیتے تو اس حال کو نہ پہنچتے۔“

میدانِ مشرق میں بار بار لوگوں کا نام پکارا جاتا۔ جس کا نام لیا

جاتا وہ فرشتے تیزی سے اس کی سمت بھاگتے اور اس کو لے کر

پروردگار کے حضور پیش کر دیتے۔ لگتا تھا کہ فرشتے مسلسل اپنے

لگاؤ میں لاشعور کی طور پر جیش کو ڈھونڈ رہے تھے۔ مگر وہ مجھے کہیں

نہ لکھتا۔ صالح میری کیفیت کو کچھ رہا تھا۔ وہ بغیر کوئی سوال کیے میرا

”میں جان بوجھ کر تجھیں اس کے پاس نہیں لے جا رہا۔

اس کی بیوی، بچے، ساس، سرسب کے لیے پہلے ہی جہنم کا

فیصلہ بنا دیا چکا ہے اور کچھ نہیں معلوم کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔

بہتر یہ ہے کہ تم اس سے نڈھال۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود کوئی

فیصلہ نہ کر دیں۔“

اس کی بات سن کر ہوتا تو یہ چاہے تھا کہ میری کیفیت بہت

اور اس اور کہیں ہو جاتی۔ لیکن نہ جانے کیوں میرے دل میں

ایک احساس پیدا ہوا۔ میں صالح سے کہنے لگا:

”میرے رب کا جو فیصلہ ہوگا وہ مجھے قبول ہے۔ میں اپنے

بیٹے سے جتنی محبت کرتا ہوں میرا مالک میرا ان داتا اس سے

ہزاروں گنا زیادہ اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے۔ بلکہ

ساری مخلوقات اپنی اولاد کو چٹا چاہتی ہے، میرا رب اس سے

بڑھ کر اپنے بندوں پر شفقت فرمانے والا ہے۔ جیش کی

معافی کی اگر ایک فیصلہ بھی گھٹا نہیں ہے تو یقیناً اسے معاف

کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ کسی صورت معافی کے لائق نہیں تو

رب کے ایسے کسی مجرم سے مجھے کوئی ہمدردی نہیں۔ چاہے وہ

میرا پتا چٹائی کیوں نہ ہو۔“

میری بات سن کر صالح مسکرایا اور بولا:

”تم بھی بہت غریب ہو۔ اتنے غریب ہو کہ بس

itsurdu.blogspot.com



کیرے کے پیچھے کیا ہے...؟

طیبہ بخاری

”اداکاری“ شروع کر دی اور یہ کوئی نئی بات تو ہے نہیں۔ جیل سے باہر ایک اداکار اپنے فن سے عوام کو خوش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ شہدے دے کر جیل میں رہ کر خوش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جیسا ایک ایسے اور سچے فنکار کی نشانی ہے۔ ہوا کچھ یوں کہ شہدے اور پونے کی جیل میں قیدان کے ساتھیوں نے خصوصی ٹیلی ویژن کیا۔ 2 گھنٹوں پر مشتمل یہ ٹیگورل پروگرام جیل انتظامیہ کی جانب سے جیل کیا گیا، پروگرام کا مقصد قیدیوں کی فلاح بہبود اور جیل میں انہیں بہتر سہولیات مہیا کرنے کیلئے فنڈ ریزنگ کرنا تھا۔ شہدے قیدیوں کے ساتھ ٹیگورل پروگرام کرتے دکھائی

آپ نے ”بلوگرام“ یعنی جے دت کی بلاگ مسٹر فلم ”کمل ناٹنگ“ تو ضرور دیکھی ہوگی اور اس فلم کے گانے بھی سنے ہونگے۔ آج ہم نے بلوگرام کی خوبصورت پرکارش کے باعث دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرنا اے اس فلم کے ایک گانے کی لائن سے مدد لی ہے اور لائن کو تھوڑا تبدیل کر کے اپنا موضوع بنایا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہم آپ کوئی ریلیز ہونے والی فلموں، ان کی کامیابیوں اور ناکامیوں کی کہانیاں سناتے ہیں، تجزیے اور تبصرے کرتے ہیں کہ فلاں فلم میں یہ نہیں تھا، فلاں فلم میں وہ نہیں تھا، یوں ہوتا تو ایسا ہوتا، یوں ہوتا تو ویسا نہ ہوتا۔ لیکن آج ایسا ویسا کچھ نہیں ہوگا۔ آج کی نشست میں کیرے کے سامنے کی بجائے کیرے کے پیچھے کے حالات و واقعات پر گفتگو ہوگی۔ ہم آپ کو بتائیں گے کہ بالی وڈ میں کیرے کے سامنے جس قدر سرگرمیاں دیکھنے کو ملتی ہیں کیرے کے پیچھے بھی اتنی ہی جڑی سے بہت کچھ ہو رہا ہوتا ہے، کوئی فلم بنانے کی پلاننگ کر رہا ہوتا ہے تو کوئی فلموں میں کام حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے، کوئی سکرپٹ لکھنے میں مصروف ہوتا ہے تو کسی کو ایسے سکرپٹ کی تلاش ہوتی ہے۔ آئیے بالی وڈ چلنے ہیں دیکھتے ہیں وہاں ”کیرے کے پیچھے“ کیا ہو رہا ہے۔

گذشتہ دنوں ممبئی میں فلم ”دھوم 3“ کے آخری دن کی شوٹنگ ہوئی۔ شوٹنگ کے آخری سیشن کے سیٹ پر ماحول کافی ٹینشن ہو گیا۔ بالی وڈ کے مسٹر پرفیکٹ عامر خاں اپنی آنے والی فلم کی شوٹنگ کے آخری دن بے حد جذباتی ہو گئے اور عامر سمیت یونٹ کے تمام کیران کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اس کے بعد عامر یونٹ کے تمام افراد سے جا کر ملے اور تمام افراد کا اس پر ایکٹ پر کام کرنے کیلئے شکریہ ادا کیا۔ نیشنل راج نیوز اور وے کرشن آجاریہ کی حاضری گادی میں بیٹے والی ”دھوم 3“ میں عامر مٹی کر دار ادا کر رہے ہیں۔ ”دھوم“ کا پہلا ایڈیشن 2004ء میں جبکہ دوسرا 2006ء میں بنایا گیا تھا۔ فلم میں عامر کے علاوہ بھی بیک بچن، کترینہ کپور اور اودے چوہان عام کر دار بھارہ ہے ہیں۔ فلم کرسس پر ریلیز ہوگی۔

سابق مسٹر یونٹس معروف اداکارہ لارا دت جو پردہ سکرین سے کافی عرصے سے غائب ہیں صرف پارٹیوں اور فیشن شو میں نظر آتی ہیں اپنی خوبصورتی کے باعث جہاں جاتی ہیں مرکز نگاہ بن جاتی ہیں۔ گذشتہ دنوں انہیں ایک چیلری کی نمائندگی تقریب میں بلور ہمنان بلایا گیا جس میں میڈیا نے ان سے زیورات کے بارے میں سوالات کئے۔ سابق مسٹر یونٹس کا کہنا تھا کہ زیورات میں پسندیدہ ترین زیور مٹکی کی انگوٹھی ہے جو ان کے شوہر میٹس نے انہیں مٹکی پر پہنائی تھی۔ دراصل میٹس نے لارا کو بڑے سائز کے ہیرے کی انگوٹھی پیش قیمت اور خوبصورت انگوٹھی پہنائی تھی جو ہی وقت سے اگلے دل کا ٹکڑا بن چکی ہے۔ لارا انہی ہیں کہ ”زیورات کا انتخاب عورت کے اصل ذوق کا نفاز ہوتا ہے۔“

نچو بیا جیل جا کر بھی ”قیدی“ نہ بن سکے اور وہاں بھی

لڑکیاں ہمیشہ مقابلے بازی پر زور دیتی ہیں لیکن فلم کی شوٹنگ کے دوران کوئی بد مزگی پیدا نہیں ہوئی اور تمام شوٹنگ کے دوران خوب انجوائے کیا۔ میں ہندی فلمیں اور ٹی وی پروگرامز دیکھتی ہوں۔ میرے کیریئر کے لیے ہندی زبان رکاوٹ نہیں رہی۔ جرمی میں ایکٹنگ کیریئر کی شروعات کی تھی، کبھی کان فلمیں لگی پرنگلی زبان میں ہونے والے فیئر شو میں مصروف رہتی تھی ماڈلنگ کیلئے جاپان کی لیکن جلد ہی واپس آنا پڑا کیونکہ 3 مہینے وہاں رہنے کے باوجود پیسہ نہیں کما سکی۔

بھارت آکر ماڈلنگ شروع کی اب فلمیں مٹی شروع ہو گئی ہیں، والدین کیلئے ایک گھر خرید لیا ہے، زندگی میں سکون دیکھیں میسر آ گیا ہے اور کیا چاہیے۔ بالی وڈ نے میرے خوابوں کو حقیقت کا روپ دے دیا۔“

کیا آپ جانتے ہیں کہ سنگتا رناوت اپنی ٹی فلم میں ”ریو اور رانی“ بنیں گی۔ رانی کی روشنی کی فلم ”کرش“ تھری“ میں بائبل سے روپ میں جلوہ گر ہونے والی سنگتا نے اپنے سے کردار ”ریو اور رانی“ کیلئے تیاری شروع کر دی ہے۔ جس کے قلم ساز سنگتا ڈھولیا ہیں، سنگتا اپنے کردار کیلئے ریو اور رانی کے تربیت لے رہی ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتے سے وہ فلم سٹی میں کامز انینڈ کر رہی ہیں اور ریو اور رانی سے نشانہ پکارتے کی کوشش کر رہی ہیں۔ سنگتا فلم میں پروڈیوسر نظر آنا چاہتی ہیں، وہ اپنے کردار پر بہت زیادہ محنت کر رہی ہیں۔ سنگتا ریو اور رانی چاہتا ہے کہ ریو تو اداکارہ پر پامانی نے اپنی ٹی فلم کیلئے شہیر زنی کی تربیت لینی شروع کر دی ہے۔ پر اپنی ٹی آنے والی فلم ”چنڈی“ میں کھوار سے لڑتی اور دیگر تھیٹریوں سے لیس دکھائی دیں گی فلم کی ڈائریکشن دی سمندر دیں گے۔ سمندر کہتے ہیں کہ ”پر اپنا جلد شہیر چلانا سیکھ جائیں گی کیونکہ وہ گھنٹوں پر فیکٹری کی طرح تربیت لے رہی ہیں۔ ایک

غیر رکھا کیا اور میڈیا کو بھی مدعو نہیں کیا گیا۔ شادی کی تقریب میں ترمیمی دوستوں اور اہل خانہ نے شرکت کی۔ کون ڈک کا تعلق لاس ویگاس سے ہے، وہ ممبئی میں ایک عالمی این جی او کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ شادی کے دن ڈیپا بیڈن نے انتہائی دیدہ زیب لباس زیب تن کیا، شادی کی تقریبات 3 دن تک جاری رہیں۔ نئی جوڑی ہنی مون منانے کیلئے اٹلی روانہ ہو چکی ہے دونوں کی ملاقات رواں برس فروری میں ہوئی تھی،



ڈیپا 1997ء میں مس ورنلہرہ چکی ہیں۔

دوسری جانب بالی وڈ اداکارہ برازیلیئن ماڈل پردتا عبداللہ کہتی ہیں کہ ”جب میں بھارت آئی تھی تو ہندی کا ایک لفظ بھی نہیں جانتی تھی، اب میں اپنے کردار کیلئے ڈنگ کرتی ہوں، ہندی زبان بآسانی پڑھ سکتی ہوں اور بول بھی سکتی ہوں۔ میری آخری فلم میں 6 مہینے تھیں، جب انہی ساری مہینے ایک ساتھ کام کرتی تھی تو مقابلہ تو ہوتا ہے، بھارتی



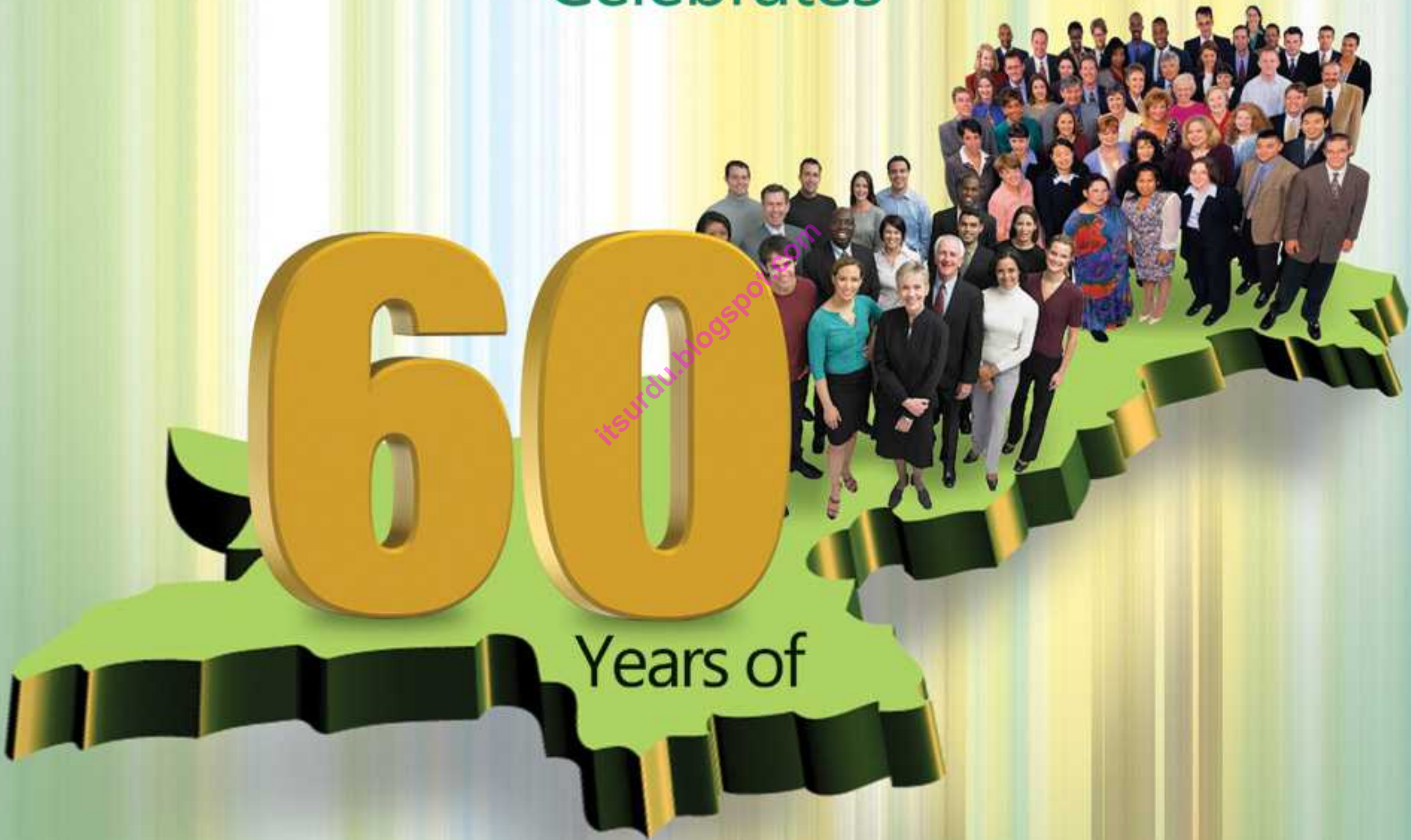
اداکارہ کیلئے صرف روٹس اور ڈانس ہی اداکاری نہیں ہوتی، کبھی کبھار کچھ اور بھی کرنا پڑتا ہے، انکسٹن منظر تو کبھی شہیر زنی بھی کرتی ہوتی ہے، امید ہے ٹی فلم میں پر پکا کردار تھریں کو پسند آئے گا۔ ”پر پامانی“ ٹیکو فلم ”چنڈی“ میں شہرہ نگار، بھندر بابو، آدیش وھیاری اور دیگر کے ساتھ کام کریں گی۔ فلم کی آڈیو شوٹنگ مکمل ہو چکی ہے۔ حال ہی میں ریلیز ہونے والی فلم ”مدراں“ میں صفائی کار بدست کردار بھانے والی مرس فری بھی کسی سے کم نہیں دھوم 3 ”کیرے کے پیچھے“ خاص مصروف ہیں۔ مرس ہندی زبان سیکھنے کے علاوہ ڈانس کلاسز لے رہی ہیں۔ ایک انٹرویو میں مرس کا کہنا ہے کہ ”مدراں“ کیلئے پر سنے والے فیڈ بیک پر بہت خوش ہوں، اگلی فلم ”میں تیرا ہیرو“ میں دونوں دھون کے ساتھ کام کروں گی، جس کی ڈائریکشن ڈیو دھون دیں گے، ”میں تیرا ہیرو“ کلاسک فلم ”شوہین“ کا ری میک ہے۔ 2013ء میرے کیریئر کے لیے بہت مشکل ہے۔ بالی وڈ میں ابھی تو انک شروع ہوئی ہے، طویل فاصلے طے کرنا باقی ہے، جس دن میں نے سب کچھ سیکھ لیا کسی دن سے لے کر اب تک پر نکل پڑوں گی۔ 2011ء میں ریلیز ہونے والی ”راک ستار“ کے بعد مجھے مزید کام نہیں ملا۔ ”مدراں“ کیلئے ”دوسری فلم تھی جو مجھے 2 سال کے بعد ملی۔ اس دوران میڈیا نے میری ذاتی زندگی کو نشانہ بنایا، جس کی وجہ سے ڈپریشن کا بھی فکھار رہی۔ اب میں نے روٹل ظاہر کرنے کے بجائے کام پر توجہ مرکوز کر لی ہے، متعدد دستکش پڑھ رہی ہوں۔ برائڈز کے سکرٹلز اور شوٹس میں بھی مصروف ہوں۔ ”مدراں“ کیلئے ”مدراں“ کے بعد زندگی بدل گئی، یہ کردار بھانا آسان نہیں تھا، شوٹنگ اور میں نے ”جپا“ کو تخلیق کرنے کیلئے بہت محنت کی، اس کردار کیلئے حقیقت کیساتھ جانچوں سے ملاقاتیں بھی کیں جو میرے لئے نہ صرف ایک نیا تجربہ تھا بلکہ میں نے ان ملاقاتوں سے بہت کچھ سیکھا۔“

آج کی ملاقات کا وقت شو ہو گیا امید ہے آپ کو اس مختصر ملاقات میں زیادہ سے زیادہ جاننے کا موقع ملا ہوگا کہ بالی وڈ میں ”کیرے کے پیچھے“ کیا ہو رہا ہے۔



Proud to Serve the Pakistani Nation

Dr. Willmar Schwabe Celebrates



Its Presence in Pakistan



Dr. Willmar Schwabe
Germany

www.schwabepakistan.com

itsurdu.blogspot.com

facebook.com/schwabepk